وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ
شرح
شمائل ترمذی
جلد سوم
مولانا عبد القیوم حقانی
القاسم اکیڈمی ○ جامعہ ابوھریرہ

وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ۔
تذکرہ راویانِ
شمائل ترمذی
جلد سوم
مولانا عبدالقیوم حقانی
شمائل ترمذی کے رواۃ کے حالات، سوانح، ضروری تجزیے، ائمہ جرح واعتدال کے تبصرے، ارباب فضل وکمال کی شہادتیں، جید اہل علم، فقہا ومحدثین کے آراء واقوال، اسماء الرجال کی متداول کتابوں سے اخذ واستنباط اور مستند حوالے، ایک نادر علمی، تاریخی اور اپنے فنی معیار کے لحاظ سے عظیم شاہکار۔
القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ
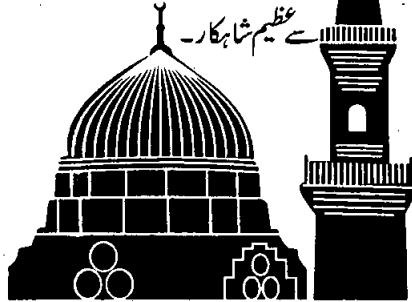
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام : شرح شمائل ترمذی (جلد سوم)

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

ضخامت : 216 صفحات

پروف ریڈنگ : اُستاذ العلماء حضرت مولانا محمد زمان صاحب کلاچوی مدظلہٗ

کمپوزنگ : مولوی گل رحمان، جان محمد جانؔ، مولوی مظہر علی اراکین القاسم اکیڈمی

سنِ اشاعت اوّل : شعبان ۱۴۲۳ھ / اکتوبر ۲۰۰۲ء

سنِ اشاعت پنجم : صفر المظفر ۱۴۳۳ھ / جنوری ۲۰۱۲ء

ناشر : القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ

مطبع : مطبع عربیہ، پرانی انارکلی لاہور

موبائل : 0333-9102770......0346-4010613......0333-6544950

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس، المنظر اپارٹمنٹس، 458 گارڈن ایسٹ، نز د لسبیلہ چوک کراچی 74800

☆ مکتبہ رشیدیہ ...... جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ ☆ زم زم پبلشرز اردو بازار کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی ☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی،

جامعہ ابو ہریرہ، چنوں موم سیالکوٹ ☆ مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

اس کے علاوہ پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا شکر ہے

احقر کے سلسلۂ تصنیف وتالیف کا آغازِ کار ''حقائق السنن'' شرح ''الجامع السنن للامام الترمذی'' سے ہوا۔ جو میرے شیخ ومربی محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے درسی افادات کی ترتیب وتدوین تھی پھر مختلف عنوانات اور موضوعات پر کتابیں آتی رہیں۔
اللہ کی مدد، نصرت شامل حال رہی۔ آج یہ رفتارِ کار الحمدللہ شرح شمائل ترمذی کے دوسرے ایڈیشن کی از سرِنو تدوین وکتابت کی تکمیل تک آ پہنچی ہے۔ **والحمدللہ علی ذلک حمداً کثیراً**
اب دوسرے ایڈیشن میں عربی شروحات سے نقل کردہ تمام عبارات واقتباسات کا اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ راویانِ حدیث کے تذکروں کو راوی کا نمبر دیکر علیحدہ جلد میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ اب آئندہ یہ شرح طلبۂ دورۂ حدیث اور اساتذۂ حدیث کے لئے تین جلدوں میں یکجا اور مکمل ایڈیشن کی شکل میں چھپتی رہے گی انشاء اللہ۔ شرح شمائل ترمذی مکمل ہوگئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام میں نے کیا نہیں کرایا گیا ہے اور جو کچھ بھی ہوا اللہ ہی کے کرم سے ہوا اس وقت دل تشکر وامتنان کے جذبات سے معمور ہے۔ علامہ شبلی نعمانیؒ نے تاریخ لکھی' ہیروز آف اسلام کا سلسلہ شروع کیا' شعر العجم تحریر فرمائی' المامون کو مکمل کیا۔ آخرِ عمر میں اللہ کریم نے سیرت النبی ﷺ کی توفیق بخشی تو ایک قطعہ نواب شاہ جہان بیگم والئی بھوپال کی خدمت میں پیش کیا جو سادگی' بے ساختگی' اختصار وتاثیر' اور جذبات ومحبت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔

عجم کی مدح کی' عباسیوں کی داستان لکھی
مجھے چندے مقیمِ آستانِ غیر ہونا تھا
مگر اب لکھ رہا ہوں سیرتِ پیغمبرِ خاتمؐ
خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

(عبدالقیوم حقانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

”تذکرہ راویان شمائل ترمذی“

	راویان حدیث	صفحہ نمبر
(۷۶)	﴿عزرۃ بن ثابت بن ابی زید الانصاری﴾	۵۷
(۷۷)	﴿علباء ابن احمر الیشکریؒ﴾	۵۷
(۷۸)	﴿عمر ابن اخطب الانصاریؓ﴾	۵۸
(۷۹)	﴿ابوعمار الحسینؒ﴾	۵۸
(۸۰)	﴿علی بن حسین بن واقدؒ﴾	۵۸
(۸۱)	﴿حدثنی ابیؒ﴾	۵۸
(۸۲)	﴿عبداللہ بن بریدۃؒ﴾	۵۹
(۸۳)	﴿حضرت بریدہؓ﴾	۵۹
(۸۴)	﴿بشر بن الوضاحؒ﴾	۵۹
(۸۵)	﴿ابوعقیلؒ﴾	۵۹
(۸۶)	﴿ابونضرۃؒ﴾	۶۰
(۸۷)	﴿حضرت ابوسعید الخدریؓ﴾	۶۰
(۸۸)	﴿ابوالاسنت اح بن مقدامؒ﴾	۶۰
(۸۹)	﴿حماد بن زیدؒ﴾	۶۱
(۹۰)	﴿عاصم الاحولؒ﴾	۶۱
(۹۱)	﴿عبداللہ بن سرجسؓ﴾	۶۱
(۹۲)	﴿اسماعیل بن ابراھیم﴾	۶۲
(۹۳)	﴿عبدالرحمٰن﴾	۶۲
(۹۴)	﴿ھشام بن عروہؒ﴾	۶۲
(۹۵)	﴿عن ابیہؒ﴾	۶۲
(۹۶)	﴿ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ﴾	۶۳
(۹۷)	﴿احمد بن منیعؒ﴾	۶۴
(۹۸)	﴿ابوقطنؒ﴾	۶۴
(۹۹)	﴿وھب بن جریرؒ﴾	۶۴
(۱۰۰)	﴿حدثنی ابی﴾	۶۴
(۱۰۱)	﴿حضرت قتادہ﴾	۶۵
(۱۰۲)	﴿محمد بن یحییٰ بن ابی عمرؒ﴾	۶۶
(۱۰۳)	﴿سفیان بن عیینۃؒ﴾	۶۶
(۱۰۴)	﴿ابن ابی نجیحؒ﴾	۶۶
(۱۰۵)	﴿مجاہدؒ﴾	۶۶
(۱۰۶)	﴿امِ ھانیؓ﴾	۶۷
(۱۰۷)	﴿سوید بن نصرؒ﴾	۶۷
(۱۰۸)	﴿عبداللہ بن مبارکؒ﴾	۶۸
(۱۰۹)	﴿معمرؒ﴾	۶۸
(۱۱۰)	﴿ثابتؒ﴾	۶۸
(۱۱۱)	﴿یونس بن یزیدؒ﴾	۶۸
(۱۱۲)	﴿عبیداللہ﴾	۶۹
(۱۱۳)	﴿عبدالرحمٰن بن مہدیؒ﴾	۶۹
(۱۱۴)	﴿ابراھیم بن نافع المکیؒ﴾	۶۹
(۱۱۵)	﴿اسحٰق بن موسیٰؒ﴾	۶۹
(۱۱۶)	﴿معن بن عیسیٰؒ﴾	۷۰
(۱۱۷)	﴿یوسف بن عیسیٰؒ﴾	۷۰
(۱۱۸)	﴿ربیع بن صبیحؒ﴾	۷۰
(۱۱۹)	﴿یزید بن ابانؒ﴾	۷۱

==================

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم اسماءِ رجال اور سند کا اہتمام

رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث صحابہ کرامؓ سے ہو کر چند راویوں کے واسطے سے بتدریج کسی شیخ پر منتہی ہوتی ہے، اس سلسلۂ روایت کو اس حدیث کی سند کہتے ہیں۔ کسی شیخ سے یہاں مراد وہ شیوخ حدیث ہیں جو سلسلۂ سند میں سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور جن کے ہاتھوں امتِ مسلمہ میں احادیثِ رسول کے مجموعوں کی جمع وتدوین کا عظیم کارنامہ صدرِ اول میں انجام پاچکا ہے۔ جیسے امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم (رحمہم اللہ) وغیرہ کتبِ حدیث کی تدوین کے بعد روایتِ حدیث کی سند کے لئے ان اکابر کو شیخ ماننا حدیث کے طالب علموں کے لئے ناگزیر ہے۔

سلسلۂ روایت میں صحابہ کرامؓ کی جو حیثیت اور مرتبہ ومقام مسلّم ہے۔ صحابہؓ بہر حال اس امت کے گلِ سرسبد ہیں۔ ان کے متعلق یہ طے ہے کہ وہ جرح وتنقید سے قطعی بالاتر ہیں اور محدثین کا یہ اصول کہ "الصحابة کلهم عدول" (تمام صحابہؓ جرح وتعدیل سے بالاتر ہے) ان کے بارے میں بالکل ٹھیک ہے اس لئے کہ صحابہؓ کا یہ منصب جو بیان ہوا ہے کہ:

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، اصحابی کالنجوم فبايّهم اقتديتم اهتديتم (مشكوة المصابيح، باب مناقب الصحابة)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کرو گے راہ یاب ہو گے۔

اس کا یہ تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کی منسوب کردہ حدیث کے بارے میں یہ رائے رکھیں کہ وہ پوری امانت ودیانت کے ساتھ روایت کی گئی ہے اور اس کے بارے میں بلاوجہ کسی شبہ میں نہ پڑیں جہاں تک سلسلۂ روایت کے باقی راویوں کا تعلق ہے وہ سب کے سب تنقید کی زد میں آتے

ہیں۔ان سب کی امانت و دیانت، علمی مرتبہ، حافظہ، دین پر عمل ہر چیز کو پرکھا جاتا ہے اور ائمہ فن کی ان کے بارے میں آراء کو جمع کیا جاتا ہے اس اہتمام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ روایتِ حدیث میں کوئی خرابی راہ نہ پائے۔اسی اہم ضرورت نے فنِ اسماء الرجال کی راہ ہموار کی۔

علمِ حدیث کی حفاظت کے لئے سند کا با قاعدہ اہتمام اور فنِ اسماء الرجال کی ایجاد مسلمانوں کا ایک کارنامہ ہے جس میں کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی جرح و تعدیل کا یہ فن مسلمانوں کا خاص فن ہے جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے اقوال و احوال کی روایت، تحریر و تدوین کا کام سرانجام دیا ان راویانِ حدیث میں صحابہ کرامؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ اور بعد کے تیسری صدی ہجری تک کے لوگ شامل ہیں۔جن کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق لاکھوں تک پہنچتی ہے۔صرف نبی ﷺ کے دیکھنے اور ملنے والوں میں سے کم و بیش بارہ ہزار اشخاص کے نام اور حالات ہمیں ملتے ہیں۔ان تمام رواتِ حدیث کے حالات معلوم کرنے اور ان کے طبقات قائم کرنے میں ہزاروں اکابرینِ امت نے اپنی عمریں کھپا دیں وہ قریہ بہ قریہ پہنچے راویوں سے ملے، ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کیں اور جو لوگ خود ان کے عہد میں بقیدِ حیات نہیں تھے ان کے ملنے والوں سے یا ان کے توسط سے ان سے اوپر کے لوگوں سے ان کے حالات دریافت کیے اور جس حد تک انسانی امکان میں ہوسکتا تھا ان حاصل شدہ معلومات کی چھان پھٹک کی۔اس طرح سے وہ عظیم الشان اور فقید المثال فن معرضِ وجود میں آیا جسے فنِ اسماء الرجال کہا جاتا ہے اس کے تحت اصحابِ روایت حدیث و آثار کے اسماء، القاب، سوانح، سیرت و امانت و دیانت کا حال قلم بند کیا گیا ائمہ محدثین کی ان کے بارے میں رائیں جمع کی گئیں۔ان کی جرح و تعدیل کی گئی اور ان کے طبقات کی تعیین کی گئی گویا جس کسی نے رسول اللہ ﷺ کی نسبت کے ساتھ کوئی بات کہنے کی جرات کی اس کی ساری زندگی نہایت بے لاگ اور بے رحم نقادوں کا ہدف بن گئی۔اور آخرت سے پہلے اس کو سارا حساب اسی دنیا میں دینا پڑ گیا۔

اس فن میں اگر کوئی قوم مسلمانوں کی حریف ہوسکتی تھی تو وہ اہل کتاب ہوسکتے تھے لیکن ان کا

حال یہ ہے کہ اس طرح کا انتظام اپنے نبیوں کے اقوال کی حفاظت کے لئے تو درکنار انہوں نے اپنے آسمانی صحیفوں تک کے لئے نہیں کیا وہ اس میدان میں نہایت ہی ہیچ نکلے۔ ان کی مذہبی کتابوں کی تو وہ حیثیت بھی نہیں ہے جو ہمارے ہاں ہماری تاریخ کی کتابوں کی ہے۔ ہمارے ہاں تاریخ کی بھی روایت ملے گی تو اس کی سند موجود ہوگی۔ اور اس کے لئے کوئی معیار بہرحال مطلوب ہوگا۔ لیکن ان کے ہاں ان کی سب سے بڑی کتاب، کتابِ مقدس کے لئے بھی یہ اہتمام نہیں ملتا اسی طرح انجیلیں حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض حواریوں جیسے لوقا، یوحنا، مرقس وغیرہ سے منسوب تو ہیں لیکن ان کے اولین راویوں تک کے اپنے حالات کسی کو معلوم نہیں۔ انجیلوں کی روایت حواریوں سے کس کس نے کی اس کا تو سرے سے تذکرہ ہی نہیں ملتا۔ جن قوموں نے اپنے آسمانی صحیفوں کی حفاظت میں کمزوری دکھائی وہ اپنے رسولوں کے اقوال کی حفاظت کا بھلا کیا اہتمام کرتیں۔ یہاں یہ نکتہ نہایت اہم اور قابل توجہ ہے کہ اس زمانہ میں حدیث کے طالب علموں کو جملہ رواۃ حدیث کے بارے میں جرح وتعدیل کے لئے بہرحال سلف کی تحقیقات پر ہی قناعت کرنی پڑے گی اور مجرد ان ہی کی تحقیقات کی کسوٹی پر کسی سند کے راویوں کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ چنانچہ اب کسی حدیث کی سند کو متقدمین کی فراہم کردہ انہی معلومات کی روشنی میں جانچا پرکھا جائے گا۔ اس لئے کہ ذرائع تحقیق مرورِ زمانہ سے اب معدوم ہو چکے ہیں۔ اس میں ہمارے ان اکابرین فن نے تحقیق کی معراج کی بلندیوں کو چھوا ہے۔ اور انسانی امکان کی حد تک اس فن کی خدمت کی ہے۔

سند کو کسی حدیث کے صدق و کذب کے فیصلہ میں ایک اہم بلکہ اولین عامل کی حیثیت حاصل ہے ظاہر ہے کہ کسی حدیث کی تحقیق کے لئے سب سے پہلے اس کی سند پر نظر پڑے گی۔ اور اس کے متن پر غور کرنے سے پہلے اس کی جانچ کرنا پڑے گی۔ اس جائزے کی روشنی میں اس روایت کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ سند کی اس اہمیت سے انکار کی کسی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن حدیث کے بعض غالی حامیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی حدیث کی صحت کے ثبوت کے لئے مجرد اس کی سند کا علم اصول

کے معیار پر پورا ہونا کافی ہے یعنی ان کے نزدیک صحت حدیث کے لئے صرف سند کی صحت اور اس کا قابل اعتماد ہونا فیصلہ کن امر ہے۔ ہمارے نزدیک ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ یہ غلو پر مبنی اور محض حسنِ ظن ہے یہ سلف کی ساری تحقیقات جن کا ہم نے اوپر اجمالی خاکہ پیش کیا، کو گہنا دیتا ہے اس لئے اس مسئلے پر ہم ذرا تفصیلی بحث کریں گے۔ سند کے تمام محاسن لطائف عظمت اہمیت اور اس کے مطابق معیار ہونے کے باوجود اس میں بعض ایسے فطری خلا رہ جاتے ہیں جن کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ حدیث کی صحت کو جانچنے کے لئے سند کے سوا بعض دوسرے طریقے بھی اختیار کیے جائیں۔ مجرد سند پر اعتبار کر کے کسی روایت کی صحت اور حسن وقبحہ۔ کے متعلق پوری طرح سے اطمینان نہیں کیا جا سکتا اس کو مثال سے آپ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جب ہمیں کسی درخت کی تحقیق مقصود ہو تو محض اس کی جڑ کی کیفیت کا مطالعہ کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ جڑ کے علاوہ اس کے تنے ٹہنیوں پتوں اور پھل پھول وغیرہ کا بھی مکمل جائزہ لینا پڑے گا تب کہیں جا کر اس درخت کے متعلق ہم جامع اور حتمی رائے قائم کر سکیں گے۔

سند کی تحقیق میں جو خلا باقی رہ جاتے ہیں وہ معمولی غور وتدبر سے سمجھ میں آ جاتے ہیں مثلاً پہلا خلا اس میں یہ ہے کہ اپنے تعلق وعلاقہ سے بعید ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کے عقیدہ وکردار ان کے علم وعمل اور ان کے تعلقات ومعاملات کی ایسی تحقیق کہ ان کے متعلق یہ طے کیا جا سکے کہ علم رسول کے حمل ونقل کے باب میں ان پر اطمینان کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ کوئی آسان کام نہیں ہے بے شک محدثین نے اس میدان میں بڑی جاں فشانیاں کی ہیں۔ لیکن یہ کام ہے بہت مشکل ۔ اس نوعیت کی تحقیق اگر ہم اپنے گاؤں یا قصبہ یا شہر کے لوگوں کے بارے میں کرنا چاہیں تو چنداں آسان نہیں۔ چہ جائے کہ ہزاروں میل دور کے لوگوں کے بارے میں جو مختلف ادوار میں پھیلے ہوئے ہوں اس قسم کی تحقیق کے بارے میں محتاط رائے یہ ہو سکتی ہے کہ فی الجملہ ہمیں ان لوگوں کے کوائف معلوم ہیں اور اب ان کے شخصیات مجہول نہیں رہی۔ ان کے بارے میں کسی رائے کو حتمی یا قطعی کہنا مشکل اور غالباً اپنی معلومات پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہے آدمی کے کردار واخلاق کے معاملہ میں قابل اطمینان رائے

اسی صورت میں قائم کی جاسکتی ہے جب معاملات میں اس سے عملاً سابقہ پڑا ہو۔
حضرت عمرؓ جیسے صاحبِ علم وفراست کی رائے یہی ہے ان کی نسبت مشہور ہے کہ ایک صاحب نے ان کے سامنے کسی دوسرے شخص کی تعریف کی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارا اس کے ساتھ کبھی پڑوس رہا ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں تب انہوں نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی تجارتی سفر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تب تمہیں اس کا حال کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کیسا آدمی ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جب تک آدمی کسی کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرے اس کے ساتھ کسی کاروبار یا تجارت میں شریک نہ رہا ہو۔ اس کے ساتھ سفر نہ کیا ہو اس کا پڑوس نہ رہا ہو مسجد میں ایک دوسرے سے میل ملاپ نہ رہا ہو دیگر دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون نہ رہا ہو۔ ربط ضبط کا ماحول نہ رہا ہو۔ تو اس کے بارے میں واقعہ یہ ہے کہ آسانی کے ساتھ رائے نہیں قائم کی جاسکتی ان حالات میں بعض اوقات ایک ذہین وفطین آدمی بھی دھوکہ کھا سکتا ہے۔

سند کی تحقیق میں دوسرا خلا جرح وتعدیل کے کام کی نزاکت سے پیدا ہوتا ہے ہر محقق یہ نہیں جانتا کہ جرح کس چیز پر ہونی چاہئے یعنی یہ جاننا کہ کیا باتیں جرح کے حکم میں داخل ہیں اور کیا باتیں تعدیل کے مقتضیات میں سے ہیں ہر شخص کا کام نہیں ہے کردار کی اساسات کیا ہیں؟ بدکرداری کی بنیادیں کیا ہیں؟ یہ چیزیں اتنی آسان نہیں کہ ہر خاص وعام اس کا کما حقہ ادراک کرسکے۔ اس بے خبری کی مثالیں ماضی میں رہی ہیں اور خود مشائخ نے ان کا تذکرہ کیا ہے موجودہ دور کے غلوئے عقیدت ونفرت سے اس مشکل کا ایک سرسری اندازہ کیا جاسکتا ہے جرح وتعدیل کا کام فقاہت، بصیرت، تجربے اور معقولیت کا متقاضی ہے انسان ہمیشہ انسان ہی رہے ہیں فرشتے نہیں رہے ہیں فن اسماء الرجال کے ماہرین کا معیارِ اخلاق بصیرت وبصارت۔ بے شک ہم سے اونچا رہا ہے لیکن وہ بہرحال آدمی ہی تھے رواۃِ حدیث کے متعلق ان کی فراہم کردہ معلومات اور ان پر مبنی آراء عام انسانی جبلت میں موجود تعصب کے شائبہ سے پاک نہیں ہوسکتیں۔ جو حق یا مخالف دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہے

جرح وتعدیل کے فن کے مقتضیات میں سے ہے کہ کسی کے متعلق معلومات فراہم کرنے والا شخص جچا تلا آدمی ہونا چاہیے۔ اور اس سے زیادہ جچا تلا، متوازن اور زیرک اس کو ہونا چاہئے جو جرح وتعدیل کرتا ہے ہمارے نزدیک جرح وتعدیل کے کام کی مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے محتاط طرزِ عمل یہ ہے کہ سلسلہ روایت یعنی سند کے راویوں کے متعلق اس فن کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں فی الجملہ ایک رائے قائم کی جائے لیکن اس رائے کو قطعیت کا یہ رنگ نہیں دیا جاسکتا کہ کسی حدیث کی صحت کا معیار اسی رائے کو ٹھہرالیا جائے۔

سند کی تحقیق میں تیسرا خلا یہ ہے کہ ہمارے آئمہ نے اہلِ بدعت خصوصاً شیعہ اور روافض سے روایات لینے میں بڑی مسامحت برتی ہے۔ یہ لوگ دوسرے معاملات میں تو بڑے بیدار ثابت ہوئے لیکن صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں انہوں نے واقعی چشم پوشی سے کام لیا امام مالکؒ سے متعلق تو بے شک اس معاملے میں احتیاط منقول ہے لیکن دوسرے حضرات اہل بدعت سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں خیال کرتے تھے بس اتنی احتیاط فرماتے تھے کہ ان کے خیال میں وہ اپنی بدعت کا باقاعدہ داعی نہ ہو۔ گویا ان کے نزدیک محض مبتدع سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ از روئے قرآن، از روئے حدیث اور حدیث کے مجموعی مزاج کے تقاضے کے لحاظ سے مجرد اہلِ بدعت کے گروہ سے ہونا ضعف کے لئے کافی ہے اگر چہ راوی اپنی بدعت کا داعی نہ رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعیت، رفض، باطنیت اور اس قبیل کے دوسرے مذاہب اصل دین سے انحراف پر قائم ہیں اپنے مذھب کو ثابت کرنے کی خاطر جب تک یہ اصل دین میں جھوٹ نہ بولیں تو اپنا گروہی فریضہ نہیں ادا کرتے۔ انہیں اپنی بدعت کے حق میں دلیل فراہم کرنے کے لئے روایات کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کے لئے روایات میں خیانت کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ ان کے مذاہب بہر حال بدعت ہی کے اوپر قائم ہے کسی ماثور حقیقت کے اوپر قائم نہیں سوادِ امت سے ان فرقوں کا اختلاف کسی ایک آدھ آیت یا چند حدیثوں کی توجیہ میں نہیں ہے بلکہ بیشتر دین کے مآخذ میں

اختلاف ہے جس سے ان کا مذہب بالکل الگ ہوگیا ہے اب اگر کسی کو ان فرقوں کے ساتھ صلح کل کے فلسفے کو نبھانا اور بھائی چارہ اور دوستی قائم کرنا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے لیکن دین کے معاملے میں اس باطل فلسفے کو راہ نہیں دی جاسکتی ہمارے نزدیک اہلِ بدعت کی روایات قبول کرنے کی یہ گنجائش فتنوں کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے اور ماضی میں اس کا باعث بنی ہے مجرد کسی کا مبتدع ہونا اس کے ساقط الروایۃ ہونے کے لئے کافی ہے اور ان فرقوں میں سے کسی کی روایت قابل قبول نہیں ہونی چاہیے خواہ وہ قسم کھا کے روایت کرے کہ میں سچ ہی روایت کروں گا ہمارے نزدیک یہی صحیح مسلک ہے جو قرآن وسنت کے مطابق ہے۔

سند کی تحقیق میں چوتھا خلا یہ ہے کہ ہمارے اکابر حدیث نے حلال وحرام کے متعلق حدیثیں قبول کرنے میں فی الجملہ احتیاط برتی ہے لیکن ترغیب وترہیب اور فضائل وغیرہ کی روایات میں انہوں نے عمداً تساہل برتا ہے **الکفایۃ فی علم الروایۃ** میں امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل ہوا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں۔ **اذا روینا عن رسول اللہ ﷺ فی الحلال والحرام والسنن والاحکام تشددنا فی الاسانید واذا روینا عن النبی ﷺ فی فضائل الاعمال ومالایضع حکماً ولا یرفعہ تساھلنا فی الاسانید** (جب ہم رسول اللہ ﷺ سے حلال وحرام اور سنن واحکام کے بارے میں روایت کرتے ہیں تو سند کے معاملے میں پوری احتیاط برتتے ہیں لیکن اگر معاملہ فضائلِ اعمال وغیرہ کا ہو جس سے نہ کوئی حکم قائم ہوتا ہو، نہ کوئی حکم منسوخ ہوتا ہو تو اس کی سند میں ہم تساہل برتتے ہیں) (**الکفایۃ فی علم الروایۃ باب التشدد فی احادیث الاحکام والتجوّز فی فضائل الاعمال ص ۱۳۴**) گویا محدثین نے سند کی صحت کو صرف ان روایات کی ضمن میں درخور اعتناء سمجھا جن میں کسی نوعیت کے احکام تھے ترغیب وترہیب کی کمزور روایت کو مفید سمجھا گیا کہ ان کے باعث لوگ نیکی کی طرف رجوع کریں۔ فضائل کی روایات سے بھی نیکی کے عمل کو مہمیز ملتی تھی اس لئے ان کو سند کے ضعف کے باوجود کتابوں میں جگہ دیدی گئی۔ تذکرہ راویان شمائل ترمذی میں عربی عبارات کے ترجمہ پر اس لئے بھی کم توجہ دی گئی کہ یہ علماء اور اربابِ فن ہی کے لئے ہے عام اردو خوان طبقہ غلط فہمی میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ راویانِ شمائل ترمذی

(۱) ﴿ قتیبةؒ ﴾

آپ کا نام علی، لقب قتیبہ، کنیت ابو رجاء، والد کا نام سعید اور دادا کا نام عبداللہ ثقفی تھا۔ بلخ کے ایک گاؤں بغلان کے رہنے والے تھے، سن پیدائش ۱۴۸ھ اور سن وفات ۲۴۰ھ ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ثقة ثبت من مشائخ البخاری ومسلم. رحل الی العراق والمدینة ومکة والشام ومصر وسمع مالک بن انس وخلقاً کثیراً من الاعلام روی عنه البخاری والترمذی وخلق کثیر من الأئمة (جمع ۱۱) ابن ماجہ کے سوا باقی تقریباً تمام ائمہ نے آپ سے حدیث کا علم اخذ کیا وکان ماموناً حافظاً عالماً صاحب سنن (مناوی ص ۱۱)

(۲) ﴿ مالک بن انسؒ ﴾

یہ معروف فقہی دبستان کے بانی حضرت امام مالک بن انسؒ ہیں وھو من کبار اتباع التابعین ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا (الاکمال فی اسماء الرجال) نوسو علماء ومشاہیر اہل علم سے حدیث حاصل کی بلغ مشائخه تسع مائة (جمع ۱۲)

وقال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر فاذا قال الشافعیؒ حدثنا مالک عن نافع عن ابن عمر کانت سلسلة الذهب کما قال شیخنا (م ۷) امام مالکؒ نے ایک ہزار

حدیث اپنے ہاتھ سے لکھی امام شافعیؒ فرماتے ہیں ماتحت السماء اصح من مؤطا تاہم محدثین کے نزدیک ان کا یہ ارشاد صحیحین کے وجود سے پہلے کا ہوگا کیونکہ صحیحین کا درجہ سب پر فائق ہے۔

(۳) ﴿ ربیعہؒ ﴾

ربیعہ لقب، ابوعثمان القرشی المدنی کنیت اور فرّوخ نام ہے حافظ فقیہ ثبت مجتهد بصیر الرای (مناوی ۱۲) مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ایک فقیہ تھے وقال مالک ذهبت حلاوة الفقه بموته (مناوی ۱۲)

(۴) ﴿ انس بن مالکؓ ﴾

ابن نضر خزرجی انصاری تھے حضور اقدس ﷺ کے خادم خاص تھے دس سال تک آنحضرت کی خدمت کا شرف حاصل کیا آپ سے دو ہزار چھ سو چھتیس احادیث مروی ہیں آپ نے حضرت انسؓ کے مال و اولاد اور عمر میں برکت کی خصوصیت سے دعا فرمائی تھی ان کی زمین سال میں دو دفعہ فصل دیتی تھی۔ سو برس سے زائد عمر پائی، صحابہؓ میں سب سے آخر میں ۹۳ھ میں وفات پائی وھو آخر صحابی مات بالبصرة (مناوی ص ۱۲)

(۵) ﴿ حُمَیدؒ ﴾

حامد کی تصغیر ہے سوائے امام بخاریؒ کے بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے ۲۴۴ھ میں ان کا انتقال ہوا (مناوی ص ۱۶) امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں لفظ بصری، حرف با کے فتح کسرہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تاہم بالکسر قلیل بلکہ اقل ہے (جمع ص ۱۶)

(۶) ﴿ عبدالوہابؒ ﴾

دوسرے راوی ہیں ابومحمد ان کی کنیت ہے بصرہ کے اشراف میں سے ہیں، ثقہ اور جلیل ہیں۔ وفات سے تین برس قبل ضعف دماغ ہوگیا تھا ۱۰۸ھ ان کا سن پیدائش ہے اور ۱۹۴ھ میں وفات ہوئی۔ امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن راہویہؒ جیسے اساطین علم نے ان سے روایت کی ہے آپ

عرب کے مشہور قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں (مناوی ص ۱۶)

(۷) ﴿ حمید الطّویلؒ ﴾

یعنی ابوعبید الخزاعی البصری ہیں ان کو حمید الطّویل کہتے ہیں چونکہ ان کا ہمسایہ حمید القصیر تھا اس لئے دونوں میں امتیاز کے لئے ان کو حمید الطّویل کہا گیا انما قیل له الطویل لقصره و لطول یده او لکون جاره طویلاً (جمع ۱۶) طولِ ید میں طوالت کی بات بھی عجیب ہے جب وہ میت کے پاس آتے تو ان کا ایک ہاتھ میت کے سر پر ہوتا تو دوسرا ہاتھ پاؤں پر ہوتا تھا (مناوی ص ۱۶)

ان کے نام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے شارحینِ حدیث نے ان کے کئی نام ذکر کیے ہیں جن میں تَبْرَوَیْهِ .دَاذُوَیْهِ .طرخان .مهران .عبدالله .عبدالرحمن .مخلد وغیرہ مشہور ہیں (مناوی ص ۱۶)

علماء کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے' ثقہ ہیں' حجت ہیں' تابعین میں سے ہیں الشیخ عبدالرؤف مناویؒ فرماتے ہیں ومن ترکه فانما ترکه لدخوله فی عمل السلطان (مناوی ص ۱۶) وعابه زائدة لدخوله فی شئی من امر الامراء وهو من صغار التابعین (جمع ص ۱۶) ۱۴۲ھ یا ۱۴۳ھ نماز پڑھتے ہوئے ان کا انتقال ہوا مات وهو قائم یصلی (مناوی ص ۱۶)

(۸) ﴿ محمد بن بشار عبدیؒ ﴾

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں' کنیت ابوبکر ہے بندار سے معروف ہیں' بندار کا عربی میں معنیٰ سوق العلم ہوتا ہے مشہور و معروف محدّث بلکہ اصحابِ صحاح ستہ کے استاذ ہیں وهو من کبار الآخذین عن تبع التابعین (جمع ۱۸) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں هو شیخ الائمة الستة (مناوی ص ۱۸) امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کتبت عنه خمسین الف حدیث (مناوی ۱۸) مشاہیر ثقات میں ہیں علماء نے ان کے ثقہ ہونے پر اتفاق کیا ہے العبدی کی نسبت قبیلہ عبدقیس کی وجہ سے ہے رجب ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا

(۹) ﴿ محمد بن جعفرؒ ﴾

نام ہے ابوعبداللہ کنیت ہے البصری الهذلی ہیں غندر سے مشہور ہیں حضرت ابن جریجؒ کی مجلسِ درس

میں بہت سوال کرتے تھے ایک روز انہوں نے آپ سے فرمایا ماترید یا غندر پس اسی روز سے اسی نام سے مشہور ہو گئے (مناوی ۱۸)

بڑے عابد' زاہد' ثقہ متدیّن اور عبادت گزار تھے ان کے حالات میں لکھا ہے ایک دن افطار ہوتا تھا اور ایک دن روزے سے ہوتے تھے یفطر یوماً ویصوم یوماً (مناوی ۱۸) ائمہ ستہ نے صحاح میں آپ سے تخریج کی ہے ستر برس کی عمر میں ۱۹۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۰) ﴿ شعبہؒ ﴾

ابن حجاج' امام ثوریؒ نے انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث قرار دیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کان اماماً من ائمة الدین ورکناً من ارکان الدین وھو من کبار اتباع التابعین (جمع ۱۹) امام شافعیؒ فرماتے ہیں لولا شعبة ماعرف الحدیث بالعراق امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے لم یکن فی زمن شعبة مثله ۱۶۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(۱۱) ﴿ ابو اسحٰقؒ ﴾

میرک شاہؒ فرماتے ہیں آپ کا نام عمرو بن عبداللہ السبیعی الھمدانی الکوفی ہے مشہور تابعی ہیں کثیر الروایت ہیں حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بڑے زاہد' عابد صائم الدھر اور قائم اللیل تھے' بار ہا جہاد میں شریک ہوئے۔

شیخ عابد غزا مرات کان صوّاماً قوّاماً (مناوی ص ۱۹) حضرت براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے سماع کیا اعمشؒ' شعبہؒ اور ثوریؒ نے آپ سے روایت کی ہے ۱۲۷ھ یا ۱۲۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۹)

(۱۲) ﴿ البراء بن عازبؓ ﴾

ابو عمارہ کنیت ہے الانصاری الاوسی ہیں مشاہیر صحابہ کرامؓ سے ہیں جنگ خندق میں موجود تھے ۷۲ھ میں مصعب بن زبیرؓ کے دور میں کوفہ میں انتقال ہوا (مناوی' جمع ۱۹)

(۱۳) محمود بن غیلانؒ

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں کنیت ابواحمد المروزی ہے' بڑے اکابر اور تابعین نے ان سے حدیث اخذ کی ہے شیخینؒ اور ,,صاحبِ المصنف،، نے بھی ان سے تخریج کی ہے ثقة حافظ خرج له الشیخان والمصنف (مناوی ص ۱۴) رمضان المبارک ۲۳۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ص ۲۲)

(۱۴) وکیعؒ

وکیع ابن الجراح نام' کنیت ابوسفیان الکوفی' ثقہ حافظ اور عابد تھے اکابرین طبقہ سابعہ میں سے ایک ہیں من کبار الطبقة السابعة ثقة حافظ عابد (جمع ۲۲) نیشاپور کے ایک قریہ کے رہنے والے ہیں امام الجرح والتعدیل تھے' وکیعؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے حدیث بھی پڑھی ہے اکثر ائمہ کے استاذ تھے ہمیشہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے وکان یفتی بقول ابی حنیفةؒ وکان قد سمع منه شیئاً کثیراً (جمع ۲۳) بغداد آئے تو وہاں حدیث بیان کرتے رہے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں ما رایت اوعی للعلم منه ولا احفظ اور حماد بن زیدؒ نے کہا ہے لو شئت لقلت انه ارجح من سفیان (مناوی ۲۳) عاشورا کے روز ۱۹۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵) سفیان ثوریؒ

نام سفیان بن سعید ثوری' کنیت ابوعبداللہ ہے ۹۶ھ یا ۹۷ھ یا ۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۰ھ میں انتقال ہوا' صاحب الاکمال نے لکھا ہے کہ سفیان الثوری امام المسلمین اور اللہ کی مخلوق پر حجة ہیں والیه المنتهیٰ فی علم الحدیث تمام لوگوں نے آپ کے دین' زہد' ورع اور ثقہ ہونے پر اجماع کیا ہے کان اماماً عالماً ثبتاً حجةً زاهداً ورعاً مجمعاً علیٰ صحةِ حدیثه وروایته (جمع ۲۳) اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے فرماتے ہیں" احد اقطاب المسلمین اور احد الائمة المجتهدین "خلق کثیر نے آپ سے سماع کیا عمرؒ ،اوزاعیؒ ،ابن جریجؒ ،مالکؒ ،شعبہؒ ،ابن عیینہؒ ,فضیل بن عیاضؒ اور بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ہمعصر تھے

آپ سے دس سال بعد وفات پائی، ابتداء میں امام ابوحنیفہؒ سے مخالفت تھی مگر جب ابوحنیفہؒ کے طریقِ علم، مسلک اور علمی وفقہی عظمت کا علم ہوا، تو آپ کے مداح بن گئے ان کا اجتہاد بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔

خود امام ترمذیؒ بھی آپ کی عظمت کے قائل ہیں بلکہ آپ کے اجتہاد کو ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے ساتھ ساتھ لاتے ہیں جگہ جگہ کہتے ہیں قال ثوری واھل کوفة۔

سفیان ثوریؒ مقبولین الٰہی اور مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے ملاعلی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی بات پر خلیفہ ابوجعفر ان پر ناراض ہوگیا اور وہ سفرِ مکہ میں تھا جب ناراضگی اور کدورت بڑھی تو اس نے حکم دیا بلکہ آدمی بھیجے کہ میرے مکۃ المکرمہ پہنچنے سے پہلے پہلے دولکڑیاں کھڑی کردی جائیں تاکہ ان پر میرے سامنے امام ثوریؒ کو سولی پر لٹکایا جاسکے اس وقت سفیان بن عیینہ بھی مکہ مکرمہ میں موجود تھے بلکہ وہ سفیان (الثوری) کان مضطجعاً وراسه فی حجر فضیل بن عیاض ورجله فی حجر ابن عیینة (جمع ۲۳) لوگوں نے انہیں مشورہ دیا کہ خلیفہ نے آپ کو سولی پر لٹکانے کا فیصلہ کیا ہے یاابا عبدالله اختفِ ولا تشمت بنا اعداء نا فقام ودخل المسجد وتعلق باستار الکعبة وقال انا برئی منها ان دخل ابوجعفر مکة(جمع ص ۲۳)

خدا کی قدرت کہ ابوجعفر مکے میں داخل ہی نہ ہوسکا فمات ابوجعفر قبل ان یدخل مکة (جمع ۲۳) اور اس طرح امام ثوریؒ سے یہ مصیبت ٹل گئی۔

(۱۶) محمد بن اسماعیلؒ

یہ معروف محدث صاحبِ صحیح امام بخاریؒ ہیں نام محمد، کنیت ابوعبداللہ ہے آپ کو الجعفی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے جدِ اعلیٰ مغیرہ (جو مجوسی تھے) یمان البخاری کے ہاتھ پر ایمان لائے یمان البخاری جعفی تھے۔ جعفی یمن میں ایک قبیلہ ہے جو جعفی بن سعد کے ساتھ منسوب ہے ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے ۲۵۶ھ میں قریہ خرتنگ میں وفات پائی۔ دس سال کی عمر میں مکتب میں بیٹھے اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر میں صاحب تصنیف ہوئے "قضایا الصحابة والتابعین" آپ کی پہلی تصنیف ہے پھر صحیح البخاری تصنیف

فرمائی جس نے کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب کا مقام پایا ادب المفرد، التاریخ الاوسط والصغیر
،جامع الکبیر ،مسند الکبیر وغیرہ کتب بھی آپ کی تصنیف ہیں محمد بن اسحاق ؒ فرماتے ہیں ۔

مارایت تحت ادیم هذه السماء اعلم بالحدیث من محمد بن اسماعیل البخاری ؒ ،امام احمد بن حنبل ؒ فرماتے ہیں مااخرجت خراسان مثل محمد بن اسماعیل۔روی الحاکم ابوعبدالله فی تاریخ نیسابور باسناده عن احمد بن حمدون قال جاء مسلم بن الحجاج الی البخاری فقبّل بین عینیه وقال دعنی اقبّل رجلیک یا استاذ الاستاذ ین ویا سید المحدثین و یاطبیب الحدیث فی علله (مقدمه صحیح البخاری ۳) محدثین آپ کو امیر المومنین فی الحدیث اور ناصر الحدیث النبویة کے القاب سے یاد کرتے ہیں آپ نے صحیح البخاری تیس پاروں میں ترتیب دی چھ لاکھ احادیث صحیحہ سے سات ہزار دوسو پچھتر (۷۲۷۵) احادیث کا انتخاب فرمایا اگر مکررات کو حذف کردیا جائے تو باقی چار ہزار حدیثیں رہ جاتی ہیں ۔علماء نے لکھا ہے کہ نوّے ہزار علماء نے بخاری شریف کی سند بلا واسطہ آپ سے حاصل کی ہے۔ شیخ ابراهیم البیجوری ؒ فرماتے ہیں البخاری جبل الحفظ وامام الدنیا عمی فی صباء فابصر بدعاء امه (م۱۵ و مناوی ۲۴)

عبدالواحد بن آدم طراوسی ؒ نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ مع جماعتِ صحابہ ؓ کے کھڑے انتظار کررہے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلام عرض کیا آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ یہاں کیسے تشریف لائے ارشادفرمایا انتظر محمدابن اسماعیل البخاری بعد میں تحقیق سے ثابت ہوا کہ وہی وقت اور تاریخ امام بخاری ؒ کے وصال کی تھی امام بخاری ؒ کا ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ وہ دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے برابر لکھ سکتے تھے ملا علی قاری ؒ فرماتے ہیں کان یکتب بالیمین والیسار و روی عنه انه قال احفظ مائة الف حدیث صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح (جمع ص ۲۴)

(۱۷) ﴿ ابونعیم ؒ ﴾

نام الفضل بن دکین اور کنیت ابونعیم ہے امام بخاری ؒ کے اکابر شیوخ سے ہیں من کبار شیوخ

البخاری (جمع ۲۴) ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۹ھ میں انتقال فرمایا ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے ذکر الرافعی فی کتاب التدوین انه رمی بالتشیّع قیل و کان مزاحاً ذادعابة مع فقهه و دینه و کان فی غایة الاتقان والحفظ و هو حجة (جمع ص ۲۴)

(۱۸) ﴿المسعودیؒ﴾

ان کا پورا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود ہے المسعودی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابی کی طرف نسبت ہے ابن مسعر نے کہا ما اعلم احدا اعلم بعلم ابن مسعود منه (مناوی ص ۲۴) ۱۷۰ھ میں انتقال ہوا۔ موت سے قبل پریشان خیال ہو گئے تھے قال العصام صدوق اختلط قبل موته (جمع ۲۴) جن لوگوں نے آپ سے سماع اور روایت کی ہے وہ زمانہ پریشان خیالی سے قبل کا تھا اسلئے امام نسائیؒ فرماتے ہیں لاباس به و هو من کبار اتباع التابعین (جمع ص ۲۴)

(۱۹) ﴿عثمان بن مسلمؒ﴾

ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں وعثمان هذا فيه لين اخرج حديثه الترمذی والنسائی فی مسند علی له (جمع ص ۲۴) امام مناویؒ لکھتے ہیں قال النسائی عثمان هذا ليس بذاک (مناوی ص ۲۴)

(۲۰) ﴿نافع بن جبیر بن مطعمؒ﴾

یہ نام ہے القرشی البخاری ہیں جلیل القدر تابعی ہیں حضرت علیؓ سے سماع کیا ہے اور اپنے والد سے بھی، حضرت ابوھریرہؓ اور دیگر بہت سے صحابہ کرامؓ سے روایت کرتے ہیں و هو تابعی جلیل سمع علیا وعلة من الاصحاب وابوه من كبار الصحابة (جمع ۲۴) امام زہریؒ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ۹۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۲۴) ان کے والد جبیر بن مطعمؓ اکابر صحابہ میں سے تھے۔

(۲۱) ﴿علی بن ابی طالبؓ﴾

امیر المومنین اور خلیفہ راشد ورابع ہیں ان کے تذکرہ سے پہلے یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ راویان

حدیث میں علی نام کے نو (۹) راوی ہیں اسلئے بعض شارحینِ حدیث نے کہا کہ یہاں حضرت علیؓ کے نام کے ساتھ امیر المومنین کہنا چاہیئے تھا تا کہ التباس نہ ہوتا تاہم علماء محققین اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اولاً تو طبقہ صحابہ کرامؓ میں حضرت علیؓ کے نام کا اور کوئی نہیں ہے دوسرے حضراتِ محدثین کی اصطلاح میں جب آخر سند میں مطلق علی لایا جائے گا تو اس سے امیر المومنین مراد ہوں گے جیسے جب مطلقاً عبداللہ بولا جائے تو مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہوتے ہیں اور جب روایت میں علی بن ابی طالب کی تصریح ہے تو پھر کیا اشتباہ رہا کہ ان توجیہات کی ضرورت پڑے ۔ حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے صاحبِ اکمال لکھتے ہیں وهو اول من اسلم من الذكور فی اكثر الاقوال (الاكمال فی اسماء الرجال) بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے پندرہ برس (۱۵) بعض کے نزدیک سولہ برس (۱۶) اور بعض حضرات کے ہاں دس برس (۱۰) کی عمر میں اسلام قبول کیا خوش نصیب اتنے کہ حضور اقدس ﷺ کی گود مبارک میں پرورش پائی' سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے ۔غزوہ تبوک میں حضور اقدس ﷺ نے جب آپ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں ٹھہرایا تو ارشاد فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ ۔ آپ عالم علوم نبوت' فقیہ اور عالم حکمت الٰہی تھے علم لدنّی ملا تھا اور امام الاولیاء تھے۔ لاعطين الراية هذا رجلاً يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله چنانچہ یہ علم دوسرے روز حضرت علیؓ کو عطا فرمایا گیا عشرہ مبشرہ سے ہیں ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی خارجی نے جامع کوفہ میں محراب کے اندر آپ پر خنجر سے وار کیا شدید زخمی ہوئے اور تین روز بعد ۲۱ رمضان المبارک کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(۲۲) ﴿سفیانؒ﴾

وکیع باپ کا نام' کنیت ابومحمد الرواسی الکوفی' اپنے باپ اور مطلب بن زیاد سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے ۲۴۷ھ میں انتقال ہوا كان من المكثرين فی الحديث (المواهب ۱۶) قال الذهبی ضعيف وقال غيره صدوق (مناوی ۲۷) اگر ضعف کو تسلیم کر لیا جائے تو امام ترمذیؒ اس کو بطور متابع کے لائے ہیں جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳) ﴿احمد الضبیؒ﴾

نام ہے والد کا نام عبدة (کطلحة) ہے بصرہ سے نسبت ہے بنی ضبة قبیلہ سے تعلق ہے امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں ثقہ راوی ہیں حجتہ ہیں چونکہ اس نام کے دو راوی ہیں لہذا دونوں میں تمیز کرنے کے لئے ایک کے ساتھ الضبی البصری اور دوسرے کے ساتھ الایلی لکھتے ہیں ۲۴۵ھ میں انتقال ہوا کسی قدر ناصبیت کی طرف مائل تھے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں رمی بالنصب یعنی بکونه من الخوارج (جمع ۲۸)

(۲۴) ﴿علی بن حجرؒ﴾

ابوالحسن کنیت ہے مامون ہیں حافظ اور ثقہ ہیں امام بخاریؒ، مسلمؒ اور نسائیؒ نے ان سے تخریج کی ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں احد ائمة الحدیث سمع کثیر امن ائمة الحدیث (جمع ص ۲۸) ۲۴۴ھ میں فوت ہوئے۔

(۲۵) ﴿ابوجعفر محمد بن الحسینؒ﴾

مقبول راوی ہیں سوائے مصنف کے کسی اور نے ان سے تخریج نہیں کی ہے مقبول لکن لم یخرج له الا المصنف (مناری ۲۸) کسی عارضے میں مبتلا ہو گئے تھے مگر ان پر ضعیف کا حکم نہیں لگا ان کا تعلق ابن ابی حلیمہ کے خاندان سے ہے وھو ابن ابی حلیمة خلاصہ یہ کہ مذکورہ تینوں راویانِ حدیث احمد الضبیؒ، علی بن حجرؒ، اور ابوجعفرؒ، امام ترمذیؒ کے اساتذہ ہیں ان تینوں حضرات نے جو روایت بیان کی ہے والمعنیٰ واحد اس کا معنیٰ اور مفہوم یکساں ہے الامام المحدث شیخ عبدالرؤف المناویؒ والمعنیٰ واحد کی توضیح میں لکھتے ہیں۔ ای حدثوا بعبارات مختلفة حال کون المعنیٰ فی عباراتھم واحد او بعبارات مختلفة حال کونھا بحسب المعنیٰ واحد (مناوی ۲۹)

(۲۶) ﴿عیسیٰ بن یونسؒ﴾

قالوا حدثنا عیسیٰ بن یونس اس روایت کو بھی حضرت علیؓ نے نقل کیا ہے مگر اس کی سند پہلی روایت کی

سند سے مختلف ہے مذکورہ تینوں راوی اپنے استاذ عیسیٰ بن یونسؒ سے روایت کرتے ہیں یہ السبیعی الباخرزی الرملی ہیں، بہت بڑے محدث امام اور متقی پرہیز گار آدمی تھے زندگی میں پینتالیس (۴۵) مرتبہ حج کیا اور اتنی ہی تعداد میں جہاد کیے۔ کان علما فی العلم والعمل کان یغز وسنةً ویحج سنة (جمع ۲۹) مالک بن انسؒ، اوزاعی وغیرھما سے آپ نے روایت کی ہے۔ ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة مامون اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۲۹) ۲۶۴ھ میں انتقال ہوا۔

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ جب خلیفہ ہارون الرشید ان کے شہر آئے اور گورنر کے ذریعہ اس علاقہ کے تمام محدثین کو اپنے دربار میں بلایا تا کہ وہ ان کے بیٹوں کو حدیث کی تعلیم دیں دونوں بیٹے یعنی مامون اور امین ان سے حدیث پڑھیں خلیفہ کے دعوت نامہ پر تمام محدثین حاضر خدمت ہوئے مگر اس علاقہ میں دو حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے خلیفہ کے حکم کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھا ایک حضرت عیسیٰ بن یونسؒ اور دوسرے عبداللہ بن ادریسؒ دونوں حضرات نے خلیفہ اور گورنر کے قاصد کو صاف صاف کہہ دیا کہ اگر خلیفہ کے بیٹوں کو حدیث سننے کا شوق اور طلبِ صادق ہے تو عام طلباء کے ساتھ جماعت میں آکر بیٹھیں اور حدیث سنیں، چونکہ ہارون الرشیدؒ خود بھی صاحب علم تھا لہذا وہ ناراض نہیں ہوا اور بیٹوں کو تاکید کی کہ وہ خود جا کر ان حضرات محدثین سے ان کی درسگاہ میں تحصیل علم کریں پھر بیٹوں کو دس دس ہزار اشرفیوں کی تھیلی بھی دی کہ وہ اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش کریں جب دونوں بیٹوں نے حدیث پڑھی اور سبق سے فراغت کے بعد اشرفیوں کی تھیلی پیش کی تو حضرت عیسیٰ بن یونسؒ نے صاف کہہ دیا کہ تم نے حدیث سن لی ہے اب جا سکتے ہو اور یہ تھیلی خلیفہ کو واپس کر دو کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے یہ کسی مستحق کو دیدیں۔

جب تھیلی خلیفہ کے پاس واپس پہنچی وہ سمجھا کہ شاید میں نے رقم کم دی ہو دوسرے روز بیس ہزار اشرفیاں بھیجیں مگر استاذ نے وہ تھیلی بھی واپس کر دی اور فرمایا فقال ان ملا تم المسجد الی السقف ذھبا لم آخذ شیئاً علی الحدیث (جمع ۲۹) اگر تم مسجد کو چھت تک سونے سے بھی بھر دو میں درس حدیث پر کچھ بھی نہیں لوں گا۔

(۲۷) ﴿عمر بن عبد اللہؒ﴾

یہ عمر بن عبد اللہ، غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کثیر الارسال ہیں وقال احمد کثیر الارسال (جمع ۲۹) امام ترمذیؒ نے ان سے اخراج کیا بعض حضرات نے کہا ہے کہ انہوں نے ابن عباس کو پایا ہے حضرت انسؓ اور سعید بن المسیبؒ سے سماع کیا ہے ابن مسعودؓ نے انہیں ثقہ کہا ہے امام نسائی اور ابن معین نے ضعیف بیان کیا ہے ۱۴۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸) ﴿ابراہیم بن محمدؒ﴾

کنیت ابوالقاسم، حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے فرزند ہیں یہ حضرت فاطمہ کے بطن سے نہیں تھے حضرت علی کی جو اولاد فاطمہ کے بطن سے ہے وہ فاطمی کہلاتی ہے ان کے ماسوا اولاد کو علوی کہتے ہیں بلکہ ایک دوسری خاتون سے تھے جس کا تعلق قبیلہ بنی حنیف سے تھا بنی حنیف مسیلمہ کذاب کا قبیلہ تھا حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی تھی معرکہ کی جنگ تھی مسیلمہ کذاب قتل ہوا فتح کے بعد غنائم تقسیم ہوئے خولہ نامی ایک لونڈی حضرت علیؓ کے حصہ میں آئی جو خولہ حنفیہ کہلاتی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی محمد بن حنفیہ اس کے بطن سے تھے یہ علوی ہیں اور علویوں میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہیں المشتھر بالعلم والشجاعة والعبادة وھو افضل اولاد علی بعد السبطین (جمع ۲۹) انہوں نے حضرت امام حسینؓ کے قاتلوں سے انتقام لیا جبکہ بعض شیعہ ان کو اپنا خدا مانتے تھے انھم یعتقدون فی محمد ھذا الالوھیة (جمع ۳۰)

اہل تشیع جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے منکر ہیں کے لئے یہ امر لمحہ فکریہ ہے کہ حدیثِ زیر بحث کا راوی ابراہیم اسی لونڈی کا بیٹا ہے یہ مضبوط جسم والے ''پہلوان'' بہادر اور بڑے متقی و پرہیز گار تھے صدوق من الخامسة (مناوی ۲۹) کیونکہ اگر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت جائز نہیں تھی تو پھر ان کی عطا فرمودہ لونڈی خولہ شرعی لونڈی نہیں بنتی، اور اگر یہ تسلیم کرلیا جائے تو حضرت علیؓ کی خولہ سے پیدا ہونے والی اولاد بھی مشکوک ہوجاتی ہے مگر عجیب بات ہے کہ شیعہ محمد بن حنفیہ کو اپنا امام

اور بعض الہ تسلیم کرتے ہیں اُدھر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔

(۲۹) ﴿امام اصمعیؒ﴾

یقول سمعت الاصمعی الخ امام اصمعیؒ کا پورا نام اسماعیل بن کریب اصمعی ہے ۲۱۵ھ یا ۲۱۶ھ یا ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ یہ امام مسلمؒ کے بھی استاذ ہیں ایک طویل عرصہ تک عرب کے دیہاتوں میں لغت کی تحقیق کرتے رہے ہیں اسلئے احادیث کی تشریح وتوضیح میں ان سے معانی ومطالب نقل کیے جاتے ہیں یہ ہارون الرشید کے زمانے میں ہوئے ہیں اصل اصمع ہے جس کا معنیٰ ذکی القلب ہوتا ہے اصمعی میں یاءِ نسبت مبالغہ کے لئے لگادی ہے جیسے احمری کہا جاتا ہے اس میں یاءِ نسبت مبالغہ کے لئے بمعنیٰ سخت سرخ' اسی طرح اوحدی میں یاءِ نسبت مبالغہ کے لئے ہے بمعنیٰ یگانہ وتنہا ' اصمع ان کے کسی دادا یا پردادا کا نام ہے اور اصمعی اس طرف خاندانی نسبت ہے منسوب الی جدّہ اصمع بصری روی الحدیث عن جماعة من الائمة (جمع ص ۲۹) وہ بظاہر شکل وصورت کے لحاظ سے خوبصورت نہ تھے بلکہ ان کی شکل اچھی نہ تھی' مگر علوم ومعارف کا خزانہ تھے علم حدیث' علم فقہ اور علم لغت پر مکمل دسترس تھے بلکہ امام تھے۔

وکان علمه علی لسانه (جمع ص ۳۵) هو الامام فی اللغة والاخبار (مناوی ص ۳۵) بڑے معتمد اور ثقہ تھے واتفقوا علی انه ثقة (جمع ص ۳۵) علمی عظمت کی وجہ سے سلاطین کے ہاں بھی ان کی خاص قدر ومنزلت تھی ہارون الرشید کے خصوصی احباب سے تھے وکان هارون الرشید استخلصه لمجلسه وکان یقدمه علی ابو یوسف القاضی (جمع ص ۳۵)

(۳۰) ﴿جُمیعُ بْنُ عمیر العجلی﴾

جُمَیع مصغّر ہے بعض نسخوں میں ان کے باپ کا نام عمر آیا ہے بعض میں عَمرو اور بعض میں عمیر آیا ہے تاہم صحیح عمر ہے یہ قابل اعتماد راوی ہیں ان کا تعلق قبیلہ بنوعجل کے ساتھ تھا بہت سے دیگر صحابہ کرامؓ بھی اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

قاضی محمد عاقلؒ نے لکھا ہے چوں جُمیع مذکور رافضی بود از راہ تعصب اسم عمر را تخفیف کردہ گاہے نام پدر خود مے گفت و گاہے عمرو مے گفت بنا بر آں در نامھا اختلاف افتاد۔ ایک بد بخت رافضی نے تو یہاں تک کہہ دیا لا احب العُمَرَ لانه یُشبه عُمَرَ ۔اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ امام ترمذیؒ نے رافضی کی روایت کو کیوں نقل کیا علماء محدثین جواب میں کہتے ہیں کہ مبتدعین کی روایت بھی اس وقت قبول ہوتی ہے جب ان کی بدعت کفر و شرک کی حد تک نہ پہنچی ہو۔ دوسرا یہ کہ وہ بدعت میں غلو نہ کریں اور دوسروں کو اس کی دعوت نہ دیں تیسرا یہ کہ وہ روایت میں جھوٹ نہ بولے والاصح انه ان کانت بدعته لیست بکفر وهو غیر داع الی بدعته فیقبل ان کان متصفاً بالضبط والورع (جمع ص ۳۸)

جمیع تفضیلی روافض میں سے ہے جمیع کے متعلق کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ رافضی ہے اسماء رجال کی کتابوں میں آیا ہے کہ جو حضرت علیؓ کو باقی صحابہ کرامؓ پر فضیلت دے اور تعظیم سب کی کرے شیعہ ہے اور جو دیگر صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرے وہ رافضی ہے بہر حال روایت متابع کے طور پر ہوگی۔

(۳۱) ام المومنین حضرت خدیجہؓ

حضرت خدیجہ بنت خویلد حضور اقدس ﷺ کی سب سے پہلی رفیقہ حیات ہیں' بڑی پاکدامن' عفیفہ عابدہ' زاہدہ' قانتہ' صالحہ اور حد درجہ شفیق خاتون تھیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں وکانت تدعی فی الجاهلیة الطاهرة (جمع ۳۸) ان کا پہلا نکاح عتیق بن خالد مخزومی سے ہوا جن سے دو اولادیں ہوئیں عبداللہ اور ایک لڑکی۔ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ کے یہ شوہر فوت ہو گئے۔

پھر حضرت خدیجہؓ کا دوسرا نکاح ابو ہالہ سے ہوا ۔ وخالفه ابن حجر حیث قال وکانت تحت ابی هالة ثم تزوجها عتیق (جمع ۳۹)فولدت له ذکرین هالة وهندا (جمع ۳۸) ابو ہالہ سے ان کے دو بیٹے ہوئے ہند اور ہالہ اسی ہالہ کے نام پر وہ ابو ہالہ کنیت سے معروف ہوئے ابو ہالہ کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہ ؓ کی عمر چالیس سال تھی ابو ہالہ کی وفات کے بعد حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا اس وقت آپ پچیس سال (۲۵) کے تھے ولها یومئذٍ اربعون سنة (جمع ۳۸) ان کا چھوٹا بیٹا ہند بھی اپنی ماں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی تربیت میں آیا اور آپؐ کا ربیب بن گیا اور خوش

نصیب تھا کہ اس نے نبوت کے دامن میں پرورش پائی۔

آپ ؐ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی صرف حضرت ابراھیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوا۔ وصارت خلیجة ام اولاده الذکور والاناث سوی ابراھیم (جمع ۳۹)
سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ آپؐ پر ایمان لائیں آپؓ کے مناقب اور فضائل بہت ہیں زمانہ جاہلیت میں آپ مالدار خاتون تھیں انہوں نے ساری دولت حضور اقدس ﷺ کے ایک اشارہ پر آپ کے قدموں میں نچھاور کردی نبوت کے دسویں سال رمضان المبارک میں انتقال ہوا تو حضور اقدسؐ نے خود قبر میں اتر کر جنت المعلّٰی میں دفن فرمایا۔

(۳۲) ﴿حضرت حسنؓ﴾

عن الحسن بن علیٍ ۔ هند بن ابی هاله نے یہ روایت حضرت حسن بن علیؓ سے لی جو حضور اقدسؐ کے نواسے اور خوردسالہ صحابی ہیں سبط المصطفیٰ وریحانته وسید شباب اهل الجنة (مناوی ص ۹۳) ابو محمد کنیت تھی، ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضور اقدس ﷺ کی رحلت ہوئی تو آپؓ کی عمر سات سال تھی ان سے بائیس روایات منقول ہیں جو انہوں نے براہ راست حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھیں دونوں بھائیوں (حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ) کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔ یہ حضرت علیؓ کے بڑے صاجزادے تھے آپ ہی کے نام سے حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن تھی حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کے تین بیٹے حسن، حسین، محسن اور ایک بیٹی ام کلثوم ہوئیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ولما قتل ابوه بایعه علی الموت اربعون الفاً ثم سلم الامر الی معاویة فی سنة احدی واربعین تحقیقاً لما اخبر به صلی الله علیه وسلم بقوله ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین مات فی سنةِ خمس واربعین وبقی نسله من حسن بن حسن وزید بن حسن (جمع ص ۳۹) (جب حضرت حسنؓ کے والد گرامی شہید کردیے گئے تو چالیس ہزار افراد نے آپ کے

ہاتھوں موت پر بیعت کی، پھر اکتالیس ہجری میں حضرت معاویہؓ خلیفہ منتخب کئے گئے، حضور اکرم ﷺ کی یہ پیشن گوئی سچی ثابت ہوگئی کہ میرا یہ بیٹا پیشوا بنے گا اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔ آپؓ پینتالیس ہجری میں انتقال فرما گئے اور آپؓ نسل حسن بن حسن اور زید بن حسن سے چلی۔

(۳۳) ﴿هند بن ابی هالةؓ﴾

قال سالت خالي هند بن ابی هالة حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں هند بن ابی هالة سے پوچھا یہ وہی ہند ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے ربیب تھے، حضرت خدیجہؓ کا جب حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا، تو یہ بھی اپنی ماں کے ساتھ آپؐ کی پرورش اور تربیت میں آئے گویا یہ حضرت فاطمة الزہراؓ کے مادری بھائی ہیں اسلئے حضرت حسن انہیں خالی یعنی اپنے ماموں سے پکار رہے ہیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ۔ اخا امه الاضافي وهي فاطمة الکبریٰ سیدة نساء العالمین بنت سید المرسلین (جمع ص ۳۹)

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں هو ربیب المصطفیٰ وهالة اسم لدارة القمر قتل مع علی یوم الجمل وقیل مات فی طاعون عمواس وبقی مدة لم یجد من یدفنه لکثرة الموتی حتی نادیٰ مناد وا ربیب المصطفیٰ فترک الناس موتا هم ورفعوه علی الاصابع حتی دفن (مناوی ص ۳۹)

(۳۴) ﴿ابوموسیٰ محمد بن مثنیؒ﴾

۔ یہ امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں بڑے ثقہ، متقی، صاحب ورع اور پرہیزگار امام تھے، اصحاب صحاح ان کے شاگرد ہیں اخرج حدیثه الائمة الستة فی صحاحهم (جمع ۵۴) ۲۵۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ابن عیینة اور غندر سے روایت کرتے ہیں وخرج له الجماعة (المواهب ۲۸)

(۳۵) ﴿محمد بن جعفرؒ﴾

ابوعبداللہ کنیّت تھی لقب غندر تھا حافظ کبیر جلیل القدر تھے (مناوی ۵۴) ۱۹۲ھ یا ۱۹۳ھ یا ۱۹۴ھ

میں انتقال ہوا اس سے قبل حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۳۶) ﴿شعبۃؒ﴾

ابن الحجاج ہیں جس کا تذکرہ حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں گزر چکا ہے قال الشافعی لولا شعبة ماعرف الحديث بالعراق (المواهب ۱۳) بہت عبادت گزار تھے قال ابوبكر البكراوی مارائيت احداً اعبد الله من شعبة لقد عبدالله حتى جفّ جلده علے عظمه واسود (تذكرة الحفاظ ص ۱۹۳ ج ۱) كان متزوجاً بام محمد بن جعفر ولذلک جالسه عشرين سنة (المواهب ۲۸)

(۳۷) ﴿سماک بن حربؒ﴾

یہ ابوالمغیرۃ الکوفی ہیں علماء تابعین میں سے ہیں اسی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا ہے ادرک ثمانين صحابياً (مناوی ۵۴) ثقہ ہیں امام ابن المبارکؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے قال ابن المبارک ضعيف الحديث (المواهب ۲۸) صحاح میں سے چار نے اور امام مسلم نے ان سے تخریج کی ہے وهو ثقة ثبت اخرج له مسلم والاربعة (مواهب ۲۸) ابن حرب کہہ کر سماک بن الولید سے احتراز کیا گیا ۱۲۳ھ میں وفات پائی (مناوی ۵۴)

(۳۸) ﴿جابر بن سمرۃؓ﴾

بیٹا بھی صحابی ہے اور باپ بھی، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ اور جماعتِ محدثین ان سے تخریج کرتے ہیں صحابيان خرج لابيه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وله الجماعة كلهم (المواهب ۲۸) حضرت جابرؓ کی کنیت ابوعبداللہ العامری ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بھانجے ہیں کوفہ آئے ۷۳ھ یا ۷۴ھ یا ۷۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۳۹) ﴿ھنّاد بن سریؒ﴾

کوفہ کے رہنے والے حافظ الحدیث اور عابد زاہد اور ثقہ تھے وكان يقال له راهب الكوفة لتعبده (المواهب ۲۹) امام بخاریؒ نے کتاب الخلق میں ان سے روایت نقل کی ہے اور امام مسلمؒ نے بہت

سے روایات کی ان سے تخریج کی ہے خرج له مسلم والاربعة (المواهب ۲۹) ۲۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۰) ﴿عبثر بن قاسمؒ﴾

۔ یہ بھی کوفی ہیں اور ثقہ راوی ہیں کوفی ثقة خرج له الجماعة (المواہب۲۹) روی عن حصین بن عبدالرحمن ومغيرة الضبى والعلاء بن المسيّب وعنه خلف بن هشام وقتيبة بن سعيد وهناد بن سری ۱۷۸ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۵۹ ج ۱)

(۴۱) ﴿اشعثؒ﴾

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں ان سے روایت نقل کی ہے مسلم نسائی اور ترمذی بھی ان سے تخریج کرتے ہیں ابوزرعه نے انہیں لین اور بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

يعنى ابن سوار وهذا من كلام المصنف اوهناد اوعبثر وكيفما كان فيه التفات على مذهب البعض ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على الاقتصار على الاصول او لئلا يتوهم ان ابن سوار لبيان النسب لا لبيان الكنية (مناوى ۵٦)

ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على لفظ الشيخ من غير زيادة وهذا دابهم فى رعاية الامانة (جمع ۵٦)

(۴۲) ﴿حُمَيد بن عبدالرحمن الرواسیؒ﴾

الرواسی اپنے جد کی طرف منسوب ہیں وهو منسوب لجده رواس وهو الحارث بن كلاب (المواهب ۳۰) حضرت ابواسحٰق وعطیہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان و ابن المبارک نے تخریج کی ہے ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۵۷)

علامہ ذھبیؒ نے آپؒ کو الحافظ الامام المتقن کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ اثنى عليه احمد ووثقه ابن معين وقال ابوبكر بن شيبة قل من رائيت مثله (تذكرة الحفاظ ص ۲۸۸ ج ۱)

(۴۳) ﴿ زهیرؒ ﴾

یہ خدیج کے بیٹے ہیں زہیر اور خدیج دونوں تصغیر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اصحابِ صحاح ستہ نے ان سے تخریج کی ہے وھو ثقة حافظ (المواھب ۳۰) ۱۷۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں زہیر دو ہیں ایک زہیر بن حرب بن شداد النسائی ہے جن سے امام مسلمؒ نے ہزار سے بھی زیادہ احادیث روایت کی ہیں اور دوسرے زھیر بن محمد التمیمی ہیں ضعف لعدم استقامةِ روایة اهل الشام عنه قال ابو حاتم حدث بالشام من حفظه فکثر غلطه وزهیر فی هذ الحدیث هو التمیمی لان الاول لم یدرک ابا اسحق عرفت ذلک من الرجوع الی تاریخ وفاة ابی اسحق (جمع ص ۵۷)

(۴۴) ﴿ ابوداؤد المصاحفیؒ ﴾

نام سلیمان بن سلم ہے ابوداؤد کنیت ہے مصاحفی 'مصاحف کی طرف نسبت ہے جس کا مفرد مصحف آتا ہے قرآن مجید کو مصحف کہتے ہیں جب کوئی نسبت جمع کی طرف کی جائے تو جمع کو مفرد کی طرف لوٹایا جاتا ہے وکان القیاس ان ینسب الی المفرد وھو مصحف (المواھب ۳۰) گویا مصحفی ہونا چاہئے شارحینِ حدیث کہتے ہیں کہ مصاحفی غیر قیاسی ہے یہ صحف سے ماخوذ ہے بمعنی لکھنے کے قرآن یا کتابیں لکھا کرتے ہوں گے اور یہی ذریعہ روزگار ہوگا اسلئے مصاحفی کہلائے۔ ابوداؤد المصاحفی ثقہ ہیں ۲۳۸ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے

(۴۵) ﴿ النضرؒ ﴾

ابو الحسن المازنی النحوی البصری نزیل مرو ثقة ثبت اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۵۸) وقد التزموا اللام فی النضر وحذفها فی نصر فرقاً بینهما (المناوی ۵۸) روی عن هشام بن عروة وحمید الطویل وعنه اسحق بن راهویة واسحق الکوسج .قال العباس بن مصعب کان اماماً فی العربیة والحدیث وهو اول من اظهر السنة بمرو وخراسان الف کتبا کثیرة وولیّ قضاء مرو

۲۰۳ھ کے آخری دن ان کا انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص۳۱۴ ج۱)

(۴۶) ﴿صالحؒ﴾

صالح بن ابی الاخضر، ہشام بن عبدالملک کے مولیٰ ہیں امام زہریؒ کے خادم تھے امام ترمذیؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے ثبتہ البخاری (المناوی ۵۸) لیکن امام ذہبیؒ نے ان کو صالح الحدیث قرار دیا خرج له الاربعة (المواهب ۳۰)

(۴۷) ﴿ابن شہابؒ﴾

نام محمد بن مسلم بن شہاب ہے یہ حدیث کے معروف امام، زہری ہیں المنسوب الی زهرة بن کلاب (جمع ۵۸) فقیہ کبیر تھے الفقيه الحافظ تابعی صغیر متفق علی جلالته واتقانه (المناوی ۵۸) اپنے وقت کے عظیم محدث، حافظ الحدیث اور جلیل القدر تابعی ہیں دس صحابہ سے روایت سنی ہے۔

امام ابواللیثؒ فرماتے ہیں ما رایت اجمع ولا اکثر علماً منه محدثین کی ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے قيل لمكحول من اعلم من رايت؟ قال ابن شهاب (المواهب ۳۰) اس کی مرویہ احادیث ۲۲۰۰ ہیں قال ابوداؤد حدیثه الفان ومائتان النصف منها مسند (تذکرة الحفاظ ص ۱۰۹ ج ۱) آپؒ کا حافظہ بہت قوی تھا اس کے بھتیجے محمد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انه حفظ القرآن فی ثمانین ليلة (تذکرة الحفاظ ص ۱۱۰ ج ۱) ۱۲۴ھ یا ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۸) ﴿ابوسلمہؒ﴾

یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بیٹے ہیں کبیر تابعی ہیں قرشی، زہری اور مدنی ہیں احد الائمة واحد فقهاء المدينة السبعة تابعی امام جلیل وفی موته اقوال (مناوی ص۵۸) ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبداللہ، بعض نے اسماعیل اور بعض نے ابراہیم بتایا ہے (مواہب ص۳۰) وقال مالک ابن عوف الزهری المدنی الحافظ اسمه کنیته (تذکرة الحفاظ ص ۶۳ ج ۱) ۹۴ھ یا ۱۰۴ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۳)

(۴۹) ابوھریرہؓ

حضرت ابوھریرہؓ مشہور صحابی ہیں ابوھریرہ کنیت ہے وسبب التکنیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رایٰ ھرة فی کمه فناداہ بھا (الاتحافات ص ۴۵) ہجرت کے نویں سال ایمان لائے ان کے نام میں چالیس اقوال ہیں زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس تھا فغیرہ النبی صلی الله علیه وسلم الی عبدالرحمن علی الاصح من اربعین قولاً۔ حضور اقدس ﷺ نے آپؓ کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمٰن رکھ دیا، یہی صحیح قول ہے۔ باپ کا نام صخر الدوسی تھا امام شافعیؒ کا ارشاد ہے احفظ من روی الحدیث فی دھرہ (مواھب ص ۳۰)

شیخ عبدالروفؒ فرماتے ہیں کان زکیاً فقیھا صاحب لیل وصوم (مناوی ص ۵۸) مدینہ منورہ کے والی مقرر ہوئے ان سے پانچ ہزار تین سو چوہتر ۵۳۷۴ روایات نقل ہیں۔

وھو اکثر الصحابة روایة باجماع العلماء (مناوی ص ۵۸) ۵۷ھ یا ۵۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت ابوھریرہؓ پر علامہ طالب ہاشمی اور مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کی تصنیفات جامع ہیں۔

(۵۰) قتیبہؒ

کنیت ابو رجاء البلخی ہے ثقہ راوی ہیں۔ خراسان کے مشہور محدث اور حافظ تھے قال النسائی ثقة مامون آپؒ نے مالک لیث سے سماع کی وروی عنه الجماعة سوی ابن ماجة قال ابن سیار وکان ثبتا صاحب سنة کتب الحدیث عن ثلاث طبقات شعبان ۲۴۰ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ۴۴۶ ج ۲)

مزید تفصیل راوی نمبر (۱) میں دیکھ لیں۔

(۵۱) اللیث بن سعد

متقی پرہیزگار اور صاحب ورع بزرگ تھے سالانہ اسی ہزار سے نوے ہزار تک دینار آمدن تھی مگر زکواۃ کبھی واجب نہ ہوئی کہ رقم کے آتے ہی فقراء پر صرف کر دیا کرتے تھے۔ کان دخله فی کل سنة

ثمانین الف دینار وما وجبت علیه زکواة (مواھب ص ۳۱) خود مجتہد تھے مگر زیادہ تر رجحان ابوحنیفہؒ کے مسلک کی طرف تھا عظیم محدث بلکہ صاحب مسلک امام تھے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے بھی زیادہ فقیہ تھے انه کان افقه من مالک (جمع ص ۵۹) مگر لائق تلامذہ نہ ملے اسلئے ان کے مسلک کی حفاظت نہ ہوسکی۔ کان نظیر مالک فی العلم لکن ضیّع اصحابه منهبه (مواھب ص ۳۱) مصر میں مقیم ہوئے اور بروز جمعہ ۱۵ شعبان ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ امام شافعیؒ امام لیثؒ کی علمی عظمت، شہرت اور روایات سے واقف تھے وہ بھی زندگی کے آخری لمحات تک مصر میں مقیم رہے اور وہاں وفات پائی۔

(۵۲) ﴿ابوزبیرؒ﴾

نام محمد بن مسلم المکی الاسدی ہے حافظ الحدیث اور ثقہ تھے حافظ ثقة عندجمع لکن قال ابو حاتم لا یحتج به واقره الذهبی (مناوی ص ۵۹) ۱۲۸ھ یا ۱۲۹ھ میں وفات پائی وخرج له الجماعة.

(مواھب ص ۳۱)

(۵۳) ﴿جابر بن عبداللہؓ﴾

یہ صحابی بن صحابی ہیں انصاری ہیں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سترہ (۱۷) غزوات میں شریک ہوئے۔ غزا مع النبی صلی الله علیه وسلم سبع عشرة غزوة (مواھب ص ۳۱) وهواحدالمکثرین عن رسول الله صلی الله علیه وسلم (جمع ص ۶۰) حضرت ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر سے زندہ کر کے دریافت فرمایا ما ترید یا عبدالله؟ عرض کیا میں دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جاؤں وہاں پھر آپ کی رضا کے لئے دوبارہ شہید کر دیا جاؤں ۔ والمعنی ارید زیادة رضاک وهی الشهادة بعد الشهادة (جمع ص ۵۹) اور یہ مقام و مرتبہ بہت اونچا، عظیم اور بلند ہے۔ بخلاف حال ابویزید کے جب ان سے کہا گیا۔ کیا چاہتے ہو عرض کیا میں کچھ نہیں چاہتا میرا کچھ ارادہ ہی نہیں ہے اس موقع پر بعض السادة من اهل السعادة نے کہا ہے

اريد وصاله ويريد هجرى　　فاترک ما اريد لما يريد

میں محبوب کی ملاقات اور وصال چاہتا ہوں جبکہ وہ میری جدائی' ہجر اور مفارقت چاہتا ہے پس میں اپنے ارادہ' اور چاہت سے ان کی چاہت کے مقابلہ میں دستبر دار ہوتا ہوں گویا جو وہ چاہتا ہے میں بھی وہی چاہتا ہوں۔شاعر نے محبّ کے عدم ارادہ کو ارادہ کہا یہ بہت پسندیدہ اور مستحسن عمل ہے حدیث قدسی میں ہے تريد واريد ولا يكون الا ما اريد ربّ فرماتے ہیں بندے! تم بھی چاہتے ہو اور میں بھی چاہتا ہوں مگر ہوگا وہی جو میں چاہتا ہوں۔البتہ ملاعلی قاریؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول کہ

ليس لى فى سواک حظ　　فكيف ماشئت فاختبر نى

فجراة یعنی یہ محض جذباتی فیصلہ اور بے جاجرات ہے بندہ کئی بار آزمایا گیا ہے' امتحان لیا گیا مگر نہ تو اس نے صبر کیا اور نہ شکر' فما ايسر الدعوىٰ وما اعسر المعنىٰ (جمع ص ٦٠)

(۵۴) ﴿یزید بن ھارونؒ﴾

ابو خالد کنیت ہے الواسطی نسبت ہے' نہایت متقی' احد الاعلام' حافظ الحدیث اور بڑے عابد وزاہد تھے متقن عابد اخرج حديثه الائمة الستة وهو احد الائمة المشهورين بالحديث والفقه سمع كثيرين من التابعين وتبعهم (جمع ص ٦٤) قال ابن المدينى مارائيت احفظ من يزيد بن هارون وقال احمد كان يزيد حافظا متقنا ٢٠٦ھ میں انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۱۸ ج ۱)

(۵۵) ﴿سعید الجریریؒ﴾

ابوایاس کنیت تھی 'الجریری اپنے دادا جُرَیر (مصغّر) کی طرف نسبت ہے وهو ثقة ت خرج له الجماعة (مواهب ص ٣٢) هو محدث اهل البصرة روى عنه الائمةالستة (جمع ص ٦٤) ۱۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۵۶) ﴿ابوالطفیلؒ﴾

جلیل القدر صحابی ہیں' عامر بن واثلہ نام ہے ولد عام الهجرة اوعام احد (مواهب ص ٣٣) یہ مکۃ

المکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ صحابہ کرامؓ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے جن صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی آپؒ ان میں سے ایک ہیں ان کا تعلق حضرت علیؓ کی جماعت سے تھا اسلئے علوی کہلاتے تھے۔

کان من شیعة علی ومحبّیه (مواھب ص ۳۳) ان کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض حضرات نے کہا ہے پہلی صدی ہجری کے آخر میں انتقال ہوا جبکہ اسماء الرجال کی کتب میں ۱۱۰ھ اور بعض روایات میں ۱۰۲ھ نقل ہوا ہے۔

(۵۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ﴾

الدارمی التمیمی ہیں بعض نے سمرقندی بتایا ہے لاالطائفی الثقفی کماوھم بعض الشراح (مواھب ص ۳۳) اور یہ بھی کہا گیا ہے سمرقند کے جید عالم تھے اپنے زمانہ کے امام تھے وھو حافظ کبیر ثقة ثبت (مواھب ص ۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ وقیل صاحب السنن (جمع ص ٦٦)

(۵۸) ﴿ابراہیم بن المنذر الحزامیؒ﴾

المنذر' انذار سے اسم فاعل ہے۔ الحزامی' خاندانی نسبت ہے ان کا کوئی جدامجد حزام ہوگا اسی نام سے قبیلہ بنو حزام کی تشکیل ہوئی اور حزامی اسی نسبت کا نام ہے۔

صدوق تکلم فیه احمد بن حنبل لاجل القرآن وروی عنه اصحاب الستة (جمع ٦٦) خرج له البخاری والترمذی وابن ماجة (مناوی ص ٦٦) ھو الامام المحدث الثقة ۲۳۶ھ محرم میں وفات پائی (تذکرہ ص ۴۷۱ ج ۲)

(۵۹) ﴿عبدالعزیز بن ثابت زھریؒ﴾

ان کے والد کا نام عمران بن عبدالعزیز ہے زہری' قبیلہ بنوزھرہ کی طرف نسبت ہے۔ شیخ ابراہیم البیجوریؒ فرماتے ہیں وھو متروک الحدیث لکثرة غلطه فانه حدث من حفظه لاحتراق کتبه فکثر غلطه ولھذا قال الذھبی لایتابع فی الحدیث لکن خرج له المصنف (مواھب ص ۳۳)

(۶۰) ﴿اسماعیل بن ابراھیم الاسدیؒ﴾

ثقہ ہیں، ثبت ہیں، بخاری، نسائی اور ترمذی (شمائل میں) ان سے روایت کرتے ہیں ابن اخی موسیٰ بن عقبه اسماعیل کے لئے صفت ثانی یا بدل یا اس کے لئے عطف بیان ہے ولیس صفة لابراهیم فانه اخو موسیٰ فکیف یوصف بانه ابن اخی موسیٰ (مواهب ص ۳۳) ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۱) ﴿موسیٰ بن عقبہؒ﴾

آل زبیر کے مولیٰ ہیں، مدینہ منورہ کے نامور علماء میں شمار ہوتے ہیں کان اماماً فی المغازی روی عنه السفیانان وخرج له الجماعة (المواهب ۳۴) مغازی میں ان کی تصنیف بھی ہے قال احمد بن حنبل علیکم بمغازی موسےٰ بن عقبة بلکہ علامہ ذھبیؒ نے تو واقدی کا یہ قول بھی کہ کان موسےٰ مفتیا فقیھا نقل کیا ہے (تذکرة ۱۴۸ ج ۱) ۱۴۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۲) ﴿کریبؒ﴾

یہ مصغر ہے ابن ابو مسلم ہیں المدنی الہاشمی نسبت ہے خرج له الجماعة ثقة ثبت (مواهب ص ۳۴) ۹۸ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

(۶۳) ﴿حضرت عبداللہ بن عباسؓ﴾

ابو الخلفاء کنیت ہے ولادت ہجرت سے تین سال قبل مکۃ المکرمہ میں ہوئی حضور اقدس ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں حضرت عباسؓ آپ ﷺ کے چچا تھے حضرت عبداللہؓ صغار صحابہؓ میں شامل ہیں۔ باپ بیٹا دونوں جلیل القدر صحابی ہیں آپ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عبداللہؓ کی عمر دس (۱۰) سال تھی بعض نے ۱۳ سال بتائی ہے۔ احمدؒ نے ان سے بلا واسطہ اور بالواسطہ ۱۴۰۰ روایات نقل کی ہیں جبکہ بعض روایات ایسی بھی ہیں جو حضرت عبداللہؓ نے خود حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر نقل کی

ہیں۔ روی الفا وستمائة وستین حدیثا (۴۹) امت میں سب سے بڑے مفسر قرآن ہیں ترجمان القرآن لقب ہے اور حبرِ امت ہیں اور کیوں نہ ہوتے کہ حضور اقدس ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے ان کے لئے دعا فرمائی اللھم علمه الکتاب اللھم فقھه فی الدین (بخاری ج ا ص ۲۶ و ۵۳۱) شیخ عبدالرؤف لکھتے ہیں حبر الامة وترجمان القرآن وابن عم حبیب الرحمن وابی الخلفاء عبد اللّٰه (مناوی ص ۶۷) آپؓ علم وفضل، جود وسخا میں معروف تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ حضرت میمونہؓ امہات المومنین میں شامل تھیں اسلئے آپؓ ہر وقت حضور اقدس ﷺ کے پاس رہتے تھے آپ ؐ کے طور طریقوں سنتوں اور اعمال کو قریب سے دیکھنے اور سیکھنے کا موقع ملا کچھ عرصہ کوفہ کے گورنر بھی رہے یہ حضرت علیؓ کا دور خلافت تھا مگر یہ منصب راس نہ آیا بالآخر چھوڑ دیا اس کے بعد طائف میں مقیم ہو گئے قبر مبارک بھی طائف میں ہے آپ کے نام سے طائف میں ایک قدیم مسجد بھی ہے آپ کی قبر مبارک اس مسجد کی دیوار کے ساتھ ہے ۶۷ھ یا ۶۸ھ میں انتقال ہوا۔ ابن الحنفیۃ نے فرمایا مات ربانی ھذه الامة وھو احد الستة المکثرین الروایة ومناقبه اکثر من ان تذکرو ھو احد العبادلة الاربع (مناوی ص ۶۷)

(۶۴) ﴿حاتم بن اسماعیلؒ﴾

حاتم قائم کے وزن پر ہے ابن اسماعیل سے مراد الحارثی ہیں اخرج حدیثه اصحاب السنن الستة (مواھب ص ۳۴) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۵) ﴿جعد بن عبد الرحمنؒ﴾

جعد، سعد کے وزن پر ہے ایک نسخہ میں جعید (بالتصغیر) نقل ہوا ہے جعد سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے روایت کی ہے ثقة خرج له الشیخان و ابوداؤد والنسائی (مناوی ص ۶۸)

(۶۶) ﴿سائب بن یزیدؓ﴾

صحابی رسول ؐ ہیں۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ۸۰ھ میں انتقال ہوا خورد سال صحابہؓ سے

ہیں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں قال الذہبی وروایتہ فی الکتب کلھا (مواہب ص ۳۴) مات بالمدینة سنة احدی وتسعین ۹۱ وقیل سنة ست وثمانین ۸۶ (مناوی ص ۶۷)

(۶۷) ﴿سعید بن یعقوب الطالقانیؒ﴾

طالقان' ایران کے علاقہ قزوین کا ایک شہر ہے سعید بن یعقوبؒ اسی شہر کے رہنے والے تھے ثقہ ہیں ابوداؤد' ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے قال ابن حبان ربما اخطا (مناوی ص ۷۲) ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۸) ﴿ایوب بن جابرؒ﴾

علاقائی نسبت الیمانی ہے بعد میں کوفہ چلے آئے تو الکوفی کہلائے ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے ان سے تخریج کی ہے یہ سماکؒ، بلالؒ بن المنذر اور خلف سے روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بن سعید اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابوزرعه ضعیف (مواہب ص ۳۶)

(۶۹) ﴿سماک بن حربؒ﴾

تابعی جلیل (جمع ص ۷۲) ابوالمغیرہ کنیت ہے الذھلی نسبت ہے اُسّی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا وھو ثقة لکن ساء حفظه ولذالک قال ابن المبارک' ضعیف الحدیث وکان شعبة یضعفه (مواہب ص ۳۶) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا

(۷۰) ﴿ابومصعب المدنیؒ﴾

نام مطرف بن عبدالله الھذالی ہے بعض نے احمد بن ابی بکر الزھری بتایا ہے المدنی' مدینة الرسول کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں المدینی آیا ہے جو مدائن کی طرف نسبت ہے جو بغداد کا ایک شہر ہے مگر ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں وفی الصحاح النسبة لطیبة مدنی ولمدینة المنصور یعنی بغداد مدینی فالمدینی ھنا لا یصح لانه من طیبة (جمع ص ۷۲) بعض نے مدینی اور مدنی کا یہ فرق کیا ہے کہ المدینی من اقام بطیبة والمدنی من اقام بها ثم فارقها ابومصعب کنیت ہے۔ ابن معین نے

انہیں ثقہ کہا ہے من کبائر الفقھاء (مناوی ص ۷۳) ابوداؤدُترمذی اورنسائی نے ان سے روایت کی ہے شمائل ترمذی میں ان سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے ولیس لہ فی ھذا الکتاب سویٰ ھذا الحدیث (۷۳) ۲۲۰ھ میں ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی

(۷۱) ﴿یوسف بن الماجشونؒ﴾

نام یوسف بن یعقوب بن ابی سلمۃ بن الماجشون ہے رخساروں میں سرخی کی وجہ سے ماجشون کہلائے وہ عظیم المرتبت امام تھے امام مالکؒ کے پیروکار تھے ماجشون لفظِ فارسی ماہ گون سے معرب ہے جس کا معنیٰ چاند کے مانند کے ہیں۔

بعض نے مے گون سے معرب لیا ہے یعنی شراب کی مانند سرخ اورخوبصورت ہے وانما قیل لہ الماجشون لحمرۃ خدیہ وھذہ لغۃ اھل المدینۃ (جمع ص ۷۳) آپؒ اپنے والدُ زہری مقبری سے روایت کرتے ہیں اوران سے امام احمدؒ روایت کرتے ہیں جبکہ شیخینؒ ترمذیؒ نسائی اورابن ماجہ نے ان سے تخریج کی ہے۔ثقہ ہیں ۱۸۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۲) ﴿عن ابیہ﴾

مراد یعقوب بن ابی سلمۃ بن الماجشون ہے ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے یہ حضرات صحابہ کرامؓ سے بطریق ارسال روایت نقل کرتے ہیں روی عن الصحابۃ مرسلاً (مواھب ص ۳۶) اوراعرج سے بھی روایت نقل کرتے ہیں۔جبکہ ان کے دو بیٹے خود اپنے والد سے نقل کرتے ہیں امام مسلمؒ نے ان سے تخریج کی ہے ۱۲۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۳) ﴿عاصم بن عمر بن قتادہؒ﴾

المدنی الاوسی الانصاری الظفری ہیں ذھبی کا قول ہے کہ ثقہ ہیں وکان کثیر الحدیث علامۃ بالمغازی خرج لہ الجماعۃ (مناوی ص ۷۳) اخرج حدیثہ الائمۃ الستۃ (جمع ص ۷۳) ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

(۷۴) حضرت رمیثہؓ

حذیفہ کے وزن پر ہے یہ عمرو بن ھشام کی بیٹی ہے والدۃ القعقاع صحابیة صغیرة خرج لها النسائی والمصنف (مناوی ص ۷۳) لهاحدیثان احدهما هذا وثانیهما فی صلاۃ الضحیٰ روته عن عائشة (مواهب ص ۳۷)

(۷۵) ابو عاصم

ان کا نام ضحاک ہے النبیل لقب ہے ابو عاصم کنیت ہے البصری نسبت ہے امام بخاری کے شیوخ سے ہیں۔ الحافظ شیخ البخاری لقب بالنبیل لان الفیل قدم البصرة فذهب الناس ینظرونه فقال ابن جریج مالک لا تذهب قال لا آخذ عنک عوضاً فقال انت نبیل اولکبر انفه اولقبه به المهدی ثقة من التاسعة (مناوی ص ۷۶)

اکابر محدثین میں سے ہیں صاحب مناقب وفضائل ہیں صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں ان کی روایات موجود ہیں ۲۱۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۶) عزرۃ بن ثابت بن ابی زید الانصاریؒ

البصری ہیں اصحاب صحاح ستہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں خرج له الستة (مناوی ۷۶) قال ابن معین وابوداؤد والنسائی ثقة (تهذیب التهذیب ص ۱۷۳ ج ۷) ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۷) علباء ابن احمر الیشکریؒ

البصری ہیں عکرمہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن واقد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ وهو ثقة صدوق خرج له المصنف ومسلم والنسائی وابن ماجة (مواهب ۳۸)

ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے عن احمد بن حنبل لاباس به لا اعلمه الا خیراً (تهذیب التهذیب ص ۲۴۲ ج ۷)

(۷۸) ﴿عمر ابن اخطب الانصاریؓ﴾

ابوزید کنیت ہے الانصاری البدری الحضرمی ہیں جلیل القدر صحابی ہیں امام مسلم اور حضرات اربعہ نے ان سے تخریج کی ہے صحابی جلیل من الاربعة اللذین جمعوا القرآن فی زمنه صلی الله علیه وسلم (جمع ص ۷۶)

(۷۹) ﴿ابوعمار الحسینؒ﴾

حریث الخزاعی باپ کا نام ہے قبیلہ بنوخزاعہ سے تعلق ہے سفیان بن عیینہؒ فضیل بن عیاضؒ اور وکیعؒ وغیرہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں امام مسلم اور امام بخاری نے بھی ان سے روایات اخذ کی ہیں ۔شیخ ابراہیم الیجوریؒ لکھتے ہیں کہ امام ابن خزیمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو خواب میں سبز رنگ میں ملبوس حضور اقدس ﷺ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا آپ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کر رہے تھے ام یحسبون انّا لا نسمع سرهم ونجواهم کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ اور مخفی سرگرمیوں کو نہیں جانتے ادھر آپؐ کی قبر مبارک سے حقاً حقاً کی آوازیں آرہی تھیں (مواہب ۳۹) اس خواب سے ابوعمار الحسینؒ کی فضیلت ظاہر ہے تاہم شرعاً خواب کس چیز کی قطعی دلیل نہیں ہوتا ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۰) ﴿علی بن حسین بن واقدؒ﴾

راوی صدوق ہیں مگر ان پر ارجـــاء کا الزام لگایا گیا ہے ابوحاتمؒ نے انہیں ضعیف کہا ہے امام نسائی فرماتے ہیں لاباس به امام عبداللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راھویہؒ نے روایت کی ہے امام بخاریؒ نے کتاب الادب میں اور ائمہ اربعہؒ نے اپنی اپنی سنن میں ان سے تخریج کی ہے ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۱) ﴿حدثنی ابیؒ﴾

مراد حسین بن واقدؒ ہیں جو عکرمہؒ اور ثابت البنانیؒ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابوشقیقؒ اور

دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے امام مسلمؒ ان سے تخریج کرتے ہیں ابن معینؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے ولم یر تضه احمد وقال له منا کیر (مناوی ۷۸) ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔

(۸۲) ﴿عبداللہ بن بریدۃؒ﴾

ثقات تابعین سے ہیں من ثقات التابعین (مناوی ۷۸) محدثین کی ایک جماعت ان سے تخریج کرتی ہے وثقه ابو حاتم وغیرہ وخرج له الجماعة (مواھب ۳۹) اخرج حدیثه الائمة الستة فی سننهم (جمع ۷۸) قال ابن حبان ولد عبدالله سنة ۱۱۵ ھ وھو واخوہ سلیمان توامان (تهذیب التهذیب ص ۱۳۸ ج ۵)

(۸۳) ﴿حضرت بریدہؓ﴾

حضرت بریدہؓ حضور اقدس ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں وھو صحابی اسلم قبل بدر ولم یشهدها (مواھب ۳۹) سکن المدینة ثم البصرة ثم مرو وتوفی بها (جمع ۷۸) شهد خیبر وفتح مکة واستعمله النبی صلی الله علیه وسلم علے صدقات قومه روی عنه ابنان عبدالله وسلیمان وعبدالله بن اوس الخزاعی (تهذیب التهذیب ص ۳۷۸ ج ۱) ۶۲ھ یا ۶۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۴) ﴿بشر بن الوضاحؒ﴾

بشرؒ، صدق کے وزن پر ہے ابو الهیثم کنیت ہے البصری نسبت ہے صدوق تھے ابن حبانؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے خرج له فی الشمائل روی عن ابی عقیل وغیرہ اور ان سے بندار وغیرہ نے روایت لی ہے (مواھب ۴۳) علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا وروی عنه البخاری فی التاریخ. قال عبدالعزیز بن معاویة کان من خیار الناس مات سنة ۲۲۱ھ (تهذیب ص ۴۰۵ ج ۱)

(۸۵) ﴿ابو عقیلؒ﴾

الدَّوْرقی نسبت ہے دورق (بفتحة الدال وسکون الواو) فارس میں ایک شہر کا نام ہے ان کا نام بشیر تھا عقبه والد کا نام ہے ثقة خرج له الشیخان والمصنف ابو المتوکل اور معبدی سے روایت کرتے

ہیں ان سے بہز نے روایت کی ہے (مواھب ۴۳) تاہم مواھب کے حاشیہ میں مصحح نے لکھا ہے معروف بہز (زا کے ساتھ) ہے بہر نہیں ہے۔ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدۃ القشیری ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۸۵)

(٨٦) ﴿ابونضرۃ﴾

اجلہ تابعین سے ہیں نام منذر بن مالک ہے قبیلہ عوف کی طرف نسبت کی وجہ سے عوفی کہلاتے ہیں بعض نے کہا عوفہ کوفہ میں ایک محلّہ ہے اسی کی طرف منسوب ہیں خرج لہ الجماعۃ (مواھب ۴۳) روی عنہ الستۃ (جمع ٨٥) ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں وفات پائی (مناوی ٨٥)

(٨٧) ﴿حضرت ابوسعید الخدری﴾

نام سعد بن مالک بن سنان ہے انصاری ہیں بنی خدرۃ کی طرف نسبت کی وجہ سے الخدری کہلاتے ہیں اخرج حدیثہ ارباب الصحاح الستۃ (جمع ٨٦)

حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی تھی کہ دین اسلام کے راستہ میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کروں گا۔ بایع المصطفیٰ علی ان لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم (مناوی ٨٦) ولابیہ صحبۃ وشھد مابعد احد (جمع ٨٦) ومات سنۃ اربع وستین وخرج لہ الجماعۃ (مناوی ٨٦) ویروی ان ابا سعید کان من اھل الصفۃ صحیحین میں (۴۳) احادیث آپ سے منقول ہیں اور صرف امام بخاریؒ نے (١٦) اور امام مسلمؒ نے (۵۲) احادیث روایت کی ہیں (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۴ ج ۱)

(٨٨) ﴿ابوالاشعث احمد بن مقدام﴾

ان کا تعلق قبیلہ بنی عجل کے ساتھ ہے اس لئے العجلی کہلاتے ہیں البصری نسبت ہے ابو الاشعث کنیت ہے وفی روایۃ ابو الشعثاء (مناوی ٨٦) صدوق ہیں امام بخاریؒ اور امام نسائیؒ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابن خزیمۃ کان کیساً صاحب حدیث (تہذیب ص ٧١ ج ١)۔ ۲۵۳ھ

میں انتقال ہوا۔

(۸۹) ﴿حمّاد بن زیدؒ﴾

ابواسمٰعیل کنیت ہے بہت متقی اور ثقہ امام تھے صحاح نے ان سے تخریج کی ہے اخرج حدیثه فی الصحاح (جمع ۸۶) ابن معینؒ کا قول ہے لیس احد اتقن منه وقال ابن یحیٰ مارایت احدا احفظ منه (جمع ۸۷)

قال ابن مهدی مارایت بالبصرة افقه منه ولا اعلم بالسنة منه (مناوی ۸۶) ۹۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں انتقال ہوا۔ (تھذیب ص ۱۰ ج ۳)

(۹۰) ﴿عاصم الاحولؒ﴾

احول' ناقص العین کو کہتے ہیں یہ لفظ تعارف کیلئے ہے تحقیر کے لئے نہیں عاصم کے والد ابوعبدالرحمٰن سلیمان البصری ہیں ثقہ راوی ہیں ابن قطان کے سوا کسی نے بھی ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ہے اور ان کی بات کرنے کی وجہ بھی یہ ہے کہ عاصم حکمران جماعت میں شریک ہو گئے تھے کہ مدائن کے قاضی بن گئے تھے لم یتکلم فیه الاابن القطان (جمع ۸۷)

صحاح میں ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة خرج له الستة (مواهب ۴۳) وقال سفیان حافظ البصرة اربعة فذکره منهم (مناوی ۸۷) قال احمد شیخ ثقة من حفاظ الحدیث (تهذیب ص ۳۹ ج ۵) ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۹۱) ﴿عبداللہ بن سرجسؓ﴾

صحابی رسول ہیں بعض نے مزنی اور بعض نے المخزومی نسبت بتائی ہے بصرہ میں سکونت پذیر تھے اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۸۷) روی عن النبی ﷺ وابی هریرةؓ وعنه عاصم الاحول وقتادة وغیرهم (تهذیب ص ۲۰۴ ج ۵)

(۹۲) ﴿اسماعیل بن ابراھیم﴾

ثقہ راوی ہیں۔

(۹۳) ﴿عبدالرحمٰن﴾

باپ کا نام ابوالزناد اور اصل نام عبداللہ بن ذکوان ہے المدنی ہیں قریش کے مولیٰ ہیں صدوق ہیں وثقہ مالک (مواھب ۴۵) امام بخاریؒ نے تعلیق میں، صحاح اربعہ اور مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے صدوق اخرج حدیثہ البخاری فی التعلیق ومسلم والاربعۃ فی صحاحھم تغیّر حفظہ لما قلم بغداد (جمع ۹۱) جب بغداد تشریف لائے تو علمی مقام ملا احد العلماء الکبار کان یفتی ببغداد (مواھب ۴۵) اور حافظہ کمزور ہوگیا تھا ۱۷۴ھ میں بغداد میں انتقال ہوا۔

(۹۴) ﴿ھشام بن عروہؒ﴾

ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے ۔کان حجۃ اماما وھو احد الاعلام (مواھب ۴۵) قال ابوحاتم ثقۃ امام فی الحدیث(تھذیب ۴۵ ج ۱۱)قال ھشام مسح ابن عمر برأسی ودعالی قال ابن سعد کان ھشام ثقۃ ثبتا کثیر الحدیث حجۃ (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۴۴ ج ۱)۱۴۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۹۵) ﴿عن ابیہؒ﴾

یعنی عروۃ بن زبیر بن العوام، جلیل القدر تابعی عالم فقیہ عابد ثقہ اور صائم الدھر تھے کان رجلاً صالحاً لم یدخل فی شئی من الفتن (تھذیب ص ۱۶۴ ج ۷)ولد فی آخر خلافۃ عمرؓ مات سنۃ اربع وتسعین (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۳ ج ۱) وھو احدفقھاء المدینۃ السبعۃ المذکورین فی قولہ

الا کل من لم یقتدی بائمۃ ۔۔۔ فقسمتہ ضیزیٰ عن الحق خارجہ

فخذھم عبیداللہ عروۃ قاسم ۔۔۔ سعید ابوبکر سلیمان خارجہ

عروہ کا سن وفات ۹۳ھ یا ۹۴ یا ۹۵ھ بتایا جاتا ہے کان ثقۃ فقیھاً عالماً ثبتاً ماموناًیصوم الدھر (مناوی ۹۱)

حضرت عروہؒ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بڑی بہن حضرت اسماءؓ کے فرزند تھے ام المومنین سے اکثر روایات بیان کرنے والے عروۃ ہی ہیں۔

(۹۶) ﴿ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ﴾

سیدہ عائشہ صدیقہؓ، صدیقہ بنت الصدیق ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضور اقدس ﷺ کی سب سے کم عمر زوجۃ ہیں بڑی فقیھۃ، فصیحۃ، العارفۃ، بلیغۃ، عالمۃ، محدثۃ تھیں ایام العرب میں انہیں مہارت حاصل تھی روایت حدیث میں المکثرۃ تھیں۔ المبراۃ فی القرآن المبشرۃ بالجنۃ (اتحافات ۶۵) ان کو نو (۹) سال تک حضور اقدس ﷺ کی زوجیت ورفاقت اور صحبت کا شرف حاصل رہا، امہات المومنین میں صرف سیدہ عائشہؓ ہی کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ ان کا نکاح دوشیزگی کی حالت میں ہوا باقی تمام ازواج مطہرات بیوہ یا مطلقہ تھیں آپ سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں صرف بخاری میں آپ سے ۲۴۲ احادیث مروی ہیں۔ وکناھا رسول اللہ ﷺ بام عبداللہ وھو ابن اختھا اسماء (اتحافات ۶۵)

سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ حضراتِ صحابہ کرامؓ کے بہت سے مسائل حل ہوتے تھے جب اکابر صحابہؓ بھی کسی مسئلہ میں پریشان ہوجاتے تھے تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس آکر مسئلہ دریافت کرلیا کرتے تھے دین کا ایک بہت بڑا حصہ سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ سے پھیلا۔ کان فقھاء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجعون الیھا (تذکرۃ الحفاظ ص۲۷ ج۱) وقال عروۃ مارائیت احداً من الناس اعلم بالقرآن ولا بفریضۃ ولا بحلال وحرام ولا بشعر ولا بحدیث العرب ولا انسب من عائشۃ رضی اللہ عنھا (تذکرۃ الحفاظ ص۲۸ ج۱)

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ ۵۶، ۵۷ یا ۵۸ ہجری میں انتقال ہوا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتحال ہوا تو سیدہ عائشہؓ کی عمر اٹھارہ (۱۸) برس تھی ان تشرفت بصحبتہ تسع سنین وقیل ثمانی سنین وخمسۃ اشھر رضی اللہ عنھا (اتحافات ۶۵)

(۹۷) احمد بن منیعؒ

ابوجعفر کنیت اور البغوی نسبت ہے حافظ ہیں ثقہ ہیں اور صاحبِ مسند ہیں اصحاب ستۃ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة حافظ روی عنه اصحاب الصحاح (جمع ۹۳) اور محدثین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے خرج له الستة وروی عنه الجماعة (مواهب ۴۲) ذکر انه اقام یختم القرآن اربعین سنة فی کل ثلاثٍ ومات سنة اربع واربعین ومائتین (مناوی ۹۳)

(۹۸) ابوقطنؒ

نام عمرو بن الهیثم ہے البصری نسبت ہے صدوق ثقة اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۹۳) روی عن شعبة ومالک وابوحنیفة وعنه احمد ویحیٰ بن معین قال ابن المدینی ثقة من الطبقة الرابعة . ابن حبان نے آپؒ کو ثقات میں ذکر کیا ہے ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا (تهذیب ص ۱۰۱ ج ۸)

(۹۹) وہب بن جریرؒ

الازدی البصری ہیں ابن معین اور العجلی نے کہا ہے کہ ثقہ ہیں نسائی فرماتے ہیں لاباس به تکلم فیه عفان یہ ہشام بن حسان اور ابن عوف سے روایت کرتے ہیں اور احمدؒ ان سے روایت کرتے ہیں اصحابِ ستۃ نے ان سے تخریج کی ہے رجب ۲۰۶ھ میں سفرِ حج سے واپس آرہے تھے تو دمشق میں شہید ہوئے اور بصرہ میں دفن ہوئے قتل علی مرحلة من دمشق راجعاً من الحج فحمل ودفن بالبصرة (مناوی ۹۳)

(۱۰۰) حدثنی ابی

جن کا نام جریر اور کنیت ابوالنصر ہے احد الائمة الکبار الثقات، بعض نے انہیں صغار تابعین میں شمار کیا ہے آخر عمر میں اختلاط ہو جاتا تھا تب اولاد نے انہیں روایت کرنے سے منع کر دیا فلم یسمع منه احد بعد الاختلاط (مناوی ۹۴) امام بخاریؒ فرماتے ہیں ربما یهم قال غیره فی حدیثه عن قتادة ضعف خرج له الستة مات سنة سبعین ومائتین (مناوی ۹۴)

(۱۰۱) ﴿حضرت قتادہؒ﴾

جلیل القدر تابعی ہیں والد کا نام دِعامہ ہے ابو الخطاب کنیت ہے البصری ہیں ثقہ ہیں ۶۰ھ میں مادر زاد نابینا پیدا ہوئے۔ قد اتفقوا علی انه احفظ اصحاب الحسن البصری (جمع ۹۴) ابن المدینی سے روایت ہے کہ حضرت قتادہؒ کے دروازہ پر کسی سائل نے آواز دی اور لوٹ گیا اسی دوران حضرت قتادہؒ کے گھر سے ایک پیالہ چوری ہو گیا اس واقعہ کے دس سال بعد حضرت قتادہؒ کو حج کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اسی سفر میں ایک اعرابی نے ان کے قافلہ یا قیامگاہ کے قریب سوال کیا حضرت قتادہؒ نے اس کی آواز سنی تو اولِ وہلہ میں فرمایا صاحب القدح هذا یعنی دس سال قبل پیالے چرانے والے صاحب یہی سائل ہیں اسے پکڑا گیا اور پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا وقد اخرج حدیثه الائمة کلهم (جمع ۹۴) وقال الکشاف لم یکن فی هذه الامة اکمه ممسوح غیره اجمعوا علی علمه وزهده (مناوی ۹۴) ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔

یہاں پر اپنے شیخ ومربی' امیر المؤمنین فی الحدیث محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مبارک الفاظ میں تصنیف کی خیر و برکت کے لئے ان کا تذکرہ نقل کیا جارہا ہے حضرت شیخ الحدیثؒ کا تو اپنا انداز تھا اور ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔

حضرت قتادہؒ تابعین سے ہیں مادر زاد نابینا تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بڑے حافظہ سے نوازا تھا ایک روز کسی نے حضرت قتادہؒ کے سامنے حضرت جابرؓ کا صحیفہ پڑھا تو قتادہ نے ان سے کہا کہ مجھ سے سورہ بقرہ بھی سن لو اور جابر کا صحیفہ بھی یعنی جس طرح سورہ بقرہ یاد ہے اسی طرح میں نے حضرت جابرؓ کا صحیفہ بھی یاد کرلیا ہے قتادہؒ حضرت حسن بصریؒ کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں ایک روز حضرت سعید بن المسیبؒ کی درسگاہ میں جا شریک ہوئے چونکہ سوالات زیادہ کیا کرتے تھے اسلئے تیسرے روز حضرت سعید بن المسیبؒ نے دریافت فرمایا اے نابینا! آپ سوالات تو زیادہ کرتے ہیں سبق بھی کچھ سمجھ لیتے ہو یا نہیں۔ حضرت قتادہؒ نے عرض کیا کہ تین دن کے سارے اسباق واحادیث آپ مجھ سے سن لیجئے سب یاد ہیں جب سنانا شروع کیا تو فرماتے ہیں فلاں حدیث آپ نے یوں بیان فرمائی اور یوں

استنباط کیا حسن بصریؒ نے یوں بیان فرمائی اور یوں استنباط کیا۔ میں یہ کہتا ہوں اور یوں استنباط کرتا ہوں ہر حدیث میں تینوں آراء کا اظہار کرتے رہے۔
سعید بن المسیب نے جب یہ منظر دیکھا تو فرمایا ما رأیت مثلک قط اور پھر فرمایا أخرج عنی یا اعمیٰ فقد أرذقت علمي۔ (حقائق السنن ۱۴۸)

(۱۰۲) محمد بن یحییٰ بن ابی عمرؒ

صدوق ہیں اصل میں عدنی ہیں ضعیف السند (جمع ۹۴) کان امام زمانه (مناوی ۹۴) ابوحاتم کہتے ہیں کان فیه غفلة (جمع ۹۴) امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان سے اکثر روایتیں لی ہیں واخرج الترمذی والنسائی وابن ماجة حدیثه (جمع ۹۴) شمائل میں جہاں کہیں بھی ابن ابی عمر کا نام آتا ہے مراد محمد بن یحییٰ ہوتے ہیں۔ ۲۵۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۰۳) سفیان بن عیینةؒ

ابومحمد بن ابی عمران کنیت ہے الھلالی الکوفی ہیں اعور تھے احد الاعلام الکبار (مناوی ۹۴) ثقة ثبت عالم زاہد عابد تھے۔ کوفی سکن مکةقال الشافعی لولا مالک وسفیان لذهب علم الحجاز وسمع من سبعین من التابعین (مناوی ۹۴) روی سفیان الثوری عن القطان عن ابن عیینة وھذا الطریق من روایة الاکابر عن الاصاغر بواسطة خرج له الجماعة (مناوی ۹۴) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا

(۱۰۴) ابن ابی نجیحؒ

نام عبداللہ ہے روی حدیثه الترمذی وغیرہ ولم یترجم له احد (جمع ۹۴) آپ طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ ابن علیہ اور عطاء نے روایت کی ہے وثقه احمد (مناوی ۹۴) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۰۵) مجاہدؒ

والد کا نام جبر یا جبیر تھا مخزومی ہیں علم اور فقہ کے امام ہیں احد الاثبات الاعلام اجمعوا علی امانته

وقلبر آی ھاروت وماروت ' حالتِ سجدہ میں مکۃ الکرمہ ۱۰۳ھ میں انتقال ہوا خرج لہ الستۃ (مناوی ۹۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جلیل القدر شاگرد اور تلمیذ رشید تھے یہ بھی مشہور ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے تیس مرتبہ قرآن شریف کی تفسیر پڑھی تھی۔ روی عن علی وسعد بن وقاص والعباد لۃ الاربعۃ وغیرہ اور اس سے ایوب سختیانی' عطاء اور عکرمۃ روایت کرتے ہیں۔ قال ابن معین وابوزرعۃ ثقۃ (تھذیب ص ۳۹ ج ۱۰)

(۱۰۶) ﴿امِّ ھانئؓ﴾

نام فاختہ یا عاتکہ یا ھند تھا ابو طالب کی بیٹی ہیں حضرت علیؓ کی بڑی ہمشیرہ ہیں اور قدیم الاسلام ہیں فتح مکہ کے وقت ایمان لائیں حضور اقدس ﷺ اکثر ان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے اور یہ سعادت بھی امِّ ھانئ کو حاصل ہے کہ آپؐ ان کے گھر میں استراحت فرما تھے کہ معراج ہوگئی۔ امِّ ھانئ مہاجرہ نہیں ہیں ہجرت کے بعد بھی مکہ میں مقیم رہیں حضور اقدس ﷺ کا ان سے نکاح کرنے کا ارادہ بھی ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا کہ آپؐ ان خالہ زاد ماموں زاد اور چچازاد عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں جنہوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

وخطبھا صلی اللہ علیہ وسلم فاعتذرت فاعذرھا (مواھب ۴۷) ان سے ۴۶ احادیث منقول ہیں روایاتھا عن رسول اللہ ﷺ ستۃ واربعون حدیثاً (جمع ۹۴) وھی التی قال المصطفیٰ یوم الفتح قد اجرنا من اجرت یا ام ھانئی روی عنھا ابنھا جعدۃ وعروۃ وطائفۃ ماتت فی خلافۃ معاویۃ (مناوی ص ۹۵)

(۱۰۷) ﴿سوید بن نصرؒ﴾

نصر نون کے فتح کے ساتھ' قال العسقلانی فی المقدمۃ ھذہ الکلمۃ اذانکرت کانت بالصاد المھملۃ واذا عرفت کانت بالضاد المعجمۃ وھو ثقۃ اخرج حدیثہ الترمذی والنسائی (جمع ۹۵) روی عن ابن المبارک وابن عیینۃ خرج لہ المصنف والنسائی مات سنۃ اربعین ومائتین .

(مناوی ۹۵)

(۱۰۸) ﴿عبداللہ بن مبارکؒ﴾

بہت بڑے محدث، فقیہ اور امام ہیں ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے ایک غزوہ سے واپسی پر ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا۔ بہت بڑے عابد، زاہد، جواد، حافظ الحدیث اور ثقہ امام تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید اور امام بخاریؒ کے استاذ ہیں۔ شیخ ابراہیم البیجوریؒ فرماتے ہیں وهو احد الائمة الاعلام اخذ عن اربعة الاف شيخ جمع علما عظيما من فقه وادب وتصوف و نحو وزهد ولغة وشعر ثقة ثبت خرج له الستة (مواهب ۴۷) احقر مؤلف نے ایک اردو رسالہ بھی لکھا ہے ,,امام عبداللہ بن مبارکؒ کے حیرت انگیز واقعات،، کے نام سے، شائقین اسے دیکھ لیں، سوانح پڑھ کر دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

(۱۰۹) ﴿معمرؒ﴾

باپ کا نام راشد ہے البصری ہیں نزیل یمن ہیں اخرج حديثه الائمة غیر تابعی ہونے کے باوجود آپ سے چار تابعین بھی روایت کرتے ہیں وهو احد الاعلام الثقات خرج له الستة (مناوی ۹۵) قال عبدالرزاق كتبت عن معمر عشرة الاف حديث وعن ابن جريج قال عليكم بمعمر فانه لم يبق فی زمانه اعلم منه (تذكرة الحفاظ ص ۱۹۰ ج ۱) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۱۰) ﴿ثابتؒ﴾

البنانی سے معروف ہیں نسبة الى القبيلة ابومحمد کنیت ہے البصری ہیں ثقة بلا مدافعة جليل القدر عابد العصر قال احمدؒ ثابت اثبت من قتادة وقال الذهبی ثابت كان اسمه، صحب انس بن مالك اربعين سنة (مناوی ۹۵) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۱۱) ﴿یونس بن یزیدؒ﴾

ای ابن ابی النجارد (مواهب ۴۸) الايلی ہیں اخرج حديثه الائمة (جمع ۹۶) عن ابن المبارك انّی اذا نظرت فی حديث معمر ويونس يعجبنی كانهما خرجامن مشكوة واحد (تهذيب ص ۳۹۵ ج ۱۱) وثقه النسائی وضعفه ابن سعد وتناقض احمد فيه مات سنة اربع اوتسع

وخمسین اوستین ومائة (مناوی ۹۶)

(۱۱۲) ﴿عبید اللہؒ﴾

والد کا نام عبد اللہ ہے ان کے والد بھی اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے جلیل القدر تابعین سے تھے کان عبداللہ من اعیان الراسخین (مواھب ۴۵) اور ان کا دادا عتبہ بھی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بھائی تھا تابعی کبیر وجدہ عتبہ اخو عبداللہ بن مسعود (جمع ۹۶) خود عبید اللہ بھی عظیم فقیہ تھے وھو فقیہ ثبت احد الفقھاء' ومن تلامذته عمر بن عبدالعزیز خرج له الستة (مواھب ۴۵) مات سنة ثمان اوتسع وتسعین خرج له الستة (مناوی ۹۶)

(۱۱۳) ﴿عبد الرحمٰن بن مہدیؒ﴾

۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے ثقة ثبت عدل حافظ عارف بالرجال (جمع ۹۸) احد اعلام الحفاظ الثقات اھل المناقب العلیّة ، خرج له الستة ، مات بالبصرة سنة ثمان وتسعین ومائة (مناوی ۹۸)

(۱۱۴) ﴿ابراھیم بن نافع المکیؒ﴾

مخزومی ہیں' ثقة حافظ روی عنه الائمة الستة قال ابن مھدی .کان اوثق شیخ بمکة. ابن حبانؒ نے اس کا تذکرہ ثقات میں کیا ہے (تھذیب ص ۱۵۲ ج ۱)

(۱۱۵) ﴿اسحٰق بن موسیٰؒ﴾

الانصاری ہیں' ابن عیینہ' اشجعی' ابن وہب اور العنبری وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن بکیر' مسلم' مصنف اور نسائی روایت کرتے ہیں صدوق ہیں۔

صدوق ثقة متقن من العاشرہ (مناوی ۱۰۰) قال الخطیب ورد بغداد وحدث بھا وکان ثقة ابن حبانؒ نے بھی آپؒ کو ثقات میں شمار کیا۔ قال البغوی مات ۲۴۴ھ بحمص (تھذیب ص ۲۲۰ ج ۱)

(۱۱۶) ﴿معن بن عیسیٰ﴾

ثقة ثبت اخرج حديثه الستة الا ابن ماجة (جمع ۱۰۰) احد ائمة الحديث كان يتوسّد عَتَبَةَ الامام مالکؒ فلا يتلفظ بشئٍ الّا كتبه قال ابن المدينی اخرج الينا معن اربعين الف مسئلة سمعهامن مالک، روی عن مالک وابن ابی ذئب ومعاوية بن صالح (مواهب ۴۹) قال ابوحاتم اثبت اصحاب مالک واتقنهم وكان ثقة كثير الحديث ثبتا مامونا. رضی الشافعی بروايته مات بالمدينة فی شوال سنة ثمان وتسعين ومائة (تهذيب ص ۲۲۶ ج ۱۰)

(۱۱۷) ﴿یوسف بن عیسیٰ﴾

کنّیت ابویعقوب ہے وهو ثقة فاضل من العاشرة اخرج له الشيخان وابوداؤد والمصنف والنسائی (مناوی ۱۰۱) روی عن الفضل بن موسیٰ ووكيع وابن عيينة وعنه البخاری ومسلم والترمذی والنسائی ذكره ابن حبان فی الثقات (تهذيب ص ۳۶۹ ج ۱۰) ۲۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۱۸) ﴿ربیع بن صبیح﴾

السعدی البصری ہیں صدوق سئی الحفظ اخرج حديثه البخاری فی تاريخه والترمذی وابن ماجة (جمع ۱۰۱) القطان انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔امام احمدؒ فرماتے ہیں لا باس بہٖ ابن معینؒ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے شعبہؒ نے کہا کہ وہ تو سادات المسلمین سے تھے وقال عفان احاديثه مقلوبة رویٰ عن الحسن وعطاء وعنه ابن مهدی اخرج له البخاری فی تاريخه .والمصنف وابن ماجة مات سنة ستين وقيل سبعين ومائة وهو اول من صنف الكتب بالبصرة (مناوی ۱۰۱) وقال الجزری الربيع بن صبيح كان عابداً لكنه ضعيف فی الحديث وقال ابن حبان كان عابداً ولم يكن الحديث من صناعته فوقع فی حديثه المناكير قيل ومن مناكيره فی هذا الحديث كان ثوبه ثوب زيات لكن قال القاری والمناوی له شواهد وذكر شواهده بعدة طرق (عربی حاشيه خصائل) قال ابوزرعة شيخ صالح صدوق وقال ابن عدی له احاديث صالحة مستقيمة ولم ارله حديثا منكراً جدا و ارجو

انه لا بأس به ولا بروايته (تهذيب ص ۲۱۴ ج ۳)

(۱۱۹) ﴿یزید بن ابانؒ﴾

ابان سحاب کے وزن پر ہے اکثر محدثین اور نحاۃ نے غیر منصرف قرار دیا ہے جبکہ بعض اسے منصرف قرار دیتے ہیں اور اس میں اس حد تک مبالغہ کر گئے کہ بقول ان کے من لم یصرف ابان فھو اتان (مناوی ۱۰۱) الرقاشی نسبت ہے وھی نسبة لبنتِ قیس بن ثعلبة نسب الیها او لاولادها (مناوی ۱۰۱) حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عابد و زاہد تھے لکنه کماقال النسائی متروک والدار قطنی واحمد منکر الحدیث فالحدیث معلول بل عدّه الجزری فی تصحیح المصابیح وغیره من المناکیر ومن ثم جزم الحافظ العراقی بضعفه (مناوی ۱۰۲) قال ابن عدی له احادیث صالحة عن انس وغیره وارجو انّه لا بأس به لروایات الثقات عنه ذکره البخاری فی الاوسط فی فصل من مات فی عشر ومائة الی عشرین ومائة (تهذیب ص ۲۷۱ ج ۱۱)

(۱۲۰) ﴿ابو الاحوصؒ﴾

نام میں اختلاف ہے بعض نے عون بن مالک اور بعض نے سلام بن سلیم (بالتخفیف فی الاول وبالتصغیر فی الثانی) بتایا ہے ثقة متقنٌ (جمع ۱۰۳) ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں وثقه الزهری وابن معین وقال الحاکم لیس بالمتین من السابعة مات هو ومالک وحماد سنة تسع وسبعین ومائة (مناوی ۱۰۳) تذکرۃ الحفاظ میں آپؒ کا ذکر ان الفاظ سے کیا گیا الحنفی مولاهم الکوفی الحافظ احد الثقات شاتمین صحابہؓ کے بہت مخالف تھے۔ قال العجلی صاحب سنة واتباع (تذکرة الحفاظ ص ۲۵۰ ج ۱)

(۱۲۱) ﴿اشعثؒ﴾

باپ کا نام ابو الشعثاء ہے اپنے والد اور الاسود سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے شعبہؒ نے روایت کی ہے ثقہ خرج له الستة (مواهب ۵۰) ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۲) ﴿عن ابیه﴾

نام سلیم بن اسود بن حنظلۃ ہے المحاربی الکوفی ہیں روی عن عمر وابن مسعود وابی ذر ولازم علیا وهو ثقة ثبت مات سنة اثنین وثمانین وغلط من قال ادرک النبی صلی الله علیه وسلم خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۳) قال ابو حاتم لا یسأل عن مثله قال العجلی والنسائی ثقة (تهذیب ص ۱۴۵ ج ۴) اخرج حدیثه البخاری فی التاریخ والباقی فی صحاحهم (جمع ۱۰۳)

(۱۲۳) ﴿مسروق بن الاجدع رح﴾

جید محدث اور فقیہ ہیں ثقة امام همام قدوة عابد زاهد من الاعلام الکبار کان اعلم بالفتیا من شریح اخرج الائمة حدیثه (مناوی ۱۰۴) بچپن میں شر پسندوں کے ہاتھوں اغواء ہوئے جس کی وجہ سے ان کا نام مسروق پڑ گیا سرق فی صغره ثم وجد فسمی به (جمع ۱۰۳) جلیل القدر تابعین میں سے ہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے رشتہ دار اور شاگرد ہیں۔ قال ابو اسحق حج مسروق فما نام الا ساجداً اس کی بیوی سے منقول ہے کہ اتنی طویل نماز پڑھتے کہ قدموں میں ورم آ جاتا قد صلی خلف ابی بکر الصدیقؓ ۶۳ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۹ ج ۱)

(۱۲۴) ﴿یحیٰ بن سعیدؒ﴾

۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے ورع، زہد، عبادت، تقویٰ اور حفظ میں اپنے زمانے کے امام تھے کان امام زمانه حفظاً وورعاً وزهداً وهوا لذی رسم لاهل العراق رسم الحدیث (مواهب ۵۱) حمید اور اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے علم وعمل میں سب سے ممتاز اور سردار تھے کان راساً فی العلم والعمل قال احمد ما رایت مثله وقال بندار امام زمانه حفظاً وورعاً وزهداً کان یقف بین یدیه احمد وابن معین وابن المدینی یسئلونه عن الحدیث هیبةً له واجلالاً (مناوی ۱۰۶) ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کرتے پر لکھا ہوا ہے ۔ بسم اللّٰہِ الرحمنِ الرحیم براء ۃ لیحیٰ بن سعید (مناوی ۱۰۶) شیخ ابراھیم الیجوریؒ لکھتے ہیں واقام اربعین سنة یختم

القرآن فی کل یوم ولیلة ولم یفته الزوال فی المسجد اربعین سنة وبشر قبل موته بعشر سنین بامان من اللہ یوم القیامة (مواهب ۵۱) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۵) ﴿ہشام بن حسانؒ﴾

ثقة تھے کان من اکابر الثقات امام عظیم الشان قال الذهبی واخطا شعبة فی تضعیفه وحسان صیغة مبالغة من الحسن فیصرف لان نونه حینئذٍ اصلیة فان کان من الحس فلا یصرف للعلمیة وزیادة الالف والنون حینئذٍ ونظیره ماقیل لبعضهم اتصرف عفان قال نعم ان هجوته ای لانه حینئذٍ من العفونة لا ان مدحته ای لانه من العفة (مواهب ۵۱) فی التذکره هو الامام ابوعبداللہ الازدی الفردوسی روی عن الحسن ومحمد وعکرمة وغیرهم وعنه السفیانان والحمادان وابوعاصم وغیرهم قال ابن عینة کان اعلم الناس بحدیث الحسن . وکان یدیم الصوم سوی یوم الجمعة من اجل امه فلما ماتت سرد الصوم مات فی اول صفر سنة ثمان واربعین ومائة (تذکرة الحفاظ ص ۱۶۳ ج ۱)

(۱۲۶) ﴿حسن بصریؒ﴾

جلیل القدر تابعی ہیں صاحب فضیلت ہیں وهو امام جلیل القدر وهو افضل التابعین اومن افضلهم (جمع ۱۰۶) ائمہ ستہ نے اور ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۱۰۶) خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۶) سلوک وتصوف کے بھی امام تھے۔
شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی خادمہ تھیں بچپن میں حسن بصریؒ رونے لگے تو حضرت ام المومنین نے انہیں اپنا تھن دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی حتی صار عالما زاهداً فقیهاً فصیحاً تضرب الامثال بنسکه وهو کثیر الارسال والتدلیس (مناوی ۱۰۶) فضیل بن عیاض فرماتے ہیں ادرک الحسن من اصحاب رسول اللہ ﷺ مائة وثلاثین (جمع ۱۰۶) علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں حافظ علامة من بحور العلم فقیه النفس کبیر الشان عدیم النظر الخ مات سنة عشر ومائة (تذکرة الحفاظ ص ۷۲ ج ۱)

(۱۲۷) ﴿عبداللہ بن مغفلؓ﴾

جلیل القدر صحابی ہیں صحابی مشهور من اصحاب الشجرة (مواهب ۵۲) فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ الشجرة کے نیچے تشریف فرما تھے اور بیعتِ رضوان لے رہے تھے قال كنت ارفع اغصانها عن المصطفیٰ صلى الله عليه وسلم (مناوی ۱۰۷) فتح مکہ کے روز سب سے پہلے داخل مکہ ہوئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی بصرہ میں ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۸) ﴿حسن بن عرفةؒ﴾

صدوق ثبت من العاشرة خرج له المصنف والنسائی وابن ماجة (مناوی وجمع ۱۰۷) آپؒ عمار بن یونس ابن مبارک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ترمذی ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے قال یحییٰ بن معین ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (تہذیب ص ۲۵۴ ج ۲)

(۱۲۹) ﴿عبدالسلام بن حربؒ﴾

ابوعبدالرحمٰن کنیت ہے ثقہ ہیں حافظ ہیں حجة ہیں ابن معین اور ابن سعد نے ضعیف قرار دیا ہے من كبار مشيخة الكوفة وثقاتهم ومسنديهم ولد فى حياة انس بن مالك .خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۷) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۰) ﴿یزید بن ابی خالدؒ﴾

ملا علی قاریؒ اور شیخ مناویؒ نے لکھا ہے کہ یہ نسخہ کی غلطی ہے صحیح بات یہ ہے کہ لفظِ ابن زائد ہے اسلئے کہ ابوخالد تو یزید کی کنیت ہے ابوخالد ان کا باپ نہیں بلکہ باپ خالد ہے۔ نسبت رملی ہے ثقة عابد ورع يحفظ اربع وعشرين الف حديث (مناوی ۱۰۷) امام لیث، ابن علیۃ، وکیع اور خلف سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ابوداؤد، الفریابی، ابن قتیبۃ روایت کرتے ہیں۔

امام سجزیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے زمانے میں ان سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا نہیں

دیکھا ہم جب کبھی بھی ان کی محفل میں حاضر ہوتے تو انہیں حدیث بیان کرتے ہوئے پاتے' حدیثوں میں کبھی وعدے ہوتے کبھی وعیدیں' جب ہم حاضر ہوتے دلوں کی دنیا بدلتی اور رونا نصیب ہوتا۔ ۲۳۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۱) ﴿ابوالعلاء الاودیؒ﴾

نام داؤد بن عمرو الدمشقی ہے منسوب الی اودبن صعب (جمع ۱۰۷) ابوالسلام اور مکحول سے روایت کرتے ہیں ان سے هیثم اور اهل واسط نے روایت کی ہے ابوزرعۃ نے کہا کہ لاباس بہ دوسرے حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے خرج لہ ابو داؤد وابن ماجۃ والمصنف (مناوی ۱۰۷) قال العجلی وابن معین ھو ثقۃ (تھذیب)

(۱۳۲) ﴿حمید بن عبدالرحمٰنؒ﴾

دادا کا نام عوف اور ماں کا نام ام کلثوم ہے اپنے باپ اور عمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ان کے بیٹے' زھری اور قتادہ نے روایت کی ہے خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱۰۷) ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۳) ﴿ابوداؤدؒ الطیالسی﴾

سلیمان نام ہے دادے کا نام الجارود ہے البصری ہیں ثقۃ حافظ فارسی الاصل (مواھب ۵۳) روی عنہ البخاری فی التاریخ والترمذی فی الشمائل (جمع ۱۰۸) روی عن ابان بن یزید العطار وجریر بن حازم وغیرھما وعنہ احمد بن حنبل وعلیٰ المدینی عن وکیع قال ابوداؤد جبل العلم وقال العجلی بصری ثقۃ وکان کثیر الحدیث قال یونس بن حبیب قدم علینا ابوداؤد واملیٰ علینا من حفظہ مائۃ الف حدیث اخطاء فی سبعین موضعاً فلما رجع الیٰ البصرۃ کتب الینا بانّی اخطأت فی سبعین موضعاً فاصلحوھا (تھذیب ج۴ ص ۱۶۰) ۲۰۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۴) ﴿ھمامؒ﴾

ان کے والد کا نام یحیٰ ہے جبکہ ھمام بن منبہ دوسری شخصیت ہیں العوذی البصری ہیں۔علماء بصرہ

میں ممتاز علمی مقام تھا أحد علماء البصرة وثقاتها قال أبو حاتم ثقة فی حفظه شئی وقال أبوزرعة لابأس به وربما وهم (مناوی ۱۰۸) أخرج حديثه الائمة الستة (جمع ۱۰۸) قال احمد هو ثبت فی كل مشائخه حسن عطاء نافع وغيرهم سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ابن مہدی، حبان شیبان بن فروخ وغیرہم روایت نقل کرتے ہیں مات فی رمضان سنة اربع وستين ومائة (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۱) ۱۶۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۵) ﴿اسحٰق بن منصورؒ﴾

دادے کا نام بہرام ہے کنیت ابو یعقوب ہے احد الائمة الزهاد المتمسكين بالسنة لكنه يتشيع (مناوی ۱۱۰) صدوق تكلم فيه تشييع روىٰ عنه الستة (جمع ۱۱۰) روی عن ابن عيينة وعبدالرزاق وابی داؤد الطيالسی وغيرهم وعنه الجماعة سوی ابی داؤد وابو حاتم وابو زرعة قال مسلم ثقة مامون احد الائمة من اصحاب الحديث قال النسائی ثقة ثبت (تهذيب ج ۱ ص ۲۱۹) ۲۵۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۶) ﴿یحیٰ بن موسیٰؒ﴾

بلخی وسجستانی ہیں اصل میں کوفی ہیں ثقة مِن العاشرة روىٰ عن ابن عيينة ووكيع وعنه الحكيم الترمذی وغيره خرج له البخاری وابوداؤد والنسائی (مناوی ۱۱۰) قال ابوزرعة والنسائی ثقة قال موسیٰ بن هارون كان من خيار المسلمين ولقب يحيیٰ بخت لانها كلمة كانت تجری علی لسانه (تهذيب ج ۱ ص ۲۵۳) ۲۴۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۷) ﴿عبدالرزاقؒ﴾

باپ کا نام نافع الحمیری ہے یہ عبدالرزاق بن ھمّام ہیں ۱۲۶ھ میں پیدا ہوئے جن سے تمام صحاح ستہ والوں نے احادیث نقل کی ہیں الامام احد الاعلام ثقة لكنه يخطئی وقد صنف كتباً وقد عمیٰ آخراً كان يتشيّع خرج له الستة (مناوی ۱۱۰) حافظ كبير مصنف شهير وكان شيخاً لأجلة أصحاب

الحدیث (جمع ۱۱۰) ۲۱۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۸) ﴿محمد بن عمرؒ﴾

دادے کا نام ولید الکندی الکوفی ہے منسوب الی کندة قبیلة من قبائل العرب ومحلة بالکوفة (جمع ۱۱۲) قال ابوحاتم صدوق والنسائی لابأس به (مناوی ۱۱۲) اخرج حدیثه الترمذی والنسائی وابن ماجة (جمع ۱۱۲)۲۵۶ھ میں انتقال ہوا

(۱۳۹) ﴿یحیٰ بن آدمؒ﴾

ثقة حافظ مِن کبار التاسعة رویٰ عن مالک ومسعر وعنه احمد واسحٰق خرج له الستة (مناوی ۱۱۲) طبقہ رواۃ میں بلند پایہ مقام رکھتے ہیں کتاب الاموال کے مصنف ہیں کتاب چھوٹی ہے مگر نافع ہے روی عن عیسیٰ بن طهمان والثوری وجریر بن حازم وعنه احمد وابو کریب قال ابن معین والنسائی ثقة وقال ابوحاتم کان یتفقه وهو ثقة (تهذیب ج ۱۱ ص ۱۵۴) ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۴۰) ﴿شریکؒ﴾

یہ معروف قاضی شریک ہیں النخعی الکوفی ہیں پہلے واسط میں قاضی رہے پھر کوفہ میں، هو شریک بن عبدالله بن ابی شریک النخعی لا شریک بن عبدالله بن ابی نمیر کما وهم فیه بعض الشراح صدوق ثقة حافظ لکن کان یغلط ویخطئی کثیراً خرج له الجماعة (مواهب ۵۵)قال العجلی کوفی ثقة وکان حسن الحدیث وکان اروی الناس عنه ومن سمع منه بعد ماولّی القضاففی سماعه بعض الاختلاط ولد ۹۰ھ ومات سنة سبع وسبعین ومائة (تهذیب ج ۴ ص ۲۹۴)

(۱۴۱) ﴿عبیداللہ بن عمرؒ﴾

ثقہ ہیں ثبت ہیں اکابر فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے قلمه احمد بن صالح علی مالک فی الروایة عن نافع (مواهب ۵۵) قلمه ابن معین علی القاسم عن عائشة وعلی الزهری عن عروة عنها (جمع ۱۱۲) ۱۴۴ھ، ۱۴۵ھ یا ۱۴۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۴۲) ﴿نافعؒ﴾

حضرت ابن عمرؓ کے مولیٰ اور العدوی ہیں احد الاعلام مِن ائمة التابعين ثقة ثبت اصله مِن المغرب اومِن نيسابور مات سنة سبع اوتسع عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۱۲) روی عن ابی سعيد الخدری وعائشة وامّ سلمةوعنه يزيد بن حبيب وابو اسحٰق السبيعی قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وقال البخاری اصح الاسانيد مالک عن نافع عن ابن عمرقال ابن خراش ثقة نبيل ذكره ابن حبان فی الثقات (تهذيب ج۱۰ ص ۳۶۸) آپؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کی تیس سال خدمت کی فاعطاه ابن عامر فِیّ ثلاثين الف درهم فقال انی اخاف ان تفتنتی دراهم ابن عامر اذهب فانت حر وقيل كان لنافع جارية اسمها كوكب الصبح (تذكرةالحفاظ ج ۱ ص ۱۰۰)

(۱۴۳) ﴿عبداللہ بن عمرؓ﴾

نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بہت مشہور اور جلیل القدر صحابی ہیں ان کی مرویات کی تعداد ۱۶۰۳ ہے روی له عن رسول الله صلى الله عليه وسلّم الف وستمائة وثلاثون حديثاً (مواهب ۵۵) كثير الصدقه تھے ایک ہی مجلس میں تیس ہزار تک خرچ کر ڈالتے تھے ساٹھ حج کیئے اور ایک ہزار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی ولد بعد البعثة بقليل وهاجرابوه واستصغر يوم احد وهوابن اربع عشرة سنة وحضر الخندق وبيعة الرضوان وهو شقيق حفصة امّ المؤمنين واحد الستةالمكثرين بل قال ابن رسلان هو اكثر الصحابة حديثاً كان مِن اشد الناس اتباعاً للسنة مات سنة ثلاث او اربع وسبعين (مناوی ۱۱۳) هو احد الاعلام فی العلم والعمل ومناقبه جمة اثنى عليه النبی صلى اللّٰه عليه وسلم ووصفه بالصلاح (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۳۷)

(۱۴۴) ﴿عاصم ابن عمرؓ﴾

بعض حضرات نے یہاں یہ بھی کہا ہے کہ روایت کی سند میں اختلاف ہے سند میں اولین راوی عبداللہ بن عمر نہیں جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق ؓ کے مشہور و معروف فرزند ہیں اور جن کا

انتقال ۷۷ھ میں ہوا ہے جو عظیم محدث، مفسر اور فقیہ تھے جن کا اجمالی تذکرہ بھی کر دیا گیا ہے بلکہ یہ روایت حضرت عمرؓ کے دوسرے صاحبزادے عاصم سے ہے ان کا سلسلہ نسب عبداللہ بن عمر بن حوص بن عاصم بن عمر بن الخطابؓ ہے یہ ابن عمر دراصل حوص کے بیٹے ہیں جو آپ کی نسل ہیں۔

(۱۴۵) ﴿ابو کریبؒ﴾

نام محمد بن العلاء ہے الھمدانی الکوفی ہیں الثقة احد الاعلام المکثرین ظهر له بالکوفة ثلاثمائة الف حدیث مات سنة ثمان واربعین ومائتین خرج له الستة (مناوی ۱۱۳) سمع ابن عیینة وابن المبارک وحاتم بن اسمٰعیل وعنه الجماعة والفریابی وابن خزیمة قال موسٰی بن اسحٰق سمعت من ابی کریب مائة الف حدیث قال مطین اوصی ابو کریب بکتبه ان تدفن معه فدفنت (تذکرة الحفاظ ج۲ ص ۴۹۷)

(۱۴۶) ﴿معاویة بن ہشامؒ﴾

القصار الکوفی ہیں قال ابو حاتم صدوق وابو داؤد ثقة وابن معین لیس بذاک وخطأالذهبی من زعم انه متروک مات سنة اربع ومائتین خرج له البخاری فی الأدب والخمسة (مناوی ۱۱۳)

(۱۴۷) ﴿شیبانؒ﴾

صدوق یهم رمی بالقدر اکثر الروایة عنه مسلم واخرج حدیثه الترمذی والنسائی (جمع ۱۱۳)

(۱۴۸) ﴿عکرمةؒ﴾

حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں والد کا نام عبداللہ ہے احد اوعیة العلم لکنه متهم برأی الخوارج وثقه جمع منهم البخاری. روی عن ابن عباس (مولاه) وعائشة وابی هریرة وغیرهم وحدث عنه خلائق منهم ایوب وابوبشر وعاصم الاحول وافتی فی حیاة ابن عباس قال عکرمة طلبت العلم اربعین سنة وعن الشعبی قال مابقی احد اعلم بکتاب اللّٰه من عکرمة . مات سنة سبع ومائة (۱۰۷ھ) بالمدینة (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۹۵) مولیٰ ابن عباس ثبت عالم ولم یثبت تکذیبه عن

ابن عمر وهو من كبار التابعين (جمع ۱۱۳)

(۱۴۹) ﴿محمد بن بشارؒ﴾

احد الاعلام ثقة خرج له الستة (مواهب ۵۶)

(۱۵۰) ﴿علی بن صالحؒ﴾

الكوفی الھمد انی ہیں ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے قال فی الكاشف وكان رأساً فی العلم والعمل والقراءة .خرج له الجماعة خلاف البخاری (مناوی ۱۱۴) ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۱) ﴿ابو جحيفةؓ﴾

صحابی مشهور كان فی وفاة النبی صلی الله عليه وسلم لم يبلغ روی عنه خمسون حديثاً فی البخاری وفی مسلم ثلاثة وفيهما حديثان (جمع ۱۱۵)

آپ وھب الخیر کے نام سے موسوم تھے وكان علی المرتضیٰ يحبه ويسميه وهب الخير وجعله علی بيت المال قال الذهبی ثقة (مناوی ۱۱۵)

(۱۵۲) ﴿شعیب بن صفوانؒ﴾

الثقفی الكوفی الكاتب قال فی الكاشف قال ابن عدی عامة مايرويه لا يتابع عليه له فی مسلم حديث واحد وقال ابن حجر مقبول (مناوی ۱۱۵) اخرج حديثه البخاری (جمع ۱۱۵) روی عن ابی اسحق السبيعی وعبدالمالک بن عمير وحمزة الزيات وعنه ابو ابراهيم وابو داؤد الطيالسی قال ابو حاتم يكتب حديثه ولا يحتج به ذكره . ابن حبان فی الثقات سكن بغداد ومات بها فی ايام هارون (تهذيب ج ۴ ص ۳۰۹)

(۱۵۳) ﴿عبدالملک بن عمیرؒ﴾

عمیر مصغّر ہے اللخمی العجلی ہیں ويقال القبطی ' فصيح عالم تغيّر حفظه وربما دلّس قال احمد مضطرب الحديث وقال ابن معين مختلط وثقه جمعٌ (مناوی ص ۱۱۵) اخرج حديثه الستة

(جمع ۱۱۵) ۱۳۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۴) ﴿إیاد بن لقیطؒ﴾

العجلی ہیں قال الذهبی ثقة خرج له البخاری فی تاریخه ومسلم وابوداؤد (مناوی ۱۱۵) من الرابعة السدوسی روی عن البراء بن عازب وابی رمثة وعنه ابنه وعبدالملک بن عمیر قال ابن معین والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱ ص ۳۳۸)

(۱۵۵) ﴿ابو رمثةؓ﴾

مشہور صحابی ہیں ان کے اصلی نام میں اختلاف ہے بعض نے اس کا نام رفاعہ بعض نے خباب بعض نے جندب اور بعض نے خشخاش بتایا ہے التیمی ہیں تیم الرباب واحترز عن تیم قریش قبیلة مِن بکر (جمع ۱۱۵) والرباب (بکسر الراء) وهم خمس قبائل ضبة وثور وعکل وتیم وعدی غمسوا أیدیهم فی زب وتحالفوا علیه فصاروا یداً واحدقوا الزب ثفل السمن (مواهب ۵۷) گویا قبیلہ تیم ان پانچ قبائل کا وفاق تھا۔

(۱۵۶) ﴿سریج بن النعمانؒ﴾

اصل میں خراسان سے ہیں أخذ عن إبن الماجشون وعنه البخاری ثقة (مواهب ۵۷) اخرج حدیثه البخاری والاربعة (جمع ۱۱۷) روی عن فلیح بن سلیمان والحماد وعنه البخاری وابوزرعة واحمد بن حنبل قال ابن سعد والعجلی هو ثقة قال الدار قطنی ثقة مامون (تهذیب ج ۴ ص ۳۹۷) ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۵۷) ﴿حماد بن سلمةؒ﴾

البصری العابد الزاهد المستجاب الدعوة احد الاعلام قال ابن معین اذا رأیت من یقع فیه فاتهمه علی الإسلام وقال ابن عاصم کتب عن حماد بن سلمة بضعة عشر الفاً وقال ابن حجر اثبت الناس فی ثابت لکن تغیرا خیراً خرج له مسلم والاربعة والبخاری فی تاریخه (مناوی ۱۱۷) ۱۶۷ھ

میں انتقال ہوا۔

(۱۵۸) هشیمؒ
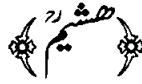
مصغّر ہے ابو معاویہ کنیت ہے اسلمی الواسطی ہیں وھو امام ثقة حافظ بغداد (مواھب ۵۸) مدلّس عاش ثمانین سنة (مناوی ۱۱۸) اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۱۸) قال الامام الذهبی سمع الزهری وعمرو بن دینار وایوب السختیانی وخلقاً کثیراً وحدث عنه شعبه ویحییٰ القطان

واحمدبن حنبل وغیرهم قال یعقوب الدورقی کان عند هشیم عشرون الف حدیث قال ابن المبارک من غیّر الدهر حفظه فلم یغیّر حفظ هشیم ۱۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

(تذکرة الحفاظ ص ۲۴۹ ج ۱)

(۱۵۹) عثمان بن موھبؒ
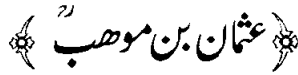
صوابه عثمان بن عبدالله بن موهب کماصرح به بعد نسبه لجده وهو التمیمی مولاهم المدنی الاعرج الطلحی اخذ عن ابی هریرة وابن عمر وطائفة وعنه شعبة وعدة ثقة من الرابعة لم یخرج له من الستة الاالنسائی (مناوی ۱۲۰) قال العجلی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات ۱۶۰ھ

(تهذیب ص ۱۲۱ ج ۷)

(۱۶۰) ابو عوانةؒ
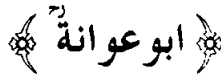
الحافظ احد الثقات رأی الحسن وابن سیرین قال عفان هو اصح حدیثا عندنا من شعبة مات سنة ست وسبعین ومائة بالبصرة (تذکرة الحفاظ ص ۲۳۶ ج ۱) اسمه الوضاح الواسطی البزاز احد الاعلام سمع قتاده وابن المنکدر ثقة ثبت خرج له الستة (مواهب ۶۰)

(۱۶۱) ام المؤمنین ام سلمةؓ

التی هی امّ المؤمنین وزوجة افضل الخلق أجمعین اسمها هند بنت اُمیة تزوجها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شوال وبنیٰ بهافی شوال وماتت فی شوال (مواهب ۶۰)

(۱۶۲) ﴿ابراھیم بن ہارونؒ﴾

البلخی العابد الزاهد صدوق ثقة روی عن حاتم بن اسماعیل وخلق خرج له الحکیم الترمذی وغیره (مناوی ا ۱۲) اخرج حدیثه النسائی فی کتابه (جمع ۱۲۱) قال النسائی ثقة (تهذیب ۱۵۳ ج۱)

(۱۶۳) ﴿النضر بن زرارۃؒ﴾

ابو الحسن الکوفی نزیل بلخ مستور (جمع ۱۲۱) زرارۃ کے باپ کا نام عبدالکریم الذهلی ہیں أورَدهُ الذهبی فی الضعفاء والمتروکین وقال انه مجهول وقال ابن حجر مستور مِن التاسعة خرج له المصنف فی الشمائل فقط (مناوی ۱۲۱) روی عن عیسٰی بن طهمان و ابی حنیفة و سفیان الثوری وغیرهم وعنه ابراهیم بن هارون وقتیبة بن سعید و احمد وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وذکر ابن سعد انّه ولد علی عهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم (تهذیب ۳۹۰ ج ۱۰)

(۱۶۴) ﴿ابو جنابؒ﴾

اسمه یحیی بن ابی حیّة الکلبی محدث مشهور ربما ضعفوه لکثرة تدلیسه مِن السادسة اخرج حدیثه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة (جمع ومناوی ۱۲۱) روی عن ابیه ویزید بن البراء والضحاک وعنه السفیانان وجریر وهشیم . قال ابن معین لیس به بأس الّا کان یدلس قال العجلی یکتب حدیثه وفیه ضعف ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ص۱۷۷ ج ۱۱)

(۱۶۵) ﴿الجهذمةؒ﴾

دحرج کے وزن پر ہے صحابیۃ ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر لیلیٰ رکھا یہ بشیر بن خصاصیہ کی اھلیہ ہیں ان کے شوہر کا نام زحما تھا آپؐ نے اس کو تبدیل کر کے بشیر رکھ دیا کان اسمه زحما فغیّره صلی اللّٰه علیه وسلم وسمّاه بشیرا (مواهب ۶۰) یہ آپؐ کی صحابیۃ اور انصارِ مدینہ سے ہیں۔ روت عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعنها ایاد بن لقیط وسماک بن حرب وغیره (تهذیب ص ۴۳۵ ج ۱۳)

(۱۶۶) ﴿بشیر ابن الخصاصیہؓ﴾

نسبہ الی خصاصة بن عمرو بن کعب بن الغطریف الأکبر وھی ام جلہ الاعلیٰ ضیاری بن سلوس واسمھا کبشة ووھم من قال إنھا امّہ وانما ھی جلتہ (مواھب ۶۰)

(۱۶۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ﴾

حافظ الحدیث ہیں جیّد عالم ہیں ثبت ہیں سمرقندی الدارمی ہیں صاحب المسند المشہور ہیں ابوحاتم نے کہاھو امام اھل زمانہ خرج لہ الجماعة ۔ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۲۲) روی عن النضر بن شمیل ویزید بن ھارون وغیرھما وعنہ مسلم وابوداؤد والترمذی والبخاری فی غیر الجامع قال احمد بن حنبل کان ثقة وزیادة واثنی علیہ خبر وفی الزھرة روی عنہ مسلم ثلاثة وسبعین حدیثا (تھذیب ص ۲۵۹ ج ۵)

(۱۶۸) ﴿عمرو ابن عاصمؒ﴾

الکلابی العبسی البصری الحافظ روی عن خلق کثیر منھم شعبة وعنہ البخاری وخلق قال کتبت عن حماد بضعة عشر ألف حدیث قال ابن حجر صدوق خرج لہ الجماعة فی حفظہ شئی اخرج حدیثہ الائمة الستة فی صحاحھم ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا (جمع ومناوی ۱۲۲، ۱۲۳) قال ابن معین ثقة وقال النسائی لیس بہ بأس (تذکرة الحفاظ ص ۳۹۲ ج ۱)

(۱۶۹) ﴿عبداللہ بن محمد بن عقیلؒ﴾

کان احمد وابن راھویہ یحتجان بہ لکن قال ابوحاتم لین الحدیث وقال ابن خزیمة لا أحتج بہ خرج لہ البخاری وابوداؤد وابن ماجة (مواھب ۶۱) وعبداللہ صدوق (جمع ۱۲۳) وامّ عبداللہ' زینب بنت علی روی عن عمر وجابر وعدة وعنہ معمر وغیرہ مات بعد الاربعین (مناوی ۱۲۳) ذکرہ ابن سعد فی الطبقة الرابعة من اھل المدینة قال العجلی مدنی تابعی جائز الحدیث قال الترمذی صدوق وقد تکلم فیہ بعض اھل العلم من قبل حفظہ قال خلیفہ مات بعد الاربعین ومائة (تھذیب ص ۱۳ ج ۶)

(۱۷۰) ﴿محمد بن حمید الرازیؒ﴾

حمید مصغّر ہے الرازی 'رے کی طرف نسبت ہے۔ وھی مدینة کبیرة مشھورة مِن بلاد الدیلم ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے روی عن ابن المبارک وروی عنه احمد ویحییٰ .ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے امام بخاریؒ نے کہا فیه نظر 'ابن حجرؒ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ابن معینؒ نے کہا کہ ,, حسن الرأی تھے (جمع ۱۲۶) خرج له ابوداؤد والمصنف وابن ماجة (مواھب ۶۲) امام ذھبیؒ فرماتے ہیں ۲۴۸ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۲۶) قال ابن حبان ینفرد عن الثقات بالمقلوبات وقال الخلیلی کان حافظاً عالما بھذا لشان رضیه احمد ویحییٰ (تھذیب ج ۹ ص ۱۱۲)

(۱۷۱) ﴿عباد بن منصورؒ﴾

الناجی ہیں کنیت ابوسلمة ہے البصری ہیں بصرہ میں قاضی تھے صدوق رمی بالقدر و تغیّر بآخرہ اخرج حدیثه البخاری فی التعلیق والائمة الاربعة فی صحاحھم واختلف فیه (جمع ۱۲۶) روی عن عکرمة وعطاء وابی رجاء وعنه اسرائیل وحمادبن سلمة قال ابن معین حدیثه لیس بالقوی ولکنه یکتب .

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آپ بصرہ کے پانچ دفعہ قاضی مقرر ہوئے ۱۵۲ھ میں انتقال فرمایا (تھذیب ج۵ ص ۹۱) وقال فی الکاشف ضعیف والنسائی لیس بالقوی (مناوی ۱۲۶) .

(۱۷۲) ﴿عبداللہ بن صباح الھاشمیؒ﴾

البصری ہیں ثقة مِن کبار السادسة۔ شیخین 'ابوداؤد اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۰ھ میں انتقال ہوا۔آپؒ معتمر بن سلیمان یزید بن ھارون وغیرھما سے روایت کرتے ہیں قال ابوحاتم صالح وقال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات وفی الزھرة روی عنه البخاری ستة ومسلم ثلاثة (تھذیب ج ۵ ص ۲۳۳)

(۱۷۳) عبید اللہ بن موسیٰ رحمہ اللہ

السید الجلیل ابو محمد العبسی، مشاہیر حفاظِ حدیث میں ہیں تمام قراءتوں پر مکمل عبور تھا انہیں کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ قال الذہبی احد الاعلام علی تشیعہ وبدعتہ قال ابن حجر ثقۃ خرج لہ الستۃ (مناوی ۱۲۸) ۲۱۰ھ یا ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا۔ قال العجلی ثقۃ و کان عالماً بالقرآن رأسا فیہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن قانع کوفیّ یتشیّع (تھذیب ج ۷ ص ۴۸)

(۱۷۴) اسرائیل رحمہ اللہ

یونس کے بیٹے اور ابو اسحٰق کے پوتے ہیں السبیعی ہیں ثقۃ تکلم فیہ بلا حجۃ (جمع ۱۲۸) ان کی کنیت ابو یوسف الکوفی ہے زیاد بن علاء زید بن جبیر اور عاصم الاحول وغیرھم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے نضر بن شمیل عبد الرزاق اور وکیع وغیرھم روایت نقل کرتے ہیں۔ قال ابو حاتم ثقۃ صدوق من اتقن اصحاب ابی اسحق امام عجلی نے بھی آپ کو ثقۃ کہا ہے (تھذیب ج ۱ ص ۲۳۰) ۱۶۰ھ یا ۱۶۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۷۵) محمد بن یزید رحمہ اللہ

الکلاعی الشامی حجۃ ثقۃ ثبت عابد وعدّ مِن الأبدال خرج لہ ابو داؤد والمصنف والنسائی (مواھب ۶۴) قال الذہبی حجۃ مِن الأبدال (مناوی ۱۳۹) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال احمد بن حنبل کان ثبتا فی الحدیث قال ابن معین و ابو داؤد والنسائی ثقۃ۔ ابن حبان نے بھی ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے بڑے مستجاب الدعوات تھے (۱۸۸ھ) یا (۱۹۰ھ) میں وفات پائی (تھذیب ج ۹ ص ۴۶۵)

(۱۷۶) محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ

مغازی اور سیر کے امام ہیں، احد الاعلام ہیں۔ کان بحر مِن بحار العلم لہ غرائب واختلف فی الاحتجاج بہ وحدیثہ فوق الحسن خرج لہ البخاری فی التعلیق (مواھب ۶۴) اخرج حدیثہ

البخاری فی التعلیق والترمذی فی الشمائل وباقی الأئمة الأربعة فی صحاحهم (جمع ۱۲۹)
رویٰ عن عطاء وطبقته وعنه شعبة والسفیانان والحماد ان وخلق (مناوی ۱۲۹)

(۱۷۷) محمد بن المنکدر رحؒ

تابعی جلیل ثقة متوله بکاء متزهد رویٰ عن ابی هریرةؓ وعائشة وعنه مالک والسفیانان مات سنة ثلاثین ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۲۹) قال ابن عیینة کان من معادن الصدق ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من سادات القراء قال الواقدی یکثر الاسناد عن جابرؓ (۱۶۱ھ) میں انتقال ہوا (تھذیب ج۹ ص۴۱۹)

(۱۷۸) حضرت جابرؓ

ابن عبداللہ انصاری السلمی ہیں ان مشاہیر صحابہ کرامؓ میں سے ایک ہیں جو کثرت سے روایت کرتے ہیں جہاد بدر اور اس کے بعد ہونے والے جہادوں میں شمولیت فرمائی شام اور مصر بھی گئے ۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے ۹۴ برس کی عمر میں ۷۸ھ میں وفات پائی صحابہ کرامؓ میں سب سے آخری صحابی تھے جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں الفقیه مفتی المدینة فی زمانه حمل عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علماً کثیراً نافعًا وله منسک صغیر فی الحج اخرجه مسلم قال جابرؓ استغفرلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لیلة البعیر خمساوعشرین مرة وعنه قال کنت امیح الماء یوم بدر .

(تذکرة الحفاظ ج۱ ص ۴۳، تهذیب ج۲ ص ۳۷)

(۱۷۹) بشر بن المفضل رحؒ

ابواسمٰعیل کنیت ہے کان اماماً حجة ثقة روی عن خلق کثیر (مواهب ۲۴) امام ابن المدینی فرماتے ہیں کہ روزانہ چارسو رکعت نفل نماز پڑھنے کا معمول تھا ایک دن روزہ اور ایک روز افطار کیا کرتے تھے۔ خرج له الجماعة کان عثمانیاً (مناوی ۱۲۹) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا

۔ روی عن حمید الطویل وابی ریحانة ومحمد بن المنکدر وعنه احمد واسحٰق ومسدد وغیرھم قال احمد بن حنبل الیه المنتھیٰ فی التثبت بالبصرة وقال ابوزرعة وابوحاتم والنسائی ثقة قال العجلی ثقه فقیه البدن ثبت فی الحدیث صاحب سنة (تھذیب ج ا ص ۲۰۲)

(۱۸۰) ﴿عبداللہ بن عثمانؒ﴾

دادے کا نام خثیم (مصغر) تھا۔ القاری المکی حلیف الزھریین قال ابوحاتم صالح الحدیث مات سنة اثنین وثلاثین ومائة خرج له البخاری فی التعلیق والخمسة (مناوی ۱۲۹)

(۱۸۱) ﴿سعید بن جبیرؒ﴾

الاسدی الکوفی ہیں احدالأعلام الکبار (مناوی ۱۳۰) ثقة ثبت فقیه روایته عن عائشة وأبی موسیٰ مرسلة اخرج حدیثه الائمة الستة فی صحاحھم وھو تابعی جلیل بل قیل افضل التابعین (جمع ۱۳۰) آپ کے علم' جلالت قدر اور زہد پر تمام علماء کا اتفاق ہے حجاج نے آپ کو شہید کیا اور آپ کی شہادت کا قصہ بھی عجیب ہے جب آپ کو حجاج کے حکم پر ان کے سامنے کھڑا کیا گیا تو حجاج نے آپ سے دریافت کیا۔ اے سعید! میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے فرمایا انت قاسط عادل' تم تو قاسط بھی ہو اور عادل بھی' حجاج یہ سن کر ناراض اور غضبناک ہوا' حاضرین نے عرض کیا۔

محترم! انہوں نے تو آپ کی مدح وتعریف کی پھر ناراضگی اور غصہ کیوں؟ کہنے لگا ارے جاہلو! تم کیا جانو انہوں نے میری شدید مذمت کی ہے انہوں نے مجھے قاسط کہہ کر ظلم سے منسوب کیا ہے اور مجھے ظالم قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واما القاسطون فکانوا لجھنم حطبا اور مجھے عادل کہہ کر مشرک قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ثم الذین کفروا بربّھم یعدلون پھر اُن کے شہید کرنے کا حکم دیا فلماقطعت رأسه صارت تقول لا اله الا الله جب ان کا سر قلم کیا گیا تب بھی ان کی زبان لا اله الا الله پڑھ رہی تھی وعاش بعده خمسة عشر یوماً فقط لد عائه علیه اللھم لا تسلّط علی احد بعدی (مواھب ۶۴) روی عن ابن عباس وابن زبیر وابن عمر رضی اللّٰہ عنھم وعنه ابواسحٰق السبیعی وآدم بن سلیمان وایوب وغیرھم قال میمون لقد مات سعید بن جبیر وما علیٰ ظھر

الارض احد الا محتاج الی علمه آپؒ بہت مستجاب الدعوات تھے اصبغ بن زید واسطی نقل کرتے ہیں کہ ان کا ایک مرغ تھا جن کی آواز (بانگ) پر وہ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے ایک رات اس نے آواز نہیں دی تو آپ بھی بیدار نہیں ہوئے یہ بات آپ پر بہت گراں گزری فرمایا۔ قطع اللّٰہ صوته قال فما سمع له صوت بعدها (تهذيب ج ۴ ص ۱۱) حجاج کے متعلق دعاء کی قبولیت کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

(۱۸۲) ﴿ابراھیم بن المستمرؒ﴾

البصری الهذلی العروقی ہیں ابن خزیمہ اور جماعت نے ان سے روایت کی ہے نسائی نے کہا صدوق ہیں۔ خرج له ابوداؤد والمصنف والنسائی وابن ماجة (مواهب ۶۴) ذكره ابن حبان فی الثقات وقال ربما اغرب (تهذيب ج ۱ ص ۱۴۳)

(۱۸۳) ﴿عثمان بن عبد الملکؒ﴾

المکی الموذن مستقیم لین بل قال ابو حاتم منکر الحدیث واحمد لیس بذاک مِن الخامسة رأى الحسین وروى عن ابن المسیب وعنه ابو عاصم خرج له ابن ماجة (مناوی ۱۳۰) قال ابن معین لیس به بأس ذكره ابن حبان فی الثقات قلت فی اتباع التابعین كانّه لم يصح عنده سماعه من الصحابة وذكر البخاری انّه رأى ابن عباسؓ (تهذيب ج ۷ ص ۱۲۵)

(۱۸۴) ﴿سالمؒ﴾

یہ سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب ہیں مدینہ منورہ کے مشاہیر فقہاء سبعہ میں سے ایک ہیں جلیل القدر تابعی ہیں كان رأساً فی العبادة والزهد كان یلبس الثوب بدرهمين وقد انتهت نوبة العلم اليه وأقرانه مثل علی بن الحسین زین العابدین وقاسم ابن محمد مات سنة ست اوسبع ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۳۰) قال مالک لم یکن احد فی زمانه اشبه منه بمن مضیٰ من الصالحین فی الزهد والفضل وقال احمد واسحٰق اصح الطرق الزهری عن سالم عن ابیه ان کے والد صاحب

فرمایا کرتے

یلوموننی فی سالم والومھم وجلدۃ بین العین والانف سالم

مات سنۃ ست ومائۃ وقد شاخ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۸۸)

(۱۸۵) ﴿ابن عمرؓ﴾

یہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب ہیں غزوہ خندق' بیعت رضوان اور تمام مشاہد اور جہادوں میں شریک رہے کان اماماً واسع العلم متین الدین وافر الصلاح (مناوی ۱۳۰) زہد و تقویٰ کا نمونہ تھے ۷۳ یا ۷۴ھ میں انتقال ہوا۔ تذکرۃ الحفاظ میں ہے۔ ومناقبہ جمۃ اثنی علیہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ووصفہ بالصلاح وعن ابن الحنفیۃ قال کان ابن عمر حبر ھذہ الامۃ قال سعید بن المسیب لوشھدت لاحد انہ من اھل الجنۃ لشھدت لابن عمر وذکرنا فع ان عبداللّٰہ تتبع امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وآثارہ وافعالہ حتی کانہ خیف علی عقلہ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۷)

(۱۸۶) ﴿الفضل بن موسیٰؒ﴾

ابوعبداللہ کنیت ہے السینانی ہیں قریہ سینان کی طرف نسبت ہے المروزی ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقاتِ صغار التابعین سے ہیں الذھبی فرماتے ہیں

ماعلمت فیہ لیناً الا ماروی عن ابن المدینی انہ قال لہ مناکیر رویٰ عن ھشام بن عروۃ وطبقتہ وعنہ ابن راھویہ وخلق مات سنۃ احدی او ثنتین وتسعین ومائۃ مِن التاسعۃ (مناوی ۱۳۱) قال ابن معین وابن سعد ثقۃ قال ابوحاتم صدوق قال وکیع اعرفہ ثقۃ صاحب سنۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تھذیب ج۸ ص ۲۵۷)

(۱۸۷) ﴿ابوتمیلۃؒ﴾

ان کا نام یحییٰ بن واضح ہے المروزی الانصاری ہیں۔ اخرج حدیثہ الستۃ (جمع ۱۳۱) تمیلۃ بروزن عبیدۃ کے ہے وتمیلۃ دابۃ بریۃ کالھر امام احمد نے فرمایا لا بأس بہ۔ ابن معین کہتے ہیں ثقۃ (مناوی

۱۳۱) ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں اوران سے احمد' ابن ابی شیبۃ' اورالدورقی روایت کرتے ہیں قال ابوحاتم ثقة فی الحدیث ادخله البخاری فی الضعفاء وقال صاحب المیزان لم ارله فی الضعفاء للبخاری ذکراً ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۱ ص ۲۵۷)

(۱۸۸) ﴿زید بن حبابؒ﴾

کنیّت ابوالحسن ہے الشکلی' خراسانی پھرکوفی ہیں حافظ الحدیث ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے۔قال الذهبی لا بأس به وقال ابن حجر صدوق ویخطئی فی حدیث الثوری (مواهب ۶۵) حسین بن واقد سے روایت کرتے ہیں اورآپؒ سے احمد وغیرہ نے روایت کی ہے مات سنة ثلاث ومائتین (مناوی ۱۳۱) آپ اندلسمیں قاضی تھےابن حبان نے آپ کوثقات میں ذکرکیا ہے ۔ قال ابوحاتم صدوق صالح وقال علی بن المدینی والعجلی ثقة (تهذیب ج۳ ص ۳۴۷)

(۱۸۹) ﴿عبدالمومن ابن خالدؒ﴾

الحنفی المروزی ہیں مروکے قاضی تھے۔ابوحاتم نے کہا لابأس به السلیمانی نے کہا فیه نظر . الذھبی نے کہا صدوق. خرج له ابوداؤد وقال الحافظ العراقی ولیس له عند المولف الا هذا الحدیث من السابعة خرج له ابوداؤد والمصنف (مناوی ۱۳۱) مذکورہ تینوں راوی عبدالمؤمن سے روایت کرتے ہیں۔حسن ابن بریدہ اورعکرمہ سے روایت کرتے ہیں اورآپؒ سے ابوتمیلہ' فضل بن موسیٰ وغیرہ روایت نقل کرتے ہیں ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۶ ص ۳۸۳)

(۱۹۰) ﴿زیاد بن ایوب البغدادیؒ﴾

زیاد' عماد کے وزن پر ہے ابوھاشم کنیّت ہے طوسی ہیں دلویہ ان کالقب ہےمگرلقب سے وہ غضبناک ہوجاتے توپھران کالقب احمد پڑگیا (مناوی۱۳۲) ثقہ ہیں حافظ الحدیث ہیں اخرج حدیثه الشیخان والترمذی والنسائی (جمع ۱۳۲) روی عن عبدالله بن ادریس ومروان بن معاویة وعنه البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی قال المروزی عن احمد اکتبوا عنه فانه شعبة الصغیر وقال ابواسحٰق

الاصبحانی لیس علی بسیط الارض احد اوثق من زیاد بن ایوب قال ابو حاتم صدوق (۲۵۲ھ) میں وفات پائی (تهذیب ج۳ ص ۳۰۶)

(۱۹۱) ﴿امّه﴾

قال الزین العراقی ویحتاج الحال الی معرفة حالها ولم ارمن ترجمها (مناوی ۱۳۲)

(۱۹۲) ﴿عبداللہ بن محمد بن الحجاجؒ﴾
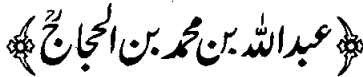
ابن خزیمہؒ وغیرہ نے ان سے علم حدیث اخذ کیا ہے صرف ترمذی ہی ان سے تخریج کرتے ہیں۔ صدوق اخرج حدیثه الترمذی فقط (جمع ۱۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ ابو یحییٰ آپؒ کی کنیت اور الصواف سے مشہور تھے روی عن ابی عامر العقدی وابی معمر وعنه الترمذی وموسیٰ ابن هارون روی عن البزار وقال هو ختن معاذ بن هشام روی عن الترمذی حدیث اسماء بنت یزید کان کمّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الرسغ (تهذیب ج٦ ص ۷)

(۱۹۳) ﴿مُعاذ بن هشامؒ﴾
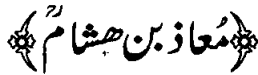
مُعاذ میم کے ضمہ کے ساتھ ہے اخرج حدیثه الستة ' البصری ہیں ابن عدی نے کہا صدوق ہیں لیس بحجة وربما غلط ۲۰۰ھ میں انتقال ہوا (جمع 'مناوی ۱۳۳)

ابتدائی سکونت یمن میں تھی پھر بصرہ کو مسکن بنایا روی عن ابیه وابن عون وشعبة وعنه احمد واسحٰق وابن المدینی ذکرہ ابن حبان فی الثقات ابن قانع فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں آپؒ فرماتے ہیں میں نے قتادہ سے دس ہزار حدیثیں سنی ہیں (تهذیب ج۱۰ ص ۱۷۸)

(۱۹۴) ﴿ابیؒ﴾
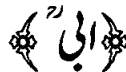
مراد هشام ہیں وهو ابن ابی عبداللہ ' الدستوائی نسبت ہے کیونکہ الدستوائية کپڑا بیچا کرتے تھے تو اسی طرف منسوب ہو گئے یہ ایک خاص قسم کا کپڑا ہے جو بلادِ اھواز کے ایک خاص شہر سے طلب کیا جاتا تھا اس شہر کا نام دستواء تھا۔ کان یبیع الثیاب التی تجلب من دستواء روی عن قتادة ویونس

الاسکاف وعنه شعبة بن الحجاج واسم ابیه سنبر الربعی قال العجلی بصری ثقة ثبت فی الحدیث حجة الدانه یری القدر (تهذیب ج ۱۱ ص ۴۰) قال فی الکاشف کان یطلب العلم للّٰہ وقال ابوداؤد الطیالسی کان هشام امیر المؤمنین فی الحدیث (مواهب ۶۷) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا

(۱۹۵) ﴿ بدیلؒ ﴾

اسم مصغّر ہے ابن میسرة سے مزید توضیح کردی گئی ہے تاکہ دوسروں کے ساتھ التباس نہ ہو کیونکہ بدیل کی ایک جماعت ہے۔ العقیلی بھی مصغر ہے یہ ابن میسرہ کی صفت ہے۔وثقه جماعة وفی نسخ ابن صلیب بالتصغیر والصواب الاول لانه لم یثبت ابن صلیب (مواهب ۶۷) روی عن انس وعبداللّٰه بن شقیق وعطاء وعنه قتادة وشعبة قال ابن سعد وابن معین والنسائی ثقة وقال ابوحاتم صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات فی الطبقة الثالثة قال البخاری عن علی ابن المدینی مات ۱۳۰ ھ (تهذیب ج ۱ ص ۴۲۱)

(۱۹۶) ﴿شھر بن حوشبؒ ﴾

شھر ' فلس کے وزن پر اور حوشب ' جعفر کے وزن پر ہے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوھریرةؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثابت وغیرہ روایت کرتے ہیں ابن معینؒ اور احمدؒ نے ان کی توثیق کی ہے ابن حجرؒ نے کہا صدوق ربما وهم وقال ابن هارون ضعیف (مواهب ۶۷) ۱۱۱ یا ۱۱۲ھ میں انتقال ہوا ۔صدوق کثیر الارسال اخرج حدیثه البخاری فی تاریخه والخمسة فی صحاحهم وقال المصنف فی جامعه حدیث حسن غریب (جمع ۱۳۴) آپؒ کی کنیّت ابوسعید اور شامی لقب ہے امام نسائی نے فرمایا لیس بالقوی وقال العجلی شامی تابعی ثقة روی عن اسماء احادیث حسانا (تهذیب ج ۴ ص ۳۲۴)

(۱۹۷) ﴿حضرت اسماءؓ ﴾

باپ کا نام یزید ہے انصاریہ صحابیہ ہیں کنّیت ام سلمة ہے ان سے مرویات کی تعداد ۸۱ ہے امام بخاریؒ نے ان سے الادب المفرد میں تخریج کی ہے وروی عنها الاربعة ۔علامہ بیجوریؒ فرماتے ہیں قتلت یوم

اليرموك تسعة بخشبةٍ وقتلت ايضاً جماعة مِن الروم كمافى التقريب (مواهب ٦٧)

(۱۹۸) ﴿عروۃ بن عبداللہ بن قشیرؒ﴾

الجعفی ہیں ابن حجرؒ نے کہا ثقہ ہیں ابن سیرین اور ایک طائفہ سے روایت کرتے ہیں ان سے سفیان وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ خرج لہ ابوداؤد وابن ماجة (مواهب ٦٨) ابومھل الکوفی سے مشہور تھے ذكره ابن حبان فى الثقات قال ابوزرعة ثقة (تهذيب ج٧ ص ١٦٧)

(۱۹۹) ﴿معاویہ بن قرۃؒ﴾

كا ن عالماعاملاً ثقة ثبتاً ولد يوم الجمل ومات سنة ثلاث عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوى ١٣٥) روى عن ابيه ومعقل بن يسار وابى ايوب الانصارى وعنه ثابت البنائى وبسطام بن مسلم قال يحيىٰ بن معين ثقة وكذا قال العجلى والنسائى وابوحاتم. قال مطر الاعنق عن معاوية بن قرة لقيت من الصحابة كثيراً منهم خمسة وعشرون من مزينة قال ابن حبان كان من عقلاء الرجال (تهذيب ج١٠ ص ١٩٥)

(۲۰۰) ﴿ابیہؒ﴾

یعنی قرۃ بن ایاس ابن ہلال المزنی مراد ہیں صحابی ہیں۔ نزل بالبصرة ومات سنة اربع وستين خرج له الائمة (مناوى ١٣٥) ابومعاویہ کنیت تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس سے اس کے بیٹے معاویہ نے روایت کی قتل فى حرب الازارقة مع عبدالرحمٰن بن عيسىٰ فى زمن معاوية وذكره ابن سعد فى طبقة الخندقيين (تهذيب ج٨ ص ٣٣١)

(۲۰۱) ﴿عبد بن حمیدؒ﴾

حمید مصغر ہے ان کا نام عبدالحمید ہے بعض نے کہا نصر ہے۔ ثقة حافظ ذوتصانيف. (مواهب ٦٨) علی بن عاصمؒ نضر بن شمیل اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں ان سے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ ۲۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۰۲) ﴿محمد بن الفضلؒ﴾

کنیت ابوالنعمان ہے نسبت السدوسی البصری ہے حافظ ہیں مکثر ہیں اور ثقہ ہیں لکنہ اختلط آخراً فترک الاخذ عنہ خرج لہ الجماعۃ (مواھب ۶۸) ۲۲۴ھ میں انتقال ہوا۔ آپ عارم کے ساتھ معروف تھے جریر بن حازم ومھدی بن میمون سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بخاریؒ وغیرہ روایت کرتے ہیں وفی الزھرۃ روی عنہ اکثر من مائۃ حدیث قال الدارقطنی تغیر بآخرہ وما ظھر لہ بعد اختلاطہ حدیث منکر وھو ثقۃ وقال العجلی بصری ثقۃ رَجل صالح (تھذیب ج۹ ص ۳۵۷)

(۲۰۳) ﴿حبیب بن الشھیدؒ﴾

طبیب کے وزن پر ہے تابعی صغیر ثقۃ ثبت خرج لہ الستۃ (مواھب ۶۴) الازدی البصری ہیں صغیر ادرک ابا الطفیل (مناوی ۱۳۷) ۱۴۵ھ میں انتقال ہوا۔ وروی عن الحسن بن ثابت وعمرو بن دینار وعنہ شعبۃ والثوری وقال ابن معین والنسائی والعجلی والدار قطنی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تھذیب ج۲ ص ۱۶۲)

(۲۰۴) ﴿سعید بن ایاس الجریریؒ﴾

جریری نسبت ہے۔ مصغراً أحد اٰبائہ وھو احد الثقات الأثبات وثقہ جمع تغیّر قلیلاً ولذا ضعفہ یحییٰ القطان خرج لہ الجماعۃ (مواھب ۷۰) قال ابن معین ھو ثقۃ وقال ابوحاتم الرازی من کتب عنہ قدیماً ھو صالح حسن الحدیث (جمع ۱۳۹) روی عن ابی الطفیل وابی عثمان النھدی وعبداللّٰہ بن بریدۃ وعنہ بشر بن المفضل و ابوقدامۃ والثوری قال العجلی بصری ثقۃ واختلط بآخرہ ۱۴۴ھ میں وفات پائی (تھذیب ج۴ ص ۶)

(۲۰۵) ﴿ھشام بن یونسؒ﴾

الکوفی اللولوی ہیں ثقہ ہیں ابوداؤد اور خود مصنف ان سے روایت کرتے ہیں ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۴۵) آپؒ حفص بن غیاث محاربی اور ابن عیینۃ وغیرھم سے روایت کرتے ہیں۔ قال

النسائی ثقة وقال المطین کان صدوقاً ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۱۱ ص ۵۲)

(۲۰۶) ﴿القاسم بن مالک المزنیؒ﴾

الکوفی ہیں المزینة قبیلہ کی طرف منسوب ہیں احمدؒ ابن عرفہ اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ خرج لہ الشیخان و النسائی و ابن ماجة قال ابن حجر صدوق فیه لین (مواهب ۷۱) اخرج حدیثه الجماعة الا ابا داؤد (جمع ۴۰۱) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال ابوداؤد عن احمد کان صدوقا ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت ذکرہ ابن سعد فی اهل الکوفة وقال کان ثقة صالح الحدیث بقی الیٰ بعد التسعین ومائة (تهذیب ج۸ ص ۲۹۸)

(۲۰۷) ﴿عون بن ابی جحیفةؒ﴾

شعبہؒ سفیان اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں ووثقوہ خرج له الستة (مواهب ۷۱) قال ابن معین وابوحاتم والنسائی ثقه ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال خلیفة مات فی آخر ولایة خالد علی العراق وقال ابن قانع مات ۱۱۶ھ (تهذیب ج۸ ص ۱۵۱) ۱۱۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۰۸) ﴿علی بن خشرمؒ﴾

المروزی ہیں حافظ ہیں مسلم نسائی اور ابن خزیمہؒ ان سے روایت کرتے ہیں نسائی نے ثقہ کہا ہے ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۴۲) وهو ابو الحسن الحافظ قریب بشر الحافی روی عن حفص بن غیاث وعیسیٰ بن یونس وعنه مسلم والترمذی والنسائی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال النسائی ثقة وفی الزهرة روی عنه مسلم تسعة (تهذیب ج۷ ص ۲۷۸)

(۲۰۹) ﴿عبیداللہ بن ایادؒ﴾

بن لقیط السدوسی ابو السلیل الکوفی روی عن ابیه وکلیب بن وائل وعبداللّٰه بن سعید وعنه ابن المهدی وابن المبارک ذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین ثقة وکان عریف قومه قال النسائی والعجلی ثقة ۔ ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا (تهذیب ج۷ ص ۴) صدوق خرج له الستة الا ابن ماجة لکن لینه البزار (مواهب ۷۲)

(۲۱۰) ﴿عفان بن مسلمؒ﴾

الباهلی الصغار البصری الثقة الثبت الذی قال فی حقه یحییٰ القطان وما ادراک ما یحییٰ القطان اذا وافقنی عفان لا ابالی من خالفنی قال الذهبی وقد آذیٰ ابن عدی نفسه بذکره له فی الضعفاء لکنه تغیّر قبل موته بایام مات سنة عشرین ومائتین خرج له الستة (مناوی ۱۴۴) روی عن داؤد وشعبة وابوعوانة وعنه البخاری وابوبکر بن ابی شیبه واحمد بن حنبل قال العجلی عفان بصری ثقة ثبت صاحب سنة وقال ابوحاتم امام متقن . قال حنبل بن اسحٰق وامر المامون اسحق بن ابراهیم الظاهری ان یدعوعفان الی القول بخلق القرآن فان لم یجب فاقطع عنه رزقه وهو خمس مائة درهم فی الشهر فاستدعاه فقرأ قل هو اللّٰه احد حتی ختمهافقال مخلوق هذا قال یا شیخ ان امیر المومنین یقول ان لم یجب اقطع رزقه فقال وفی السماء رزقکم وما توعدون وخرج ولم یجب (تهذیب ج۷ ص ۲۰۵)

(۲۱۱) ﴿عبداللہ بن حسان العنبریؒ﴾

تمیمی ہیں ابوالجنید کنیت ہے حبان سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے الحوضی روایت کرتے ہیں ۔ قال فی الکاشف ثقة وفی التقریب مقبول مِن السابعة بخاری نے اپنی تاریخ میں اورابوداؤد نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کی ہے (مواهب ۷۳)

(۲۱۲) ﴿دحیبةؒ﴾

العنبرية مقبولة مِن الثالثة خرج لها البخاری فی تاریخه وابو داؤد (مناوی ۱۴۴) روت عن جدّها حرملة بن عبداللّٰه العنبری وعن جدة ابیها قیلة بنت مخرمة وعنها عبداللّٰه بن حسان العنبری وهی جدلته ذکرها ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۱۲ ص ۴۴۵)

(۲۱۳) ﴿علیبةؒ﴾

شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ دحیبة اور صفية دونوں بہنیں تھیں اور دونوں عبداللہ بن

حسّان العنبر ی کی حقیقی جدّ ات تھیں ایک مادری جدہ (نانی) اور ایک پدری جدۃ (دادی) اور یہ دونوں علیبۃ کی بیٹیاں تھیں اسلئے ترمذی ۳۹۹ میں عبداللہ بن حسان العنبر ی کی روایت اس طرح ہے ۔
حدّثتنی جدَّتایَ صَفیّۃُ ودحیبۃ بنتی علیبۃ والصواب عن جدتیہ دحیبۃ وصفیۃ (جمع ۱۴۵) اس کی مزید وضاحت یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ دحیبۃ اور صفیۃ دونوں علیبۃ کی بیٹیاں تھیں پھر دحیبۃ اور صفیۃ کی شادیاں ہوئیں۔ دونوں کی اولاد میں سے ایک کا بیٹا اور دوسری کی بیٹی جوان ہوگئیں پھر ان دونوں کا آپس میں نکاح کردیا گیا اسی نکاح میں عبداللہ بن حسان العنبر ی پیدا ہوئے جو اسی حدیث کے راوی ہیں دحیبۃ اور صفیۃ میں سے گویا ایک عبداللہ کی نانی اور دوسری داوی ہے جن سے عبداللہ نے روایت اخذ کی ہے یہ دونوں بہنیں صحابیہ رسول حضرت قیلۃ بنت مخرمہ کی پروردہ تھیں جن سے ان دونوں نے روایت اخذ کی تھی (ملخصاً از جمع ۱۴۵)

(۲۱۴) ﴿قیلۃ بنت مخرمہؓ﴾

صحابیہ رسول ہیں وقیل العنزیۃ وقیل العنبریۃ صحابیۃ لها حدیث طویل فی الصحاح خرج لها البخاری فی الادب وابوداؤد (مناوی ۱۴۵) رزی حدیثها عبداللّٰہ بن حسان العنبری عن جدتیہ صفیۃ ودحیبۃ ابنتی علیبۃ وکانتا ربیبتی قیلۃ وکانت جدۃ ابیها جاء ت الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مع حریث بن حسان وافد بنی بکر بن وائل (تهذیب ج۱۲ ص ۴۷۴)

(۲۱۵) ﴿حبیب بن ابی ثابتؒ﴾

ابویحییٰ کنیت ہے الاعور ہیں الاسدی الکاہلی اور الکوفی ہیں صدوق ثقۃ المجتهد الکبیر الشان احد الاعلام الکبار روی عن ابن عباس وجندب وعنہ سفیان وامم مات سنۃ تسع عشرۃ ومائۃ خرج لہ البخاری فی الادب والخمسۃ (مناوی ۱۴۸) قال البخاری عن علی بن المدینی لہ نحو مائتی حدیث قال العجلی کوفی تابعی ثقۃ وقال ابوحاتم صدوق ثقۃ وقال ابن عدی وقد حدث عنہ الائمۃ وهو ثقۃ حجۃ (تهذیب ج۲ ص ۱۵۶)

(۲۱۶) ﴿سمرۃ بن جندب﴾

جلیل القدر صحابی ہیں صدوق الحدیث ہیں عظیم الامانة مِن عظماء حفاظ المکثرین (مواهب ۷۴) مات سنة ثمان او تسع وخمسين وقيل ستين (مناوی ۱۴۸)

روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی عبيدة وعنه ابناه سليمان وسعد وعبدالله بن بريدة كان الحسن وابن سيرين وفضلاء اهل البصرة يثنون عليه قال ابن سيرين كان عظيم الامانة صدوق الحديث يحب الاسلام واهله قال ابن عبدالبر مات بالبصرة سنه ثمان وخمسين سقط فی قدر مملوءة ماء حارا فكان ذلك تصديقا لقول رسول الله صلی الله عليه وسلم له ولابی هريرة وثالث معهمايعنی ابا محذورة آخركم موتا فی النار . وقد جاء فی سبب موته غير ماذكر (تهذيب ج۴ ص ۲۰۷)

قدمت به أمه المدينة وهو صغير ' بعد أن توفی أبوه 'وتزوجهاأنصاری ' وكان فی حجره حتی كبر 'وأجازه النبی صلی الله عليه وسلم فی المقاتلة يوم أحد وغزا مع النبی غزوات ' ثم سكن البصرة ' وكان زياديستخلفه عليها إذا سارإلی الكوفة وعلی الكوفة إذا سار إلی البصرة روی له مائة حديث ' اتفق البخاری ومسلم علی حديثين .(اتحافات ص ۱۱۱)

(۲۱۷) ﴿یحییٰ بن زکریاؒ﴾

الہمدانی الکوفی ہیں احد الفقهاء الكبار المحدثين الاثبات قيل لم يغلط قط خرج له الستة (مواهب ۷۴) ۱۸۳ھ میں مدائن میں انتقال ہوا۔

روی عن ابيه والاعمش وابن عون وعاصم الاحول وعنه يحيیٰ بن آدم واحمد بن حنبل ويحيیٰ بن معين .

قال ابن المدينی هومن الثقات وقال ايضاانتهی العلم اليه فی زمانه قال ابوحاتم مستقيم الحديث ثقة صدوق قال العجلی ثقة وهو ممن جمع له الفقه والحديث وكان علی قضاء المدائن ويعدّ من حفاظ الكوفيين بالحديث متقنا ثبتا صاحب سنة (تهذيب ج ۱۱ ص ۱۸۳)

(۲۱۸) ﴿ ابیؓ ﴾

مراد زکریا ہیں صدوق مشہور حافظ وثقه احمد وقال ابوحاتم لين (مواهب ۷۴) وقال ابوزرعة صويلح يدلس (مناوى ۱۴۹)۱۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۱۹) ﴿مصعب بن شیبۃؒ﴾

العبدی المکی ہیں من الخامسة خرج له مسلم قال ابوحاتم لا يحمدونه والدار قطنى لين واحمد له مناكير وابوداؤد ضعيف (مناوى ۱۴۹) روى عن ابيه وعمة ابيه صفية وطلق بن حبيب وعنه ابنه زرارة وابن جريج ومسعر قال يحيىٰ ابن معين والعجلى ثقة وقال ابن سعد كان قليل الحديث (تهذيب ج۱۰ ص ۱۴۷)

(۲۲۰) ﴿ صفیةؓ ﴾

یہ شیبة العبدرية کی بیٹی ہے بنوعبدالدار کی طرف نسبت ہے من صغار الصحابة (مناوى ۱۴۹) روت عن النبى صلى الله عليه وسلم وعائشة وام حبيبة روى عنها ابنها منصور وقتادة ذكرها ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج۱۲ ص ۴۵۸)

(۲۲۱) ﴿ الشعبیؒ ﴾

مشہور فقیہ ہیں کبار تابعین سے ہیں روىٰ عن خمس مائة صحابى وكان يمازح (مناوى ۱۵۰) یہاں پر شعبی فتح ش کے ساتھ ہے اصل نام عامر بن شراحیل ہے والشعبى (بالضم) هو معاوية ابن حفص الشُعبى نسبة لجده والشِعبى (بالكسر) هو عبدالله بن مظفر الشعبى كلهم محدثون (مواهب ۷۵) علامہ ذھبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں "الشعبى علامة التابعين ابوعمرو " کے عنوان سے تقریباً دس صفحات میں آپؒ کا تذکرہ فرمایا ہے هو من شعب همدان مولده فى اثناء خلافة عمر فى ما قيل كان اماما حافظا فقيها متقنا ثبتا وكان يقول ما كتبت سوداء فى بيضاء ..وهو اكبر شيخ لأبى

حنیفةؒ روی عن ابی هریرة وابن عباس وعائشة وعبدالله بن عمر وعنه اسمٰعیل بن ابی خالد والاعمش وابوحنیفة وخلق قال احمد العجلی مرسل الشعبی صحیح عن ابی بکر قال قال لی ابن سیرین الزم الشعبی فلقد رائیته یستفتی والصحابة متوافرون قال عاصم الاحول مارائیت احداً اعلم بحدیث اهل الکوفة والبصرة والحجاز من الشعبی واستعمل ابن هبیرة الشعبی علی القضاء الخ (تذکرة الحفاظ ج۱ ص ۷۹)

(۲۲۲) ﴿عروةؒ﴾

ثقة خرج له الستة (مواهب ۷۵) الثقفی الکوفی ولی امرة الکوفة ثقة مات بعد الستین خرج له الستة (مناوی ۱۵۰) آپؒ کا لقب ابو یعفور تھا ۷۵ھ میں حجاج نے آپ کو کوفہ کا والی بنایا روی عن ابیه وعائشة وعنه الشعبی ونافع بن جبیر وعباد بن زیاد وغیرهم قال العجلی کوفی تابعی ثقة قلت وذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من افاضل اهل بیته (تهذیب ج۷ ص ۱۷۱)

(۲۲۳) ﴿ابیهؒ﴾

مراد حضرت مغیرةؓ ہیں مشہور صحابی ہیں وکان مِن خدمة المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم خرج له الستة (مناوی ۱۵۰) شهد الحدیبیة وما بعدها وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنه اولاده عروة وحمزة وعقار وغیرهم قال ابن سعد کان یقال له مغیرة الرأی وشهد الیمامة وفتوح الشام والقادسیة . قال ابو القاسم البغوی کان اول من وضع دیوان البصرة (تهذیب ج۱۰ ص ۲۳۵)

(۲۲۴) ﴿ایوب السختیانیؒ﴾

کبار مشاہیر فقہاء سے ہیں احد المشاهیر الکبار الثقات ثقة ثبت حجة مِن وجوه الفقهاء العباد الزهاد وحج اربعین حجة خرج له الجماعة (مناوی ۱۵۲) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ صاحب تذکرة الحفاظ ان کا ترجمہ اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ ایوب بن ابی تمیمة کیسان الامام ابوبکر السختیانی البصری الحافظ احد الاعلام . قال ابن المدینی له نحو ثمان مائة حدیث وقال شعبة کان ایوب سیّد العلماء روی عن عمرو بن سلمة وسعید بن جبیر وابی قلابة وعنه شعبة ومعمر والحماد ان

والسفیانان (تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۱۳۰)

(۲۲۵) ﴿محمد بن سیرینؒ﴾

البصری ہیں اکابر تابعین میں سے ہیں۔ ھو تابعی جلیل مشھور امام فی علم التعبیر اخرج حدیثه الائمة الستة وھو مِن موالی انس کا تبه علی عشرین الفاً فاداھا وعتق وکان له اولاد ستة کلھم نجباء محدثو ن وھم محمد ومعبد وانیس ویحییٰ وحفصة وکریمة ومِن نوادر الاسانید روی محمد عن یحییٰ عن انیس حیث وقع فی الاسناد ثلاثة اخوة (جمع ۱۵۳) تیس صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے ۔ کان ثقة ماموناً فقیھاً اماماً ورعاً فی فقهٍ فقیھاً فی ورعه قال ابن عون لم ار فی الدنیا مثله ۱۱۰ھ میں انتقال ہوا۔ (مناوی ۱۵۳) صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں۔ کان فقیھا اماما غزیر العلم ثقة ثبتا علامة فی التعبیر رأسا فی الورع وامّه صفیة مولاۃ لابی بکر الصدیق رضی الله عنه (تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۷۸)

(۲۲۶) ﴿جعفر بن سلیمان الضبعیؒ﴾

بنی ضبعة قبیلہ کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں ضبیعی بھی آیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ صدوق زاھد لکنه ینسب الی التشیع (جمع ۱۵۵) کان مِن العلماء الزھاد علی تشیعه بل رفضه وثقه ابن معین وضعفه ابن القطان وقال احمد لا باس به (مناوی ۱۵۵) علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں روی عن ثابت البنانی وابن جریج وعطاء بن السائب وعنه الثوری وعبدالرحمٰن بن مھدی ومالک بن دینار قال ابن حبان کا ن جعفر من الثقات فی الروایاتَ غیر انه ینتحل الی اھل البیت ولم یکن بداعیة الی مذھبه قال البزار امّا حدیثه فمستقیم (تھذیب ج ۲ ص ۸۱)

(۲۲۷) ﴿مالک بن دینارؒ﴾

ھو تابعی مشھور (جمع ۱۵۵) بصرہ کے علماء اور زھاد سے ہیں نسائی اور ابن حبان نے انہیں ثقة قرار دیا ہے ائمہ اربعة نے تخریج کی ہے بخاریؒ نے ان سے اپنی تاریخ میں تخریج کی ہے روی عن

انس مات سنة ثلاثين ومائة (مناوی ۱۵۵) چونکہ صحابی منقطع ہے اسلئے یہ حدیث مرسل ہے فالحديث مرسل (جمع ۱۵۵) كان ابوه من سبى سجستان وقيل من كابل روى عن انس بن مالك وابن سيرين وعطاء بن ابى رباح وعنه ابان بن يزيد وصدقة بن موسىٰ ذكره ابن حبان فى الثقات وقال كان يكتب المصاحف بالاجرة ويتقوت باجرته (تهذيب ج۱۰ ص ۱۳)

(۲۲۸) ﴿ دلهم بن صالح رح ﴾

دلہم، جعفر کے وزن پر ہے ابوداؤدؒ نے کہا لا باس به ابن معین نے کہا کہ ضعیف ہے، شعبی وغیرہ سے روایت کرتا ہے۔ خرج له ابوداؤد وابن ماجة والبخاری (مواهب ۷۸) کندہ قبیلہ سے ہیں اسلئے الکندی الکوفی سے معروف ہیں روى عن عطاء وعكرمة وعنه وكيع وابونعيم وعبيدالله بن موسىٰ قال ابوحاتم هو احب الّى من بكير بن عامر (تهذيب ج۳ ص ۱۸۴)

(۲۲۹) ﴿ حجیر بن عبداللہ رح ﴾

اخرج حديثه ابوداؤد والترمذى وابن ماجة (جمع ۱۵۶) قال الذهبى يجهل وحسن له المصنف وفى التقريب مقبول من الثامنة خرج له ابوداؤد (مناوی ۱۵۶) روى عن عبدالله بن بريدة وعنه دلهم بن صالح اخرجوا له حديثا واحدًا فى المسح على الخف وحسنه الترمذى ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج۲ ص ۱۸۹) ابن بریدہ کا تذکرہ صفحہ ۱۵۲ پر گذر چکا ہے۔ ابن بريدة وهو الصواب، وفى بعض النسخ ابوبريدة وغلطه القسطلانى (اتحافات ۱۱۹)

(۲۳۰) ﴿ الحسن بن عیاش رح ﴾

الاسدی الکوفی ہیں ان کی معین نے توثیق کی ہے۔ اخرج حديثه مسلم والترمذى والنسائى (جمع ۱۵۷) مات سنة اثنين وثلاثين ومائة قال الحافظ الزين العراقى وليس للحسن بن عياش عند المولف الا هذا الحديث الواحد (مناوی ۱۵۷) روى عن الاعمش ومغيرة وابى اسحق الشيبانى وعنه ابن المبارك وابن مهدى ويحيىٰ بن آدم قال النسائى والعجلى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات

له فی صحیح مسلم حدیث واحد فی الجمعة وقال الطحاوی ثقة حجة (تهذیب ج۲ ص ۲۷۰)

(۲۳۱) ﴿خالد الحذاءؒ﴾

الحذاء کا معنیٰ پارہ دوز یعنی موچی، جوتے بنانے والا ایک لفظ خصاف بھی بولا جاتے ہیں جوتوں کی مرمت کرنے والے اس نام سے امام خصافؒ بھی مشہور ہوئے ہیں۔

مگر خالد موچی نہیں تھے بلکہ موچیوں کے بازار میں موچیوں کے ساتھ ان کی نشست و برخاست تھی ویسمٰی به لقعوده فی سوق الحذائین (مناوی ۱۵۹) بعض کہتے ہیں کہ موچیوں کے خاندان سے شادی کی تھی اولکونه تزوج منهم اولکونه کان کثیراً ما یقول احذ هذا الحذو علی هذا الحدیث لالکونه حذاء (مناوی ۱۵۹) شیخ عبدالرؤف لکھتے ہیں ثقة امام حافظ تابعی جلیل القدر کثیر الحدیث واسع العلم مات سنة احدی واربعین ومائة خرج له الجماعة وقدعیب بدخوله فی عمل السلطان (جمع ۱۵۹) خرج له الجماعة (مواهب ۸۱) ۸۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۳۲) ﴿یعقوب بن ابراهیمؒ﴾

ابویوسف المدنی روی عن ابیه وشعبة وعنه ابن معین واسحق قال ابن سعد کان ثقة ماموناً یقدم علی اخیه فی الفضل والورع والحدیث قال العجلی ثقة ۲۰۸ھ میں وفات ہوئی (تهذیب ج۱۱ ص ۳۳۳) ثقة مکثر خرج له الجماعة ویعقوب بن ابراهیم فی الرواة کثیر جدا وکان ینبغی تمییزه (مناوی ۱۶۰)

(۲۳۳) ﴿ابواحمد الزبیریؒ﴾

هو محمد بن عبدالله بن الزبیر الاسدی الکوفی روی عن یحییٰ بن ابی الهیثم وعیسیٰ بن طهمان وسفیان الثوری وعنه ابنه طاهر واحمد بن حنبل وبندار قال النصر بن علی سمعت احمد الزبیری یقول لا ابالی ان یسرق منی کتاب سفیان انی احفظه کله وقال ابن نمیر هو صدوق فی الطبقة الثالثة من اصحاب الثوری ما علمت الاخیر ا مشهور بالطلب ثقة صحیح الکتاب وقال

ابو حاتم عابد مجتهد حافظ للحديث له اوهام مات سنة ثلاث ومائتين (تهذيب ج۹ ص ۲۲۷) زبیری ان کے جدامجد زبیر کی طرف نسبت ہے الکوفی ہیں اخرج حديثه الستة (جمع ۱۶۰) ثقة ثبت لكنه يخطى فى حديث الثورى مات سنة ثمان ومائتين مِن التاسعة (مناوی ۱۶۰)

(۲۳۴) ﴿عیسٰی بن طہمانؒ﴾

یہ ابوبکر البصری ہیں طہمان عطشان کے وزن پر ہے نزيل الكوفة عن انس وناس وعنه يحيیٰ بن آدم وقبيصة وعروة ووثقوه وفى التقريب صدوق خرج له البخارى والنسائى (مناوی ۱۶۰) قال ابو حاتم ثقة لابأس به يشبه حديثه حديث اهل الصدق مابحديثه بأس ابن حبان يتفرد بالمناكير (تهذيب ج۸ ص ۱۹۳)

(۲۳۵) ﴿سعید بن ابی سعید المقبریؒ﴾

ان کا نام کیسان تھا مقبری کی نسبت اس لئے کی جاتی ہے کہ نسبة لزيارة القبور اوحفظها او لكون عمر جعله على حفرها فالمقبرى صفة لابى سعيد وهو كثير الحديث ثقة وقال احمد لاباس به لكنه اختلط قبل موته بثلاث سنين وروايته عن عائشة وام سلمة مرسلة مات سنة ثلاث وعشرين ومائة او قبلها او بعدها خرج له الجماعة (مناوی ۱۶۱) قال ابن المدينى وابن سعد والعجلى وابوزرعة والنسائى ثقة قال ابن معين هو اثبت الناس فى سعيد بن ابى ذئب روى عن سعد وابى هريرة وعنه مالك وابن اسحق وابن ابى ذئب وغيرهم كان ابوه مكاتبا لامرأة (تهذيب ج۴ ص ۳۴)

(۲۳۶) ﴿عبید بن جریجؒ﴾

التيمى روى عن ابن عمر وابن عباس وابى هريرة وعنه زيد بن عتاب وسليمان بن موسیٰ قال ابوزرعة والنسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات له عندهم حديث واحد عن ابن عمر فى لبس النعل السبتية قلت وقال العجلى مكى تابعى ثقه (تهذيب ج۷ ص ۵۷) اخرج حديثه الشيخان وغيرهما وهو مدنى تابعى (جمع ۱۶۱)

(۲۳۷) ﴿ابن ابی ذئبؒ﴾

نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے الامام الکبیر الشان ثقة فقیه فاضل عالم باسل کامل روی عن عکرمة ونافع وخلف وعنه معمر وابن المبارک وابن وهب وامم کان عظیم الشان وقال احمد کان افضل من مالک ولما حج المهدی ودخل المسجد النبوی قاموا الاابن ابی ذئب فقیل له قم لامیرالمومنین قال انما تقوم الناس لرب العالمین فقال المهدی دعوه قامت منی کل شعرة (مناوی ۱۶۲)قال ابن حبان فی الثقات کان من فقهاء اهل المدینة وعبّاد هم وکان من اَقْوَل اهل زمانه للحق قال الخلیلی ثقة اثنی علیه مالک حدیثه فخرج فی الصحیح اذا روی عنه الثقات فشیوخه شیوخ مالک لکنه قدیروی عن الضعفاء ۱۵۸ ھ میں وفات ہوئی (تهذیب ج۹ ص ۲۷۰)

(۲۳۸) ﴿صالحؒ﴾

هوابن النبهان روی عن ابی الدرداء وعائشة وابی هریرة وعنه موسیٰ وابن عقبة وابن ابی ذئب وابن جریج قال مالک لیس بثقة وقال احمد بن حنبل قد روی عنه اکابر اهل المدینة وهو صالح الحدیث ما اعلم به بأسا ذکره ابوالولید الباجی فی رجال البخاری (تهذیب ج۴ ص ۴۰۷)

ثقة ثبت مگر آخر عمر میں مزاج میں تغیّر آ گیا تھا اسلئے یأتی باشیاء تشبه الموضوعات فاستحق الترک وکان قبل تغیره ثبتاً (مناوی ص ۱۶۲) ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

یہ حضرت التوامة کے مولیٰ تھے وهی امرأة لها صحبة وهی مِن صغار الصحابة (مواهب ۸۲) وسمیت توأمة لانها کانت مع اخت فی بطن وهی اخت ربیعة ابن امیة (جمع ۱۶۲)

(۲۳۹) ﴿السدیؒ﴾

یہ السدی الکبیر سے مشہور ہیں والسدة باب الدار نسب الیها لبیعه المقانع بباب مسجد الکوفة واسمه اسماعیل بن عبدالرحمن (مناوی ۱۶۲) اور ایک دوسرے السدی الصغیر ہیں جن کا نام حفید السدی ہے السدی الکبیر ثقہ ہیں وثقه احمد خرج له الجماعة الا البخاری (مواهب ۸۲) ۱۲۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۴۰) ﴿ من سمع ﴾

شیخ الںیجوریؒ فرماتے ہیں قال العسقلانی ولم ار فی روایة التصریح باسم من حدث السدی واظنه عطاء بن السائب فانه اختلط آخرا (مواھب ۸۲)

(۲۴۱) ﴿عمرو بن حریثؓ﴾

القرشی المخزومی ہیں صغیر صحابی ہیں خرج له الجماعة (مواھب ۸۳) قال الواقدی مات النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وھو ابن عشرة وروی عنه ابنه جعفر وخلیفة واصبغ وعطاء بن السائب وغیرھم (جمع ۱۶۲)

(۲۴۲) ﴿ الاعرجؒ ﴾

احمد کے وزن پر ہے نام عبدالرحمٰن باپ کا نام ھرمز ہے ابوداؤد والمزنی کے لقب سے مشہور ہیں ثقة ثبت عالم (مناوی ۱۶۳) اسکندریہ میں ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابی ھریرة وابی سعید وابن عباس وعنه زید بن اسلم وصالح بن کسیان والزھری قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال العجلی مدنی تابعی ثقة قال ابن لھیعة عن ابی النضر کان الاعرج عالما بالانساب والعربیة (تھذیب ج۶ ص ۲۶۰)

(۲۴۳) ﴿محمد بن مرزوق ابوعبداللہؒ﴾

الباہلی ہیں جبکہ محمد بن مرزوق بن عثمان البصری ۔دوسرے صاحب ہیں اس دوسرے صاحب سے اصحاب ستہ میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کی ہے لم یرو عنه احد من الستة کما فی التقریب (مواھب ۸۵) جبکہ ابوعبداللہ الباہلی سے مسلمؒ ابن ماجہ اور ابن خزیمہ روایت کرتے ہیں مات سنة ثمان واربعین ومائتین (مناوی ۱۶۸) اس کی نسبت دادا کی طرف کی گئی ہے جیسے کہ علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ یہ دراصل محمد بن محمد بن مرزوق بن بکیر الباھلی ہیں قال ابوحاتم صدوق ذکرہ ابن حبان فی الثقات وفی الزھرة روی عنه (م) سبعة احادیث وذکرہ منسوبا الی جده (تھذیب ج۹ ص ۳۸۲)

(۲۴۴) ﴿عبدالرحمٰن بن قیس ابومعاویہؒ﴾

الضبی الزعفرانی ہیں کنیہ ابوزرعۃ وغیرہ (مناوی ۱۶۸) کذا ذکرہ ابن حجر فی التقریب اخرج حدیثہ الستۃ (جمع ۱۶۸) قال ابن حجر سکن بغداد ثم نیسابور روی عن ہشام وشعبۃ وحمید الطویل وعنہ ابوداؤد الطیالسی ومحمد بن مرزوق واحمد بن منصور قال ابن عدی عامۃ ما یرویہ لہ یتابعہ علیہ الثقات (تہذیب ج۶ ص ۲۳۲)

(۲۴۵) ﴿عبداللہ بن وھبؒ﴾

اخرج حدیثہ النسائی وابن ماجۃ ایضاً (جمع ۱۶۸) احد الاعلام الاثبات صاحب التصانیف خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱۶۹) ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابیہ وعنہ ابراھیم بن عمر وداؤد بن قیس وابو الھذیل وغیرھم قال بن معین ھو اقدم من اخیہ عبدالرحمن (تہذیب ج۶ ص ۶۷)

(۲۴۶) ﴿ابو عوانۃؒ﴾

ھو الوضاح ثقۃ ثبت مِن السابعۃ خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱۷۰) روی عنہ الستۃ (جمع ۱۷۰) ھو وضاح بن عبداللہ الیشکری کان من سبی جرجان رأی الحسن وابن سیرین وسمع من معاویۃ بن قرۃ حدیثا واحدا وروی عن اشعث بن ابی الشعثاء وقتادۃ وغیرھم وعنہ شعبۃ وحبان بن ھلال وسعید بن منصور وغیرھم قال ابن سعد کان ثقۃ صدوقا وقال العجلی ابوعوانۃ بصری ثقۃ (تہذیب ج ۱۱ ص ۱۰۳)

(۲۴۷) ﴿ابو بشرؒ﴾

امام ترمذی فرماتے ہیں ان کا نام جعفر بن ابی وحشیۃ ہے اختلف فیہ ثقۃ وضعفاً (جمع ۱۷۲) ھو جعفر بن ایاس الیشکری الواسطی بصری الاصل ثقۃ مات سنۃ خمس وعشرین ومائۃ وقیل سنۃ ستۃ وعشرین ومائۃ (مناوی ۱۷۱) روی عن عباد بن بشر وسعید بن جبیر وعکرمۃ وعنہ

الاعمش وایوب وشعبة قال ابوزرعة والعجلی والنسائی ثقة وقال ابن معین طعن علیه شعبة فی حدیثه عن مجاهد قال من صحیفة (تهذیب ج۲ ص ۷۱)

(۲۴۸) ﴿حفص بن عمر بن عبید الطنافسیؒ﴾

الطنافس کے ساتھ منسوب ہیں منسوب الی طنافس جمع طنفسة. البساط الذی له حمل وحصیر مِن سعف قدره ذراع فکان النسبة للعمل اوالبیع اشعاراً بانه صار علما له بالغلبة واشتهر به وهو ثقة (جمع ۱۷۲) روی عن زهیر بن معاویة وعنه علی بن المدینی ومحمود بن غیلان قلت قال العجلی کوفی ثقة (تهذیب ج۲ ص ۳۵۲)

(۲۴۹) ﴿محمد بن عبداللہ الانصاریؒ﴾

اس نام کے تین افراد ہیں والمسمیٰ بهذا الاسم ثلاثة (جمع ۱۷۴) یہ ان میں سب سے بڑے ہیں ان کے دادے کا نام المثنیٰ ہے دوسرے کے دادے کا نام حفص ہے تیسرے کے دادے کا نام ''زیاد'' ہے اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۷۴) قاضی البصرة قال ابوزرعة صالح الحدیث وابن معین ثقة ثبت (مناوی ۱۷۴) ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابیه وسلیمان التیمی وحمید الطویل وعنه البخاری وقتیبة بن سعید ومحمد بن بشار وغیر هم قال الاحوص عن ابن معین ثقة وقال ابوحاتم صدوق قال النسائی لیس به بأس وذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۹ ص ۲۴۴)

(۲۵۰) ﴿ابی یعنی عبدالله بن المثنیؒ﴾

صدوق کثیر الغلط مِن السادسة خرج البخاری والنسائی (مناوی ۱۷۴) الانصاری البصری روی عن ثمامة بن عبدالله والحسن البصری وثابت البنانی وعنه ابنه محمد وابوقتیبة ومسدد وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وقال ربمااخطأ وقال العقیلی لایتابع علی اکثر حدیثه (تهذیب ج۵ ص ۳۳۸)

(۲۵۱) ﴿ثمامةؒ﴾

ابن عبدالله بن انس بن مالک الانصاری البصری قاضیها صدوق وثقه احمد واشار ابن معین

الی تضعیفه عزل سنة عشر ومائة مات بعد ذلک بقلیل خرج له البخاری (مناوی ۱۷۴) روی عن جده انس والبراء بن عازب وعنه ابن اخیه عبداللّٰه بن المثنی وحمید الطویل وحماد بن سلمة قال احمد والنسائی ثقة وقال العجلی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۲ ص ۲۶)

(۲۵۲) ﴿نصر بن علی الجہضمیؒ﴾

ابوعمرو کنیت ہے ملک عراق کے شہر بصرہ میں ایک محلّہ بنام الجہاضمہ ہے نسبة الی جهاضمة محلة بالبصرة (جمع ۱۷۵) وکان احد الحفاظ الاعلام الثقات طلب للقضاء فقال استخیر فدعا علی نفسه فمات خرج له الجماعة (مواهب ۸۸) روی عن ابیه ویزید بن زریع وعبد الاعلیٰ وعیسیٰ بن یونس وغیرهم روی عنه الجماعة وابوزرعة وابوحاتم قال النسائی وابن خراش ثقة قال ابوبکر بن ابی داؤد کان المستعین بعث الی نصر بن علی لیولیه القضاء فقال لامیر البصرة ارجع فاستخیر اللّٰه تعالیٰ فرجع الیٰ بیته فصلی رکعتین ثم قال اللهم ان کان لی عندک خیر فاقبضنی الیک فنام فنبهوه فاذا هو میت مات ۲۵۰ھ (تهذیب ج۱۰ ص ۳۸۴)

(۲۵۳) ﴿نوح بن قیسؒ﴾

الحرانی ہیں نسبة الی حران وهی قبیلة مِن الازد وهو بصری صدوق (جمع ۱۷۵) صالح الحال حسن الحدیث وکان یتشیع ووثقه احمد لکن نقل عن یحییٰ تضعیفه وقال البخاری لم یصح حدیثه مات سنة ثلاث اواربع وثمانین ومائة خرج له مسلم والاربعة خلا البخاری (مناوی ۱۷۵) روی عن اخیه خالد بن مقیس وثمامة وایوب وابن عون وعنه یزید بن هارون وعفان ومسلم بن ابراهیم قال ابوداؤد ثقة بلغنی عن یحییٰ انه ضعفه وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن شاهین فی الثقات قال ابن معین هو شیخ صالح الحدیث (تهذیب ج۱۰ ص ۴۳۲)

(۲۵۴) ﴿خالد بن قیسؒ﴾

یہ رباح البصری کے بیٹے ہیں ثقة ' صدوق و قال البخاری لا یصح حدیثه مِن التاسعة خرج له مسلم وابوداؤد (مناوی ۱۷۵) روی عن عطاء وعمرو بن دینار وقتادة وابومسلمة وعنه اخوه نوح بن

قیس وعلی بن نصر الجهضمی ومسلم بن ابراهیم قال ابن معین ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قلت وقال العجلی ثقة (تهذیب ج ۳ ص ۹۷)

(۲۵۵) ﴿سعید بن عامرؒ﴾

الضبعی ہیں ابومحمد کنیت ہے البصری ہیں اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۷۶) احد الاعلام ثقة مامون صالح ربما وهم مِن التاسعة مات سنة ثمان ومائتین خرج له الستة (مناوی ۱۷۶) روی عن شعبة وهمام بن یحییٰ وسعید بن ابی عروبة وعنه احمد وعلی بن المدینی وبندار وغیرهم قال یحییٰ بن سعید هو شیخ المصر منذ اربعین سنة وقال ابوحاتم کان رجلا صالحا وکان فی حدیثه بعض الغلط وهو صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات مولده ۱۲۲ھ مات ۲۰۸ھ (تهذیب ج ۴ ص ۴۴)

(۲۵۶) ﴿حجاج بن منہالؒ﴾

السلمی البصری ہیں ابومحمد کنیت ہے اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۷۷) ثقة مِن التاسعة ورع عالم مات سنة ست او سبع عشرة ومائتین (مناوی ۱۷۷) روی عن جریر بن حازم والحمادین وشعبة وعنه ابوموسیٰ وبندار والفضل بن عباس قال ابوحاتم ثقة فاضل وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال العجلی ثقة رجل صالح (تهذیب ج ۲ ص ۱۸۲)

(۲۵۷) ﴿ابن جریجؒ﴾

المکی ہیں مشہور فقیہ ہیں احد الاعلام اول من صنف فی الاسلام قال یحییٰ هو اثبت مِن مالک مات سنة خمسین ومائة (مناوی ۱۷۷) هو عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ابوالولید روی عن حکیمة بنت رقیقة وابیه عبد العزیز وعطاء بن ابی رباح وکثیرین وعنه الاوزاعی واللیث ویحییٰ بن سعید الانصاری وغیرهم قال علی بن المدینی نظرت فاذا الاسناد تدور علی ستة فذکرهم ثم قال فصار علم هو لاء الی من صنف فی العلم منهم من اهل مکة عبدالملک بن جریج . قال المیمونی سمعت ابا عبدالله غیر مرة یقول کان ابن جریج من اوعیة العلم وقال ابوعاصم کان من العباد وکان یصوم الدهر الا ثلاثة ایام من الشهر (تهذیب

ج۶ ص ۳۵۷)

(۲۵۸) ﴿ عبداللہ بن نمیرؒ ﴾

الهمداني ابوهشام الكوفي ثقة مِن التاسعة خرج له الجماعة (مناوى ۱۷۸) اخرج حديثه الستة (جمع ۱۷۸) روى عن اسماعيل بن ابى خالد والاعمش وهشام بن عروة وعنه ابنه محمد وابوخيثمة وعلى بن المدينى وابوكريب قال ابوحاتم كان مستقيم الدهر وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج۶ ص ۵۲)

(۲۵۹) ﴿ محمد بن سہل البغدادیؒ ﴾

التيمى مولاهم ابوبكر اخرج حديثه مسلم والترمذى والنسائى (جمع ۱۸۵)

(۲۶۰) ﴿ یحییٰ ابن حسانؒ ﴾

ثقة امام رئيس خرج له الجماعة الاابن ماجة مات سنة ثمان ومائتين (مناوى ۱۸۵)

(۲۶۱) ﴿ سلیمان بن بلالؒ ﴾

ثقة امام جليل ولى خراج المدينة مات سنة اثنين وسبعين ومائة خرج له الكل (مناوى ۱۸۵)

(۲۶۲) ﴿ شریک بن عبداللہؒ ﴾

وثقه ابوداؤد وقال ابن معين لا باس به . (مناوى ص۱۸۵)

(۲۶۳) ﴿ ابراھیم بن عبداللہؒ ﴾

ابن حنين ثقة مات بعد المائة خرج له الستة (مناوى ۱۸۵)

(۲۶۴) ﴿ عن ابیہ ﴾

مرادعبداللہ بن حنین ہیں ثقة مِن الثالثة خرج له الجماعة له صحبة كان يخدم المصطفىٰ ثم وهبه للعباس (مناوى ۱۸۵)

(۲۶۵) احمد بن صالحؒ

المصری ہیں لہ نسبة الی مصر ثقة حافظ تکلم فیه لکن اثنیٰ علیه غیر واحد روی عنه البخاری وابوداؤد (مواهب ۹۱)

(۲۶۶) ابورافعؒ

نام عبدالرحمٰن ہے حماد بن سلمہ کے شیخ ہیں قال البخاری فی حدیثه منا کیر مِن الرابعة روی له الاربعة (مناوی ۱۸۶)

(۲۶۷) ابراهیم بن الفضلؒ

ای ابن سلیمان المخزومی لا ابراهیم بن الفضل بن سوید ومانحن فیه شیخ مدنی روی عنه المصنف وابن ماجة قال ابن معین ضعیف لا یثبت حدیثه لیس بشئی وقال جمع متروک وقال احمد لیس بقوی (مواهب ص ۹۲)

(۲۶۸) ابوالخطابؒ

نام زیاد بن حافظ ہے ثقہ ہیں حافظ ہیں خرج له الستة (مواهب ۹۲)

(۲۶۹) عبداللہ بن میمونؒ

ضعیف بالاتفاق (جمع ۱۸۷) قال البخاری ذاهب الحدیث وقال ابوحاتم متروک وقال ابوزرعة واه وقال ابن حبان لا یجوز الاحتجاج به خرج له المصنف (مواهب ۹۲)

(۲۷۰) جعفر بن محمدؒ

ای الصادق لقب به لکمال صدقه وورعه اخرج حدیثه البخاری فی التاریخ ومسلم والاربعة وامه ام فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر وامها اسماء بنت ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی الصدیق مرتین (مواهب ۹۲) لقب بالصادق لکمال صدقه اخرج حدیثه البخاری فی التاریخ ومسلم والاربعة کانت له مواعظ جلیلة (ونصائح غالیة قال یوماً لسفیان الثوری اذا انعم الله

علیک بنعمة فاحببت بقاء ها فاکثر من الحمد والشکر علیها واذا استبطأت الرزق فاکثر مِن الاستغفار واذا اکربک امرمِن سلطان وغیره فاکثر مِن ذکر لاحول ولاقوة الا باالله مانها جناح الفرج وکنز مِن کنوز الجنة (اتحافات ۱۴۱)

(۲۷۱) ﴿عن ابیہ﴾

ای محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الملقب بالباقر لانه بقر العلم ای شقه وعلم اصله وفرعه وجلیّه وخفیّه وامه ام عبدالله بنت الحسن بن علی بن ابی طالب وهوتابعی جلیل سمع جابرا وانساً وروی له البخاری ومسلم (جمع ۱۸۷)

(۲۷۲) ﴿الصلت بن عبداللہؒ﴾

بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اخرج حدیثه ابو داؤد والترمذی (جمع ۱۸۷) من السادسة وثقوه (مناوی ۱۸۷)

(۲۷۳) ﴿ابن ابی عمرؒ﴾

نام محمد ہے یحییٰ کے فرزند ہیں ینسب الی جده (جمع ۱۸۸)

(۲۷۴) ﴿ایوب بن موسیٰؒ﴾

ای ابن عمر وبن سعید بن العاص الاموی اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۸۸) قال الازدی لا یقوم اسناد حدیثه قال الذهبی ولا عبرة بقوله مع توثیق احمد ویحییٰ مِن السادسه (مناوی ۱۸۸)

(۲۷۵) ﴿محمد بن عیسیٰؒ﴾

ان کی کنیت ابوجعفر ہے وهو ابن الطباع اخرج حدیثها البخاری فی التعلیق الاربعة (جمع ص ۱۹۰) یہ حکاک یعنی نگینہ بنانے والے نقاش الخاتم تھے یہ حافظ مکثر اور اور فقیہ تھے امام ابوداؤد کا ارشاد ہے ان کو چالیس ہزار احادیث یاد تھیں وقال ابو حاتم ثقة مامون مارائینا احفظ للابواب منه

روی له الستة (مواهب ص ۹۴)

(۲۷۶) ﴿عباد بن العوامؒ﴾

ابوحاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے وقال احمد حديثه عن ابن ابی عروبة مضطرب (مناوی ۱۹۰)

(۲۷۷) ﴿سعید بن عروبہؒ﴾

اپنے وقت کے امام تھے ان کی بہت سی مولفات ہیں قدری تھے خرج له الستة (مناوی ۱۹۰)
۱۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۸) ﴿محمد بن عبید المحاربیؒ﴾

المحاربی عرب کے ایک قبیلہ المحارب کی طرف نسبت ہے امام ابوداؤدؒ ترمذی اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۴۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۹) ﴿عبدالعزیز بن ابی حازمؒ﴾

قال احمد لم يكن يعرف بطلب الحديث ولم يكن بالمدينة بعد مالك افقه منه ويقال ان كتب سليمان بن بلال وقعت اليه ولم يسمعها وقال ابن معين ثقة مات سنة اربع وثمانين ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۹۰)

(۲۸۰) ﴿سعید بن ابی الحسنؒ﴾

یہ حضرت حسن بصریؒ کے بھائی ہیں ثقہ ہیں خرج له الجماعة، اوساط التابعين سے ہیں اخرج حديثه الستة وهذا الحديث مرسل لانه من اوساط التابعين لكن يشهد له الحديث المتقدم (جمع ۱۹۳) ۱۰۰ھ میں انتقال ہوا روی عن علی وابن عباس وعبدالرحمن بن سمرة وعنه اخوه الحسين وقتادة وسليمان قال ابوزرعة والنسائی ثقة وذكره خليفة فی الطبقة الثانية من قراء اهل البصرة قال العجلی تابعی ثقة (تهذيب ج۴ ص ۱۵)

(۲۸۱) ﴿ابو جعفر محمد بن صدران البصری﴾

صدوق ثقة خرج له ابوداؤد والترمذی والنسائی (مناوی ۱۹۴)هو ابن ابراهیم بن صدران المؤذن وقد ينسب الی جده روی عن علی بن عبدالاعلیٰ ومعتمر بن سلیمان وطالب بن حجیر روی عنه ابوداؤد والترمذی والنسائی قال ابوداؤد ثقة وقال النسائی لا بأس به ذکره ابن حبان فی الثقات مات ۲۴۳ ھ(تهذیب ج۹ ص ۱۱)

(۲۸۲) ﴿طالب بن حجیر﴾

امام بخاری نے ان سے ادب مفرد میں تخریج کی ہے اور ترمذیؒ نے بھی وارتضاه المصنف وضعفه القطان (مواهب ۹۴) قال الذهبی صدوق مِن السابعة (مناوی ۱۹۴) العبدی البصری روی عن هوذة بن عبدالله العصری وعنه قیس بن حفص الدارمی ومحمد بن ابراهیم قال ابوزرعة وابو حاتم شیخ ذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابن عبد البرهو عندهم من الشیوخ ثقة (تهذیب ج۵ ص ۸)

(۲۸۳) ﴿هود بن عبداللہ﴾

مقبول من الرابعة یعدّ فی البصریین خرج له البخاری فی الادب المفرد (مناوی ۱۹۴) هو ابن عبدالله بن سعد العبدی العصری روی عن جده مزیدة بن جابر وعنه طالب بن حجیر ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۱ ص ۶۵)

(۲۸۴) ﴿جده﴾

جو والدہ کی طرف سے ہے یعنی نانا ان کا نام مزیدہ بن مالک العصری بن عبدالقیس ہے جمہور کے نزدیک یہی معروف ہے علی ما اختاره الجزری فی تصحیح المصابیح (جمع ۱۹۴)

(۲۸۵) ﴿محمد بن شجاع البغدادی﴾

یہ المرودی ہیں ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے اخرج حدیثه

الترمذی والنسائی (جمع ۱۹۵) واحترز به عن محمد بن شجاع المدائنی وهو ضعیف متروک رمی بالبدعة (مناوی ۱۹۵) ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸۶) ﴿ابوعبیدہ الحدادؒ﴾

بخاری ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ثقة تکلم فیه الازدی بلا حجة (مناوی ۱۹۵) آپ کنیت سے مشہور ہیں نام عبدالواحد بن واصل ہے بغداد کے رہنے والے تھے روی عن ابن عون وعثمان بن سعد وعنه احمد ابوخیثمة قال العجلی وابوداؤد ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قلت وثقه الدار قطنی والخطیب ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا .(تهذیب ج۶ ص ۳۹۰)

(۲۸۷) ﴿عثمان بن سعدؒ﴾

الکاتب المودب البصری قال فی الکاشف لینه غیر واحد خرج له ابوداؤد (مناوی ۱۹۵)ضعیف اخرج حدیثه ابوداؤد والترمذی (جمع ۱۹۵) روی عن انس والحسن البصری وابن سیرین وعنه شعبة وابوعبیدة الحداد وروح بن عبادة قال ابوجعفر السبتی عثمان بن سعید الکاتب بصری ثقة وقال الحاکم فی المستدرک بصری ثقة عزیز الحدیث.

(۲۸۸) ﴿ابوسعید عبداللہ بن سعید الاشجؒ﴾

حافظ ثقة امام اهل زمانه قال بعضهم مارایت احفظ منه خرج له الستة (مواهب ۹۷) ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن اسماعیل بن علیة وحفص بن غیاث وابی اسامة وعنه الجماعة وابوزرعة وابوحاتم وابن خزیمة قال ابوحاتم ثقة صدوق امام زمانه ذکره ابن حبان فی الثقات وفی الزهرة روی عنه (خ) ثمانیة ومسلم سبعین حدیثا (تهذیب ج۵ ص ۲۰۸)

(۲۸۹) ﴿یونس بن بکیرؒ﴾

قال ابن معین صدوق وقال ابوداؤد لیس بحجة بوصل کلام ابن اسحاق بالاحادیث خرج له البخاری فی التعلیق ومسلم وابوداؤد (مواهب ۹۷) ۱۹۹ھ میں انتقال ہوا۔ الکوفی الحافظ روی عن

ابی خلدة خالد بن دینار وطلحة بن یحییٰ وعنه ابنه عبداللّٰه ویحییٰ بن معین وسعید بن سلیمان وعن ابن معین انه ثقة صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات قال الساجی وکان صدوقا الا انه کان یتبع السلطان وکان مرجیاً (تهذیب ج ۱۱ ص ۳۸۲)

(۲۹۰) ﴿ یحییٰ بن عبادؒ ﴾

مدنی ثقة خرج له الاربعة (مناوی ۱۹۶)هو یحییٰ بن عباد بن عبداللّٰه القرشی روی عن ابیه وجده وعمه حمزة وعنه هشام بن عروة وموسیٰ بن عقبة قال ابن معین والنسائی والدار قطنی ثقة وقال ابوحاتم مات قدیما وهو ابن ست وثلاثین ذکره ابن حبان فی الثقات .

(تهذیب ج ۱۱ ص ۲۰۶)

(۲۹۱) ﴿ ابیه ﴾

ای عباد اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۹۶)هو عباد بن عبداللّٰه بن الزبیر روی عن ابیه وجدته اسماء وعائشة وعنه ابنه یحییٰ وابن اخیه عبدالواحد بن حمزة قال النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال العجلی مدنی تابعی ثقة واما روایته عن عمر بن الخطاب فمرسلة بلا تردد (تهذیب ج ۵ ص ۸۵)

(۲۹۲) ﴿ جده عبداللّٰه بن الزبیرؓ ﴾

احد العبادلة الاربعة وهو مِن کبار متأخری الصحابة عالم زاهد عابد استخلف بعد معاویة وتابعه ممالک الاسلام سوی الشام صلبه الحجاج (جمع ۱۹۶)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعن ابیه وعن جده (اب الام) ابی بکرو خالته عائشة وعمر وعثمان وعلی وعنه اولاده عباد وعامر وام عمر و واخوه عروة وغیرهم وهو اول مولود فی الاسلام بالمدینة من قریش . حضر وقعة الیرموک وبویع بالخلافة وکانت ولایته تسع سنین وقتله الحجاج بن یوسف سنة ۷۳ھ ۔ قیل للشافعی هل سمع عبداللّٰه بن الزبیر من النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال نعم ومات النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهو ابن تسع سنین (تهذیب ج۵ ص ۱۸۷)

(۲۹۳) ﴿الزبیر بن العوامؓ﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور عظیم المرتبت صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس حدیث میں حضرت طلحہؓ کے حوالے سے انہوں نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جبکہ خود حضرت طلحہؓ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں ایمان لانے میں خاندان قریش میں ان کا ساتواں نمبر ہے مجلس شوریٰ کے ارکانِ ستہ میں سے ایک تھے جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے سخاوت وفیاضی پر خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ سات لاکھ دراہم میں زمین فروخت کر کے تمام رقم فقراء ومساکین میں تقسیم کردی ۳۰ یا ۳۶ھ میں انتقال ہوا۔ حواری رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شهد بدرا وما بعدها وهاجر الهجرتين وهو اول من سلّ سيفا فی سبيل الله روی عن النبی صلی الله عليه وسلم وعنه ابناه عبداللّٰه و عروة ونافع ابن جبير لم يتخلف عن غزوة غزاها رسول الله صلی الله عليه وسلم وهاجر وهو ابن ثمانی عشرة وقال مفيث بن سمی كانَ للزبير الف مملوك يؤدون الخراج ما يدخل بيته من خراجه درهما (تهذيب ج۳ ص ۲۷۴) شیخ ابراہیم البیجوریؒ لکھتے ہیں والصواب اثبات الزبير فی الاسناد وفی بعض النسخ الاقتصار علی عبدالله بن الزبير وهو خطأ لأن ابن الزبير لم يحضر وقعة احد فيكون قوله فی الحديث قال سمعت النبی يقول اوجب طلحة كذبا محضا لأن مولد ابن الزبير فی السنة الثانية مِن الهجرة وأحد فی الثالثة (مواهب ۹۷)

(۲۹۴) ﴿یزید بن خصیفہؒ﴾

نسبة لجده وهو يزيد بن عبدالله بن خصيفة الكندی قال جمع ثقة ناسک واما احمد فقال منكر الحديث خرج له الجماعة (مناوی ۱۹۷) روی عن ابيه والسائب بن يزيد وعنه الجعيد بن عبدالرحمٰن ومالک وابوعلقمة قال الاثرم عن احمد وابوحاتم والنسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات (تهذيب ج ۱۱ ص ۲۹۷)

(۲۹۵) ﴿مساور الوراقؒ﴾

الكوفی الشاعر صدوق عابد ربما وهم مِن التاسعة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ۲۰۵) بائع

الورق اوصانعه اومنسوب الی ورق الشجر (جمع ۲۰۵)روی عن سیار ابی الحکم وجعفر بن عمرو وشعیب بن یسار مولی ابن عباس وعنه ابن زائدة وابن عیینة ووکیع وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین ثقة (تهذیب ج۱۰ ص ۹۴)

(۲۹۶) ﴿جعفر بن عمروؒ﴾

المخزومی ثقة مِن الطبقة الثالثة روی له الجماعة الاالبخاری (مناوی ۲۰۵) روی عن ابیه وعدی بن حاتم وهو جده لامه وعنه مساور الوراق والمسیب بن شریک قلت ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۲ ص ۸۶)

(۲۹۷) ﴿ہارون ابن اسحٰق الهمدانیؒ﴾

نسبة الی قبیلة بالیمن (جمع ۲۰۶) وهو حافظ ثقة متعبد خرج له النسائی وابن ماجة والمصنف (مواهب ۱۰۰)۲۵۸ھ میں انتقال ہوا۔روی عن ابیه وحفص بن غیاث وابن عیینة روی عنه البخاری والترمذی والنسائی وغیرهم قال ابن خزیمة کان من خیار عبادالله وذکره ابن حبان فی الثقات قال النسائی ثقة (تهذیب ج۱۱ ص ۳)

(۲۹۸) ﴿یحییٰ بن محمد المدینیؒ﴾

نسبة لمدینة رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاصح واحترز به عن یحییٰ بن محمد المدنی ومانحن فیه صدوق لکن یخطئی خرج له ابوداؤد والمصنف وابن ماجة (مواهب ۱۰۰)

(۲۹۹) ﴿عبدالعزیز بن محمدؒ﴾

المدنیؒ احدث من کتب غیره فاخطأ قال النسائی حدیثه عن عبدالله العمری منکر مِن الثامنة خرج له الجماعة (مناوی ۲۰۶)روی عن زید بن اسلم وشریک بن عبدالله ویحییٰ بن سعید الانصاری وعنه شعبة والثوری وابن اسحٰق وغیرهم قال احمد بن حنبل کان معروفا بالطلب واذا حدث من کتابه فهو صحیح واذا حدث من کتب الناس وهم وقال النسائی لیس بالقوی قال المزی روی له البخاری مقرونا بغیره ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا(تهذیب ج۶ ص ۳۱۵)

(۳۰۰) ﴿عبید اللہ بن عمرؒ﴾

نسبة الی الجد اذ هو عبیداللّٰه بن عبداللّٰه بن عمر اخو سالم مات قبل اخیه سالم کذا فی الکاشف (جمع ۲۰۶)

(۳۰۱) ﴿ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن الغسیلؒ﴾

آپ کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن سلیمان بن عبداللّٰه بن حنظلة الغسیل بن ابی عامر روی عن حمزة والمنذر والزبیر وعنه عبداللّٰه بن ادریس والحسین بن الولید الزبیری .قال ابوزرعة والنسائی والدار قطنی ثقة وقال ابن عدی وهو مما یغتبر حدیثه ویکتب المتوفی ۱۷۲ھ (تهذیب ج ۶ ص ۱۷۲)غسیل فعیل کے وزن پر ہے صدوق لین مِن السادسة خرج له الجماعة الا النسائی (مناوی ۲۰۹) یہ حضرت غسیل الملائکۃ کے بیٹے ہیں جن کا نام حنظلہ ؓ تھا جو غسیل الملائکۃ کے لقب سے معروف ہیں یعنی فرشتوں کا غسل دیا ہوا جس کا واقعہ یہ ہے کہ جب غزوہ احد کے لئے کوچ کا اعلان ہوا تو یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ مشغول تھا اس حالت میں شور سنا معلوم ہوا کہ قافلہ جہاد پا بہ رکاب ہے یہ خبر سنتے ہی دوڑ پڑے اور قافلہ جہاد کے ساتھ چل دیئے اتنا موقع نہ مل سکا کہ غسل کر پاتے وہاں پہنچے تو شہید ہو گئے عام شہیدوں کی طرح ان کو غسل نہیں دیا گیا مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں واپسی پر آپ ؐ نے تحقیق فرمائی تب ان کی اہلیہ سے سارا حال معلوم ہوا تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں غسیل الملائکۃ کا لقب عطا فرمایا دراصل یہ حقیقی جذبہ اور دین سے والہیت کا ایک مظہر ہے ان کے لئے دین پر مرمٹنا اور دین کے لئے جان دے دینا بہت آسان تھا اور وہ اسے مقصدِ حیات اور کامیابی سمجھتے تھے۔

(۳۰۲) ﴿حمید بن ھلالؒ﴾

العدوی البصری ثقة توقف فیه الانباری لدخوله فی عمل السلطان وقال ابن قتادة ما کانوا یفضلون احداً علیه فی العلم روی له الجماعة (مناوی ۲۱۰) روی عن عبداللّٰه بن مغفل وعبدالرحمٰن بن

سمرة وانس وعنه ایوب السختیانی وعاصم الاحول قال القطان کان ابن سیرین لا یرضاه قال ابن معین والنسائی ثقة قال ابو هلال ماکان بالبصرة اعلم منه ذکره ابن حبان فی الثقات (تھذیب ج۳ص ۴۵)

(۳۰۳) ﴿ابو بردہؒ﴾

روی عن ابیه وعلی وحذیفة وعنه اولاده سعید وبلال والشعبی قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث وقال العجلی کوفی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا ۔
(تھذیب ج۱۲ ص ۲۲) ان کا نام عامر یا حارث ہے تابعی ہیں ابوالحسن الاشعریؒ کے جدامجد ہیں بہت بڑے فقیہ اور کوفہ کے قاضی تھے ۔ پھر حجاج نے ان کو معزول کر دیا تھا کان مِن نبلاء العلماء (مناوی ۲۱۰)

(۳۰۴) ﴿ابیه﴾

ای عن ابی موسیٰ الاشعری الصحابی الجلیل (اتحافات ۱۶۱) واسمه عبداللّٰہ بن قیس (مواھب ۱۰۲) قیل انّه قدم مکة قبل الھجرة فاسلم ثم ھاجر الیٰ ارض الحبشة ثم قدم المدینة مع اصحاب السفینتین بعد فتح خیبر استعمله النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم علی زبید وعدن واستعمله عمر علی الکوفة روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وعن ابی بکر وعمر وعلی وابن عباس وعنه اولاده ابراھیم وابوبکر وابوبردة قال فیه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اوتی ھذا مزمارًا من مزامیر آل داؤد قال الشعبی خذوا العلم عن ست فذکره فیھم (تھذیب ج۵ ص ۳۱۷)

(۳۰۵) ﴿موسیٰ بن عبیدةؒ﴾

مصغرا ھو الزیدی ضعفوه وقال احمد لا تحل الروایة عنه مات سنة ثلاث وخمسین ومائة خرج له ابن ماجة (مناوی ۲۱۳) روی عن اخویه عبداللّٰہ ومحمد وایاس بن سلمة وعنه بکار بن عبداللّٰہ والثوری وابن المبارک عن ابن حنبل یقول لایکتب حدیثه وقال ابوزرعة لیس بقوی الاحادیث

قال النسائی ضعیف (تہذیب ج ۱۰ ص ۳۱۹)

(۳۰۶) ﴿ایاس بن سلمہؓ﴾

بن الاکوع فھی نسبة لجده ثقة خرج له الستة وکان سلمة شجاعارامیا فاضلا شهد بیعة رضوان وغزا مع المصطفیٰ سبع غزوات (مناوی ۲۱۳) روی عن ابیه وابن لعمار بن یاسر وعنه ابناه سعید ومحمد وعکرمة بن عمار قال ابن معین والعجلی والنسائی ثقة قال ابن سعد کان ثقة وله احادیث کثیرة ذکره ابن حبان فی الثقات ۱۱۹ھ میں وفات پائی (تہذیب ج ۱ ص ۳۴۰)

(۳۰۷) ﴿مسلم بن نذیرؒ﴾

کوفی یکنی بابی الفیاض قال الذهبی صالح خرج له البخاری فی الادب والنسائی وابن ماجة . (المواهب ۱۰۴) روی عن حذیفة وعنه ابو اسحٰق السبیعی وزیاد بن فیاض ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان قلیل الحدیث (تہذیب ج ۱۰ ص ۱۲۶)

(۳۰۸) ﴿حذیفة بن الیمانؓ﴾

کان حذیفة صاحب سر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی المنافقین والفتن اسلم هو وابوه قبل بدر وشهد احدا وقتل ابوه فی المعرکة قتله المسلمون خطأً فوهب لهم دمه (جمع ۲۱۴) مات سنة ست وثلاثین (مناوی ۲۱۴) واسم الیمان دسیل روی حذیفة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعن عمر وعنه جابر بن عبداللّٰه وجندب بن عبداللّٰه قال العجلی استعمله عمر علی المدائن ومات بعد قتل عثمان باربعین یوما وعن حذیفة خیرنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بین الهجرة والنصرة فاخترت النصرة (تہذیب ج ۲ ص ۱۹۳)

(۳۰۹) ﴿ابن لهیعةؒ﴾

کصحیفة عبداللّٰه بن لهیعة الحضرمی الفقیه المشهور قاضی مصر قال الذهبی ضعفوه لکن حدیث ابن وهب وابن المبارک اوابی عبدالرحمان المقری عنه احسن واجودو بعضهم یصحح روایتهم عنه انتهی (المناوی ص ۲۱۷) و صدوق (جمع ص ۲۱۷) وقال بعضهم خلط

بعد احتراق کتبه و ضعفه النووی فی التهذیب مات سنة اربع و سبعین ومائة (مناوی ص ۲۱۷) هو عبدالله بن لهیعة بن عقبة بن فرعان روی عن الاعرج وابی الزبیر و عنه شعبة و الثوری والاوزاعی قال روح بن صلاح لقی ابن لهیعة اثنین و سبعین تا بعیاً قال ابن المدینی عن ابن مهدی لااحمل عنه قلیلاً ولا کثیرا قال الثوری عند ابن لهیعة اصول و عندنا الفروع حکی الساجی عن احمد بن صالح کان ابن لهیعة من الثقات الا انه اذالقن شیئًا حدث به . (تهذیب ج ۵ ص ۳۲۷)

(۳۱۰) ﴿ ابویونسؒ ﴾

قال فی التقریب ثقة (مناوی ص ۲۱۷) هو مولیٰ ابی هریرة لان ابا یونس فی الرواة خمسة مولیٰ ابی هریرة و هو المراد هنا و اسمه سلیم بن جبیر و مولی عائشة و آخر اسمه سالم بن ابی حفصة و آخر اسمه حاتم و آخر اسمه الحسن بن یزید۔ (مواھب ص ۱۰۴) روی عن ابی هریرة و عن ابی اسید الساعدی و عنه عمرو بن الحارث و حیوة بن شریح وقال النسائی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات ۱۲۳ھ میں وفات ہوئی (تہذیب ج ۴ ص ۱۴۶)

(۳۱۱) ﴿ سعید بن عبدالرحمن المخزویؒ ﴾

المکی ثقة اخرج حدیثه الترمذی والنسائی (جمع ص ۲۲۰) روی عن هشام بن سلیمان وحسین بن زید وابن عیینة وعنه الترمذی والنسائی وابن خزیمة قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۴ ص ۴۹)

(۳۱۲) ﴿ عبادبن تمیمؒ ﴾

الانصاری المزنی المدنی ثقة وقیل ان له روایة (جمع ص ۲۲۰) و ثقه النسائی (مناوی ص ۲۲۰) روی عن عمه عبدالله بن زید وجلته ام عمارة وابی قتادة و عنه عمرو بن یحیٰ والزهری قال محمد بن اسحق والنسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قال العجلی مدنی تابعی ثقة .

(تہذیب ج ۵ ص ۷۹)

(۳۱۳) ﴿عمہؒ﴾

عبداللّٰہ بن زید بن عاصم خرج له الجماعة وهو اخوتميم لامه وقيل لابيه (مناوی ۲۲۰) صحابی شهير روى صفة الوضوء وغير ذلک ويقال هو الذی قتل مسيلمة الکذاب واستشهد بالحرة وروی عنه الستة (جمع ص۲۲۰) قال ابن سعد بلغنی انه قتل بالحرة وقتل معه ابناه خلاد وعلی.

(تہذیب ج۵ص۱۹۶)

(۳۱۴) ﴿سلمة بن شبيبؒ﴾

النيسا بوری نزيل مكة ثقة من الحادية عشر خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ص ۲۲۱) روی عن عبدالرزاق وابی اسامة و عنه الجماعة سوی البخاری قال النسائی ماعلمنا به بأس قال ابونعيم الا صبحانی احد الثقات حدث عنه الا ئمة والقلماء ذكره ابن حبان فی الثقات وقال الحاكم هو محدث اهل مكة والمتفق علی اتقانه و صد قه. مات ۲۴۷ھ (تہذیب ج۴ص۱۲۹)

(۳۱۵) ﴿عبداللّٰہ بن ابراهيم المدنیؒ﴾

و فی نسخة المدينی متروک الحديث و نسبه ابن حبان الی الوضع لكن اخرج حديثه ابوداؤد والترمذی (جمع ص ۲۲۱) وقال متهم (مناوی ص ۲۲۱) روی عن ابيه واسحٰق بن محمد و مالک و عنه سلمة بن شبيب والحسن بن عرفة، قال ابن عدی عامة مايرويه لا يتابعه عليه الثقات قال ابن حبان يحدث عن الثقات بالمقلوبات. (تہذیب ج۵ص۱۲۱)

(۳۱۶) ﴿اسحاق بن محمد الانصاریؒ﴾

مجهول تفردعنه الغفاری خرج له ابوداؤد. (مناوی ص۲۲۱) روی له ابوداؤد الترمذی فی الشمائل (تہذیب ج۱ص۲۱۸)

(۳۱۷) ﴿ربيح بن عبدالرحمنؒ﴾

مقبول اخرج حديثه ابوداؤد وابن ماجة (جمع ص ۲۲۱) قال ابوزرعة اسمه سعيد لقب بربيح (مناوی ص۲۲۲) المدنی روی عن ابيه عن جده وعنه ابنه حكيم و كثير بن زيد وفليح بن سليمان،

قال ابن عدی ارجوانه لابأ س به وذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۲۰۷)

(۳۱۸) ﴿عباس بن محمد الدوریؒ﴾

نسبة الی محلة من بغداد اوقریة من قراها ثقة حافظ کان ابن معین اذاذکره قال عباس الدوری صد یقنا و صاحبنا اخرج حدیثه الا ربعة (جمع ص ۲۲۲) هو مولیٰ بن ها شم و قال الا صم لم ارفی مشائخی احسن منه مات سنةاحدی و سبعین و مأتین (منا وی ص ۲۲۲) الحافظ الا مام ابو الفضل الهاشمی سمع حسین بن علی الجعفی وابا النضر حدثعنه اهل السنن الا ربعة، قال النسائی ثقة و قال الاصم لم ارفی مشائخی احسن حدیثامنه قلت کتابة فی الرجال عن ابن معین مجلد کبیر نافع ینبئی عن بصره بهذا الشان (تذکرة الحفاظ ج ۲ص ۵۷۹)

(۳۱۹) ﴿عبدالرحمن بن ابی بکرةؒ﴾

البصری التابعی وهواول مولود وللفی الاسلام فی بصرة روی عنه الشیخان و غیر هما (جمع ص۲۲۳) سمع کبار الصحابة وروی عنه کبارالتابعین اتفقوا علی توثیقه روی له الجماعة (مناوی ص۲۲۳)قال العجلی بصری تا بعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۶ص۱۳۵)

(۳۲۰) ﴿ابیه﴾

ای ابی بکرة نفیع بن الحارث صحابی مشهور بکنیته نزل من الطائف حین نادی المسلمون من نزل من الحصار فهو حرفنزل الیهم من البکرة فسمی بها .(جمع ص۲۲۳)

(۳۲۱) ﴿علی بن الا قمرؓ﴾

بن عمر و الودعی، کو فی ثقة من الرابعة خرج له الجماعة .(مناوی ص۲۲۷)قال ابو حاتم ثقة صدوق و ذکره ابن حبان فی الثقات .(تہذیب ج۷ص۲۵۱)

(۳۲۲) ﴿محمد بن المبارکؒ﴾

الصوری نزیل دمشق القلانسی القرشی ثقة من العاشرة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۰) سمع سعید بن عبدالعزیز ومعاویة بن سلام وعنه یحیٰ بن معین والذهلی وثقه جماعة ومن کلامه

اعـمـل لـله فانه انفع لک من العمل لنفسک وعنه علامة المحبة مراقبة المحبوب وتحری رضاه قال ابوزرعة شهدت جنازته بدمشق سنة خمس عشرة ومائتین. (تذکرہ ج۱ص۲۸۶)

(۳۲۳) ﴿عطاء بن مسلمؒ﴾

الـخـفاف الحلبی کوفی نزل حلب ضعفه ابوداؤد وقال ابو حاتم لایحتج به مات سنة تسعین ومائة من التاسعة خرج له النسائی وابن ماجة (مناوی ص ۲۳۰) الخفاف ای صانع الخف اوبائعه (مواهب ص ۱۱۱) روی عـن الاعـمـش وجـعـفـربن برقان والثوری وعنه محمد بن المبارک وموسیٰ بن ایوب النصیبی، عن ابن معین انه ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۷ص۱۸۹)

(۳۲۴) ﴿جعفر بن برقانؒ﴾

بـن عبـدالله الکلابی قال ابن معین ثقة لیس فی الزهری بذاک مات سنة اربع و خمسین و مائة خرج له البخاری فی تاریخه والجماعة (مناوی ص۲۳۰) قال النسائی لیس القوی فی الزهری وفـی غیـره لابـأس بـه وذکره ابن المدینی فی الطبقة الثامنة من اصحاب نافع وعن ابن معین انه ثقة (تہذیب ج۲ص۸۴)

(۳۲۵) ﴿عطاء بن ابی رباحؒ﴾

و اسـمـه (ای اسم ابـی ربـاح) اسـلـم تـابعی جلیل (مواهب ص ۱۱۱) هو ابو محمد القرشی مـولاهم المکی احد الاعلام تابعی جلیل سمع العبادلة الاربعة وعائشة وعنه ابو حنیفة واللیث وامم مـات سنة اربع عشرة ومائة وقیل خمسة عشرة ومائة وله ثمان وثمانون سنة (مناوی ص۲۳۰) علامہ ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں "هـو مفتی اهل مکة ومحدثهم قدوة العلم ابو محمد بن اسلم القرشی قـال ابـو حـنیفة ما رأیت احداً افضل من عطاء وقال جریج کان المسجد فراشه عشرین سنة وقال عبدالله بن عباس یا اهل مکة تجتمعون علیّ وعندکم عطاء. (تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۹۸)

(۳۲۶) ﴿فضل بن عباسؓ﴾

صـحـابـی ابـن عـم الـمـصطفیٰ وردیفه بعرفة مات بطاعون عمواس وهو اکبر ولد العباس خرج له

الستة (مناوی ص ۲۳۰) اردفه رسول الله علیه وسلم فی حجة الوداع وحضر غسل رسول الله صلی الله صلی اللّٰه وعلیه وسلم روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنه اخواه عبدالله وقثم (تہذیب ج۸ ص۲۵۲)

(۳۲۷) ﴿سعد بن ابراہیمؒ﴾

الزهری قاضی المدینة ثقة امام عابد یصوم الدهر ویختم کل یوم "ختمة مات سنة خمس وعشرین ومائة مکثر مشهور ولهم سعد بن ابراهیم قاضی واسط والاول هو المرادهنا لانه الذی یروی عنه ابن عیینة (مناوی ص۲۳۱) رأی ابن عمر وروی عن ابی سلمة وطلحة بن عبیدا لله عن ابن معین ثقة وقال الساجی ثقة اجمع اهل العلم علی صدقه والروایة عنه الامالک. (تہذیب ج۳ ص ۴۰۲)

(۳۲۸) ﴿ابن کعب بن مالکؓ﴾

الانصاری والابن عبداللّٰه اوعبدالرحمٰن وعبدالرحمٰن بن کعب ثقة مکثر مشهور قیل له رؤیة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۱) ومات سنة سبع اوثمان وتسعین ویقال ولد عبدالرحمٰن فی عهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ومات فی خلافة سلیمان بن عبدالملک (جمع ص ۲۳۱) روی عن ابیه واخیه عبداللّٰه وعائشة وجابر وعنه الزهری وسعد بن ابراهیم قال ابن سعد ثقة وهواکثر حدیثا عن اخیه ذکره ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ٦ ص ۲۳۳)

(۳۲۹) ﴿عن ابیه﴾

ای کعب بن مالک بن ابی کعب الانصاری السلمی المدنی صحابی مشهور وهوا حد الثلاثة الذین خلفو امات فی خلافة علی رضی اللّٰه عنه (جمع ص ۲۳۲) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه و سلم وعن اسید بن حضیرو عنه اولاده عبداللّٰه وعبید اللّٰه وابن عباس وجابر وغیرهم وهو احد السبعین الذین شهدوا العقبة قال ابن سعد آخی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بینه وبین الزبیر وقیل طلحة قال ابن سیرین وکان ثلاثة من الانصار یها جون عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حسان وابن رواحة وکعب. (تهذیب ج ۸ ص ۳۹۵)

(۳۳۰) ﴿الحسن بن علی الخلالؒ﴾

نسبة الی الخل لصنع اوغیره الهمد انی الحلوانی نسبة الی الحلوان ثقة حافظ صاحب تالیف خرج لہ الجماعة الاالنسائی (مناوی ص ۲۳۴) روی عن عبدالله بن نمیر وابی اسامة ویحییٰ بن آدم قال یعقوب بن شیبة کان ثقة ثبتا قال ابن عدی لهٗ کتاب صنفه فی السنن ذکره ابن حبان فی الثقات . ۲۴۲ھ میں وفات ہوئی۔(تہذیب ج۲ص۲۶۲)

(۳۳۱) ﴿حسین بن علی بن زید الصدائیؒ﴾

نسبة الی صدا ممدودة قبیلة وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص ۲۳۴) صدوق ثقة من الاولیاء مات سنة ثمانیة واربعین ومائتین خرج له ابوداؤد والنسائی و الترمذی (مناوی ص ۲۳۴) روی عن ابیه و حسین بن علی الجعفی قال النسائی ثقة و کان حجاج بن الشاعر یمدحه ویقول هو من الابدال . (تہذیب ج۲ص۳۹۰)

(۳۳۲) ﴿یعقوب بن اسحاق الحضرمیؒ﴾

وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص۲۳۴) نسبة لحضرموت قبیلة بالیمن وهو مولٰهم مقری البصرة ثقة خرج له الجماعة الاالبخاری (مناوی ص۲۳۴) قال ابو حاتم و احمد صدوق ذکره ابن حیان فی الثقات مات سنة خمس ومائتین. (تہذیب ج۱۱ص۳۳۵)

(۳۳۳) ﴿عبدالرحمن بن یزیدؒ﴾

هو اخو الاسود بن یزید النخعی ابوبکر الکوفی ثقة مات قبل الجماجم خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۳۷) روی عن ابی هریرة و ابن عمر و عنه المنذر بن نعمان وغیره ذکره ابن حبان فی الثقات و عن عبد الله بن بحیر انه قال من افضل صنعاء و کان اعلم بالحلال والحرام .

(تهذیب ج ٦ ص ٢٦٨)

(۳۳۴) ﴿اسود بن یزیدؒ﴾

بن قیس النخعی مخضرم ثقة جلیل مکثر له ثمانون حجة و عمرة و کان یصوم ویختم فی لیلتین

مات سنة اربع و سبعين خرج له الستة رأى الصديق و روى عن علي . (جمع ص ۲۳۷) قال احمد ثقة ذكره جماعة ممن صنف من الصحابة ذكره ابراهيم النخعي فيمن كان يفتي من اصحاب ابن مسعود و قال ابن حبان في الثقات كان فقيها زاهداً .(تهذيب ج ۱ ص ۲۹۹)

(۳۳۵) ﴿يحيىٰ بن ابى بكيرؒ﴾

العبدى قاضى كرمان ثقة مات سنة ثمان ومأتين خرج له الجماعة (مناوى ص ۲۲۸) كوفي الاصل سكن بغداد روى عن حريزبن عثمان و ابراهم بن طهمان وشعبة و عنه عبدالله بن الحارث وابوبكر بن ابى شيبة قال العجلى شامى تابعى ثقة قال ابو حاتم صدوق ذكره ابن حبان فى الثقات. (تہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۷)

(۳۳۶) ﴿حريز بن عثمانؒ﴾

سمیع کے وزن پر ہے، بفتح الحاء و كسرزاء وتحتية ساكنة فزاى. (جمع ص ۲۲۸) روى عن عبد اللّٰه بن بسر المازنى وخالد بن معدان وروى عنه يحيىٰ بن بكير ويزيد بن هارون قال احمد بن حنبل ثقة قال ابن المدينى لم يزل من ادركنا من اصحابنا يوثقونه له عند البخارى حديثان مات سنة ثلاث وستين مائة. (تہذیب ج ۲ ص ۲۰۷) حدث بالشام والعراق وله نحو مائتى حديث وقال لرجل انا اشتم عليا واللّٰه ماشتمته قط. (تذکرہ الحفاظ ج ۱ ص ۱۷۷)

(۳۳۷) ﴿سليم بن عامرؒ﴾

تصغیر کے ساتھ ہے، الرحبى المشرقى الحمصى ورحبة بطن من حمير له نحو مائتى حديث وكان ثبتًا ناصبيًا مات سنة ثلاث وستين ومائة وغلط من قال له رؤية خرج له مسلم والاربعة (مناوی ص ۲۲۸) سلیم بن عامر ناصبیت میں غالی نہ تھے۔ ناصبیت اگر قلیل ہو اور غلو نہ ہو تو روایت قابل قبول ہوتی ہے اور اگر ناصبیت میں غلو ہو، تو روایت قابل اعتبار نہیں رہتی۔ روى عن ابى امامة وعبداللّٰه بن الزبير وعوف بن مالك وعنه صفوان بن عمرو جرير بن عثمان وعبدالرحمٰن بن يزيد قال العجلى شامى تابعى ثقة وقال ابو حاتم لابأس به وقال النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى

الثقات مات (۱۳۰ھ)۔(تہذیب ج۴ص۱۴۷)

(۳۳۸) ﴿ابو امامة الباهلیؓ﴾

صحابی مشهور سكن الشام هو آخر من مات بها من الصحب (مناوی ص۲۳۸)هو صدی بن عجلان روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن عمر وعثمان وعلی وعنه سلیمان بن حبیب المحاربی ومكحول الشامی قال ابن حبان كان مع علی بصفین. (تہذیب ج۴ص۲۶۸)

(۳۳۹) ﴿عبدالله بن معاویة الجمحیؒ﴾

نسبة لجمح جبل لبنی نمیر علی مافی القاموس وهو ابو جعفر البصری عاش نیفاً علی المائة ومات سنة ثلاث واربعین ومائتین خرج له ابو داؤد والنسائی (مناوی ص۲۳۸) روی عن ثابت بن یزید والحمادین ومهدی بن میمون وعنه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة ذكره ابن حبان فی الثقات قال الترمذی هو رجل صالح. (تہذیب ج۶ص۳۵)

(۳۴۰) ﴿هلال بن خبابؒ﴾

ابو العلاء البصری ثقة تغیّر آخراً من الطبقة الخامسة خرج له الاربعة. (مناوی ص۲۳۸) سكن المدائن ومات بهاروی عن ابی جحیفة ویحییٰ بن جعدة وعكرمة مولی ابن عباس وعنه الثوری و سعر وثابت بن یزید عن ابن معین ثقة وقال یحییٰ القطان ثقة مامون قال العقیلی فی حدیثه وهم وتغیر آخراًمات اربع واربعین ومائة . (تہذیب)

(۳۴۱) ﴿عبد الله بن عبد المجید الحنفیؒ﴾

البصری نسبة لبنی حنیفة قبیلة من ربیعة سكنوا الیمامة علی عهد المصطفیٰ ثقة لم یثبت ان یحییٰ بن معین ضعفه خرج له الجماعة . (مناوی ص۲۳۹)

(۳۴۲) ﴿عبدالرحمن یعنی عبدالله بن دینارؒ﴾

روی عن ابیه وزید بن اسلم وعنه القطان وعلی بن الجعد قال ابو حاتم وغیره فیه لین وقال ابن

معین فی حدیثه ضعف. (مناوی ص ۲۳۹)

(۳۴۳) ﴿ابو حازمؒ﴾

الاعرج سلمة بن دینار المدنی مولی الاسود بن سفیان ثقة عابد من الثالثة خرج له الجماعة مشهور بالروایة من سهل (مناوی ص۲۳۹) قال ابن خزیمة لم یکن فی زمانه احد مثله ومناقب ابی حازم کثیرة وکان ثقة فقیها ثبتا کثیر العلم کبیر القدر وکان فارسیا وامه رومیة ارّخ جماعة موته فی سنة اربعین ومائة. (تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۱۳۳)

(۳۴۴) ﴿سهل ابن سعدؓ﴾

بن مالک بن خالد الانصاری الخزرجی الساعدی له ولابیه صحبة وهو آخر من مات من الصحب بالمدینة مات سنة ثمان وثمانین اؤ احدی وتسعین. (مناوی ص۲۳۹) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وابی بن کعب وعنه ابن عباس والزهری وابو حازم قال ابن حبان اسمه حزنافسماه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سهلاً. (تہذیب ج۴ ص۲۲۲)

(۳۴۵) ﴿عباد بن عباد المهلبیؒ﴾

نسبة الی المهلب بصیغة المفعول وهو ابن ابی صفرة ثقة ربما وهم خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۶) هو الامام الصدوق العتکی ابو معاویة الازدی حدث عن ابی جمرة الضبعی وهشام بن عروة وعنه احمد بن حنبل وقتیبة و مسدد قال ابن معین ثقة وقال هو اوثق واکثر حدیثا من حماد بن العوام، قال ابن سعد لم یکن بالقوی فی الحدیث مات سنة احدی وثمانین ومائة.

(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۲۶۱)

(۳۴۶) ﴿المجالدؒ﴾

الهمدانی لیس بالقوی تغیر آخراً من السادسة خرج له الجماعة الاالبخاری (مناوی ص۲۴۳) هو ابن سعید روی عن الشعبی وقیس بن ابی حازم وعنه ابنه اسماعیل وشعبة وسفیان وغیرهم قال النسائی لیس بالقوی ووثقه مرة قال یعقوب بن سفیان تکلم الناس فیه وهو صدوق مات سنة اربع

واربعین ومائة. (تہذیب ج۱۰ص۳۷)

(۳۴۷) ﴿الشعبیؒ﴾

هو عامر بن شراحيل الكوفى احد الاعلام من التابعين ولد فى خلافة عمر قال ادركت خمس مائة من الصحابة وقال ما كتبت سوداء فى بيضاء قط ولا حدثت بحديث الاحفظته مات سنة اربع ومائة وله ثنتان وثمانون سنة كذا فى اسماء الرجال لمؤلف المشكاة (جمع ص۲۴۳) صاحب تذکرہ الحفاظ نے آپ کے حالات تقریباً دس صفحات پر لکھے ہیں، فرماتے ہیں:

روى عن ابى هريرة وعباس وعائشة وعنه اسمعيل بن ابى خالد وابو حنيفة وهو اكبر شيخ لابى حنيفة وعن ابن المدينى قال قيل للشعبى من اين لك هذا العلم كله قال بنفى الاعتماد و السيرفى البلاد و صبر كصبر الجمادو بكور كبكور الغراب عن ابن سيرين قال قدمت الكوفة وللشعبى حلقة عظيمة واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذٍ كثير..وعن الشعبى انا مبغض لمن بغض عثمان وعليًا. (تذکرہ الحفاظ ج۱ص۷۹)

(۳۴۸) ﴿عبدالله بن عمرو ابو معمرؒ﴾

هو كنيّة عبدالله بن عمرو هو المقرى الحافظ ثقة حجة مات سنة اربع وعشرين ومائتين رمى بالقدر وخرج له الجماعة (مناوى ص ۲۴۴)

روى عن عبدالوارث بن سعيد وعبدالوهاب الثقفى وعنه البخارى وابو داؤد عن ابن معين ثقة قال العجلى ثقة وكان يرى القدر وقال ابو حاتم صدوق متقن ذكره ابن حبان فى الثقات .
(تہذیب ج۵ص۲۹۴)

(۳۴۹) ﴿عبدالوارثؒ﴾

بن سعيد بن ذكوان الحافظ ثقة مقرى فصيح خرج له الجماعة (مناوى ص ۲۴۴) حدث عن ايوب السختيانى وايوب بن موسىٰ وطائفة وعنه مسددو قتيبة وبشر بن هلال قال ابو عمر الجرمى مارأيت فقيها افصح من عبدالوارث مات سنة ثمانين و مائة. (تذكرة الحفاظ ج ا ص ۲۵۷)

(۳۵۰) ﴿ابو قلابةؒ﴾

اسمه عبدالله بن زید (جمع ص ۲۴۸) کهدایة الجرمی نسبة للجرم لولادة او اسکنیٰ من الثالثة هرب من القضاء فسکن داریاو مات بالشام ثقة فاضل کثیر الارسال قال العجلی فیه نصب خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۸) روی عن ثابت الضحاک الانصاری وسمرة بن جندب وانس بن مالک و عنه ایوب وخالد الحذاء وابو رجاء سلمان ذکره ابن سعد فی الطبقة الثانیة من اهل البصرة وقال کان ثقة کثیر الحدیث وکان دیوانه بالشام وقال ایوب کان والله من الفقهاء ذوی الالباب ما ادرکت بهذا المصرر جلاً کان اعلم بالقضاء من ابی قلابة قال العجلی تابعی بصری ثقة مات ۱۰۴ھ او ۱۰۷ھ۔ (تہذیب ج ۵ ص ۱۹۷)

(۳۵۱) ﴿زھدمؒ﴾

کجعفر نسبة لقبیلة جرم کفلس ابو مسلم البصری ثقة من الثالثة خرج له البخاری وغیره (مناوی ص ۲۴۷) زهدم بن مضرب الجرمی ابو مسلم البصری روی عن ابی موسیٰ وعمران بن حصین وابن عباس رضی الله عنهم وعنه ابو قلابة والقاسم بن عاصم ذکره ابن حبان فی الثقات له فی الکتب حدیثان وقال العجلی تابعی ثقة. (تہذیب ج ۱ ص ۲۹۴)

(۳۵۲) ﴿سفینةؓ﴾

وسمّی سفینة لکثرة ما کان یحمل فی السفر (وقال له النبی صلی الله علیه وسلم انت سفینة وهو مولیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان صحابیا جلیلا وله احادیث (مواهب ص ۱۲۱) یکنی ابا عبدا لرحمٰن ویقال کان اسمه مهران اوغیره (جمع ص ۲۴۹) مات بعد السبعین خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ص ۲۴۹)

وکان عبداً لام سلمة فاعتقته وشرطت علیه ان یخدم النبی صلی الله علیه وسلم روی عن علی وام سلمة وعنه ابناه عبدالرحمٰن وعمرو والحسن البصری . تہذیب التہذیب میں علامہ ابن حجرؒ نے آپ کے ناموں میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ مھران، نجران، رومان ، قیس، سنبه، عمر ،

عبس، سلیمان، ایمن، طهمان، متعب وغیرهم. (تہذیب ج۴ص۱۱۰)

(۳۵۳) ﴿القاسم التمیمیؒ﴾

وهو ابن عاصم التمیمی مقبول من الرابعة (جمع ص۲۵۰) احد الفقهاء السبعة قال ایوب مارأیت افضل منه خرج له الجماعة (مناوی ص۲۵۰) روی عن رافع بن خلیج وزهلم بن مضرب وسعید بن المسیب وحمید الطویل وخالد الحذاء ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۸ص۲۸۶)

(۳۵۴) ﴿عبداللّٰه بن عیسٰیؒ﴾

بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی الانصاری ثقة تشیع من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۵۱) روی عن جده عبدالرحمٰن وابیه عیسٰی و سعید بن جبیر وعنه عمه محمد السفیانان وشعبة قال ابن معین ثقة وقال النسائی ثبت ذکره ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقة مات ۱۳۵ھ. (تہذیب ج۵ص۳۰۸)

(۳۵۵) ﴿عطاء الساحلیؒ﴾

فی التقریب شامی انصاری سکن الساحل مقبول من الرابعة. (جمع ص۲۵۱) روی عن ابی اسید بن ثابت الانصاری وعنه عبداللّٰه بن عیسٰی ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال البخاری لم یقم حدیثه وذکره العقیلی فی الضعفاء. (تہذیب ج۷ص۱۹۷)

(۳۵۶) ﴿ابی اسید الانصاریؒ﴾

اسمه عبداللّٰه بن ثابت اوغیره قال الزین العراقی ولیس له عند المولف الاهذا الحدیث الواحد ولیس فی الکتب الستة غیره. (مناوی ص۲۵۱)

روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعنه عطاء الشامی قال ابو حاتم یحتمل ان یکون عبداللّٰه بن ثابت خادم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم روی عنه الشعبی قال جاء عمر بصحیفة التوراة الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم. (تہذیب ج۱۲ص۱۴)

(۳۵۷) ﴿حفص بن غیاثؒ﴾

ابو طلق بن معاوية النخعي قاضي الكوفة وقاضي الجانب الشرقي قال يعقوب بن شيبة ثبت اذا حدث من كتابه مات سنة اربع وتسعين خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۵۴)

روی عن جده و اسماعيل بن ابی خالد و سليمان التيمی وعنه احمد واسحٰق وعلی قال ابن كامل والاّه الرشيد قضاء الشرقية ببغدادثم عزله وولاّه قضاء الكوفة قال العجلی ثقة مولاهم فقيه. (تہذیب ج۲ص ۳۵۸)

(۳۵۸) ﴿اسماعیل بن خالدؒ﴾

بن طارق البجلی مولاهم حافظ امام وكان طحانا مات سنة ست واربعين ومائة خرج له الجماعة. (مناوی ص۲۵۴)روی عن ابيه وابی جحيفة وعمرو بن حريث وهولاء صحابة وعنه شعبة والسفيانان وابن المبارک قال البخاری عن علی له نحو ثلاث مائة حديث وقال ابن مهدی وابن معين والنسائی ثقة وقال ابونعيم ادرک اسماعيل اثنی عشر نفسا من الصحابة منهم من سمع منه ومنهم من رأه روية. (تہذیب ج۱ص۲۵۴)

(۳۵۹) ﴿حکیم بن جابرؒ﴾

بن طارق من الطبقة الثالثة خرج له النسائی وابن ماجة (مناوی ص۲۵۴)ارسل عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم وروی عن ابيه وعمر و عثمان وطلحة وعنه اسمٰعيل بن ابی خالد وطارق بن عبدالرحمٰن قال ابن معين ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات وقال مات فی آخر امارة الحجاج وقال النسائی والعجلی ثقة. (تہذیب ج۲ص۳۸۲)

(۳۶۰) ﴿احمد بن ابراهيم الدورقیؒ﴾

البغدادی الحافظ روی عن هيثم ويزيد بن زريع والناس وعنه مسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجة وخلق وله تصانيف مات سنة ست واربعين ومائتين ذكره الذهبی وغيره وهو مع شهرة خفی علی جمع من الشراح فقالو لم نجد ترجمته. (مناوی ص ۲۵۶) قال ابو حاتم صدوق وقال

العقیلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقالی الخلیلی فی الارشاد ثقة متفق علیه.

(تهذیب ج ۱ ص ۹)

(۳۶۱) ﴿ابو اسامة حماد بن اسامةؒ﴾

الکوفی الحافظ مولی ابن هشام کان حجة اخباریاً عنده ستمائة حدیث عن هشام عاش ثمانین سنة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۵۶) روی عن هشام بن عروة وبرید بن عبدالله وعنه الشافعی واحمد بن حنبل ویحییٰ وعن احمد ابو اسامة ثقة کان اعلم الناس بامور الناس واخبار اهل الکوفة وقال عبدالله بن عمر بن ابان سمعت ابا اسامة یقول کتبت باصبعی هاتین مائة الف حدیث ذکرہ ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۳ ص ۳)

(۳۶۲) ﴿الحسن بن محمد الزعفرانیؒ﴾

البغدادی صاحب الشافعی روی له البخاری والاربعة ودرب الزعفرانی ببغداد منسوب الیه وثقه النسائی وغیرہ. (مناوی ص ۲۵۷) روی عن ابن عیینة وابی معاویة ووکیع وعنه الجماعة سوی مسلم قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات وسئل عن العقیلی فقال ثقة من الثقات مشهور ولم تتکلم فیه احد بشیء قال ابن عبدالبر یقال انه لم یکن فی وقته اوضح منه ولد البصیر باللغة مات. (۲۵۹ھ) تہذیب ج۲ ص ۲۷۵)

(۳۶۳) ﴿حجاج بن محمدؒ﴾

المصیصی الاعور الترمذی الحافظ نزل البغداد ثم المصیصة قال احمد ما کان اضبطه واشد تعاهده للحروف رفع من امرہ جدا قال ابو داؤد بلغنی ان ابن معین کتب عنه نحوامن خمسین الف حدیث خرج له الستة.(مناوی ص ۲۵۷) روی عن حریز بن عثمان وابن ابی ذئب وابن جریج وعنه احمد و یحییٰ بن معین وحمزة الزیات وجماعة قال علی المدینی والنسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة صدوقا ان شاء اللّٰه وکان قد تغیر فی آخر عمرہ (مات ۲۰۶ھ)(تہذیب ج۲ ص ۱۸۰)

(۳۶۴) ﴿ابن جریجؒ﴾

عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج القرشی الاموی المکی الفقیہ احد الاعلام قال ابن عیینة سمعتہ یقول مادون العلم تدوینی احد (مناوی ص ۲۵۷) روی عن حکیمة بنت رقیقة وابیہ عبدالعزیز والزہری وعنہ ابناہ عبدالعزیز ومحمد الاوزاعی واللیث قال ابن خراش کان صدوقا وقال العجلی مکی ثقة وقال ابو عاصم کان من العباد و کان یصوم الدہر الاثلاثة ایام من الشہر . قال علی المدینی نظرت فاذا الاسناد تدور علی ستة فذکر ہم ثم قال فصار علم ہولاء الی من صنف فی العلم منہم من اہل مکة عبدالملک بن جریج. (تہذیب ج۶ ص ۳۵۷)

(۳۶۵) ﴿محمد بن یوسفؒ﴾

ابن واقلبن عثمان الضبی مولاہم الفریابی محدث قیساریة الشام عاش اثنین وتسعین سنة ومات سنة اثنی عشر ومائتین خرج لہ الجماعة. (مناوی ص ۲۵۷) ادرک الاعمش وروی عن فطر بن خلیفة وجریر ابن حازم ونافع روی عنہ البخاری والباقون قال العجلی الفریابی ثقة وقال النسائی ثقة روی عنہ البخاری ستة وعشرین حدیثا. (تہذیب ج۹ ص ۳۷۲)

(۳۶۶) ﴿عطاء بن یسارؒ﴾

الہلالی ابا محمد المدنی القاضی من کبار التابعین وعلمائہم خرج لہ الجماعة واتفقو ا علی توثیقہ (مناوی ص ۲۵۷) مولٰی میمونة زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم روی عن ابی ذروابی الدرداء وعبادة بن الصامت وعنہ ابو سلمقبن عبدالرحمٰن وہلال بن علی وزید بن اسلم قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث. ذکرہ ابن حبان فی الثقات وکان صاحب قصص وعبادة وفضل (مات ۱۰۳ھ)۔ (تہذیب ج۷ ص ۱۹۴)

(۳۶۷) ﴿مسعرؒ﴾

بن کدام ابو سلمة الہلالی الکوفی لہ الف حدیث قال القطان مارأیت مثلہ قال ابو شعبة کنا نسمیہ المصحف من اتقانہ مات سنة خمس و مائة (مناوی ص ۲۵۸) حدث عن علی بن ثابت و

قتادة و عمرو بن مرة و طبقتهم و عنه سفیان بن عیینة و یحیٰ بن آدم و ابو نعیم ......قال احمد بن حنبل ثقة مثل شعبة و مسعر و قال و کیع شک مسعر کیقین غیره و عن الحسن بن عمارة ان لم یدخل الجنة الامثل مسعر فان اهل الجنة لقلیل۔(تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۱۸۸)

(۳۶۸) ﴿ابو صخرةؒ﴾

جامع بن شداد المحاربی ثقة مات سنة سبع و عشرین و مائة خرج له الستة (مناوی ص ۲۵۸)روی عن صفوان بن محرف و طارق بن عبداللّٰه و ابی بردة و عنه الاعمش و مسعر و شعبة قال البخاری عن علی له نحو عشرین حدیثا و قال ابن معین و ابو حاتم والنسائی ثقة و قال العجلی شیخ عال ثقة من قدماء شیوخ الثوری۔(تہذیب ج ۲ ص ۴۹)

(۳۶۹) ﴿المغیرة بن عبداللّٰهؒ﴾

ابن ابی عقیل یشکری الکوفی ثقة من الطبقة الرابعة خرج له مسلم و ابوداؤد و النسائی (مناوی ص ۲۵۸) روی عن ابیه والمغیرة بن شعبة وعلة و عنه ابو صخرة و علقمة بن مرثد و زبید الیمامی ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و قال العجلی کوفی ثقة۔(تہذیب ج ۱۰ ص ۲۳۶)

(۳۷۰) ﴿واصل بن عبدالاعلیٰؒ﴾

ابن هلال الاسدی الکوفی ثقة مات سنة اربع واربعین و مائتین خرج لهٗ مسلم والاربعة (مناوی ص ۲۶۲)روی عن ابی بکر بن عیاش ووکیع و ابی اسامةروی عنه الجماعة سوی البخاری و ابو حاتم و ابوزرعة قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات.

(تہذیب ج ۱۱ ص ۹۲)

(۳۷۱) ﴿محمد بن فضیلؒ﴾

ابن غزوان کعطشان الضبی مولاهم الحافظ ابوعبدالرحمن الکوفی صدوق ثقة تشیع مات سنة اربع و تسعین و مائة خرج لهٗ الجماعة (مناوی ص ۲۶۲) روی عن ابیه و اسماعیل بن ابی خالد و عاصم الاحول روی عنه الثوری و احمد بن حنبل و قتیبة و عن ابن معین انه ثقة و قال ابو زرعة

صدوق من اهل العلم وقال النسائی لیس به باس ذکره ابن حبان فی الثقات قلت صنف مصنفات فی العلم. (تهذیب ج ۹ ص ۳۵۹)

(۳۷۲) ﴿ابو حیان التیمیؒ﴾

اسمه یحییٰ بن سعید الکوفی امام عابد زاهدمات سنة خمس و اربعین و مائة خرج له الستة (مناوی ص ۲۶۲)روی عن ابیه و ابی زرعة و الشعبی و الضحاک و عنه ایوب السختیانی والا عمش و شعبة و الثوری قال ابن معین ثقة وقال العجلی ثقة صالح مبر ز صاحب سنة ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج ۱۱ ص ۱۸۸)

(۳۷۳) ﴿ابوزرعةؒ﴾

کبردة بن عمرو الکوفی اسمه هرم او عمرو او عبد الله او عبدالرحمن من الطبقة الثالثة خرج له الستة ولهم ابوزرعة الرازی و ابو زرعة اللمشقی و ابوزرعة الشیبانی (مناوی ص ۲۶۲) رای علیا وروی عن ابی هریرة و معاویة و ثابت بن قیس و عنه عمه ابراهیم بن جریر و طلق بن معاویة ..ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن خراش صلوق ثقة. (تہذیب ج ۱۲ ص ۱۰۹)

(۳۷۴) ﴿زهیرؒ﴾

وزهیر فی الرواة جماعة فلذافسّره الراوی ابی داؤد یعنی ابن محمد ولم یقل زهیر بن محمد رعایة لحق امانة شیخه واداءً له کما سمعه وزهیر هذا هوا لتیمی المروزی ابو المنلر نزل الشام ثقة لغوی و لبعضهم عنه منا کیر مات سنة اثنین و ستین مائة (مناوی ص ۲۶۲) قلم الشام وسکن الحجاز روی عن زید بن اسلم و شریک بن ابی نمرو عاصم الاحول و عنه ابو داؤد الطیالسی و روح بن عبادة و عبد الرحمن بن مهدی قال حنبل عن احمد ثقة و قال العجلی جائز الحدیث قال النسائی لیس به باس. (تہذیب ج ۳ ص ۳۰۲)

(۳۷۵) ﴿سعید بن عیاضؒ﴾

الکوفی صلوق من الثانیة خرج له البخاری فی تاریخه و النسائی (مناوی ۲۶۲)

(۳۷۶) ﴿عبد الله بن مسعودؓ﴾

من السابقين البدريين، شهد سائر المشاهد، وهو صاحب النعل والوسادة و يظهر انه كان فى آخر حياته من اثرياء. (اتحافات ص ۲۲۱) وهو صاحب النعل والو سادة و الخدمة والولوج قال فى الكشاف روى انه خلف تسعين الف دينار سوى الرقيق والماشية مات بالمدينة سنة اثنين. (مناوى ص ۲۶۳) علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں بعنوان ابن مسعود الامام الربانی رضی اللہ عنہ آپؓ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ابو عبد الرحمن ابن ام معبد الهذلى صاحب رسول صلى الله عليه وسلم خادمه و من كبار البدريين ومن نبلاء الفقهاء والمقرئين كان ممن يتحرى فى الاداء ويشدد فى الرواية ويزجر تلامذته عن التهاون فى ضبط الالفاظ ...... اسلم قبل عمرو حفظ من فى رسول الله صلى الله عليه و سلم سبعين سورة ...... الخ، وقد نظر عمر مرة الى ابن مسعود و قد قام فقال كنيف ملئى علما وعن عبدالله بن مسعود الاقتصاد فى السنة افضل من الاجتهاد فى البدعة (قال الذهبى) يمكن ان يجمع سيره ابن مسعود فى نصف مجلد فلقدكان من سادة الصحابة. (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۳)

(۳۷۷) ﴿مسلم بن ابراهيمؒ﴾

الازدى الفراهيذى الحافظ ابو عمر والبصرى قال ابن معين ثقة مامون مات فى صفر سنة اثنين وعشرين و مأتين وهو اكبر مشائخ ابى داؤد. (مناوى ص ۲۶۴) سمع من ابن عوف و شعبة و مالك بن مغول و ابان بن يزيد و عنه الدارمى و البخارى و ابوداؤد و امم سواهم، قال ابو اسمٰعيل الترمذى سمعته يقول كتبت عن ثمان مائة شيخ ماجزت الجسر. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۹۴)

(۳۷۸) ﴿ابان يزيدؒ﴾

العطار البصرى ابويزيد قال احمد ثبت فى كل المشائخ خرج له الستة الا ابن ماجة. (مناوى ص ۲۶۴) روى عن يحى بن سعيد الانصارى وهشام بن عروة و عمر بن دينار ، عنه و عنه ابن المبارك والقطان و مسلم بن ابراهيم وغير هم قالاحمد ثبت فى كل المشائخ وقال ابن

معین و النسائی ثقة و کان یری القدر ولا یتکلم فیه ذکرهٔ ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج ۱ص ۸۷)

(۳۷۹) ﴿ابو عبیدؓ﴾

مولی النبی اللّٰہ علیه وسلم و قد جاء اسمه عبید و عبیدة وهو صحابی جلیل له هذا الحدیث فی هذا لکتب ۔(اتحافات ص۲۲۲)انه طبخ للنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قدر افقال ناولنی الذراع (الحدیث) و عنه شهر بن حوشب قلت ذکره الحاکم ابو احمد فیمن لم یقف علی اسمه۔ (تہذیب ج ۱۲ص ۱۷۶)

(۳۸۰) ﴿فلیح بن سلیمانؒ﴾

بن ابی المغیرة الا سلمی المدنی و قیل فلیح لقبه واسمه عبد الملک قال ابن معین وابو حاتم والنسائی لیس بالقوی مات سنة ثمان و ستین و مائة خرج له الستة (مناوی ۲۶۵)روی عن ابی طوالة والزهری و نافع مولیٰ ابن عمر و عنه زیادة بن سعد وابن المبارک وابن وهب و غیر هم قال النسائی ضعیف و قال مرة لیس بالقوی۔(تہذیب ج ۸ص ۲۷۲)

(۳۸۱) ﴿عبدالوهاب بن یحییٰ بن عبادؒ﴾

قال ابو حاتم شیخ ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الدار قطنی یحتج به وابن معین لم یکن بذاک وابن المدینی لیس ممن حدث عنه و النسائی ضعیف ولیس له عند المصنفؒ الا هذا الحدیث الواحد۔(مناوی ۲۶۵)

(۳۸۲) ﴿شیخًا من فهمٍ﴾

هو ابو حیّ فالمعنیٰ من اولا دهم وهی قبیلة زاد ابن ماجة فی روایة اظنه یسمّی محمد بن عبدالله قال زین الحافظ و قیل ان اسم الشیخ المذکور محمد بن عبدالرحمٰن (مناوی ص ۲۶۷) مقبول من الرابعة واکثر ما یأتی فی الا سناد عن شیخ من فهم غیر مسمی . (جمع ص ۲۶۷)

(۳۸۳) ﴿ابو بکر بن عیاش رحؒ﴾

وهو مشهور بكنيته واسمه شعبة و قيل اسمه محمد او عبد الله او سالم او رؤبة او مسلم او خداش اور مطرف او حماد او خبيب عشر ة اقوال و هو المقرى صاحب عاصم القارى المشهور (جمع ۲۶۷) ثقة عابد من السابعة ساء حفظه لما كبر خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۶۷)

والصحيح ان اسمه كنيتة روى عن ابيه و ابى اسحق السبيعى و حميد الطويل و عنه الثورى وابن المبارك وابوداؤد الطيالسى و غير هم قال صالح بن احمد عن ابيه صدوق صالح صاحب قرآن و خبر ذكر ابن حبان فى الثقات، مات هو و هارون الرشيد فى شهر واحد سنة ثلاث و تسعين و مائة و كان قد صام سبعين سنة و قامها و كان لا يعلم له با لليل نوم. (تہذیب ج ۱۲ص ۳۷)

(۳۸۴) ﴿ثابت ابی حمزة رحؒ﴾

الثمالى نسبة الى ثمالة لقب عوف بن مالك بن اسلم و ثابت كوفى ضعيف رافضى من الطبقة الخامسة روى له النسائى. (مناوی ص ۲۶۷)

(۳۸۵) ﴿ام هانی رضؓ﴾

......الخ هى بنت ابى طالب اسمها فاختة و قيل هند لها صحبة و احاديث (جمع ص ۲۶۸) روت عن النبى صلى الله عليه وسلم و عنها مولا ها ابو مرة و عبد الله بن عياش و عطاء و غير هم. و كانت تحت هبيرة بن ابى و هب المخزو مى فولدت له عمر و به كان يكنى و هانئا و يوسف و جعدة ذكره الزبير بن بكار و عاشت بعد على مدة قلت حكى هذا الترمذى وغيره و قد خطبها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (تہذیب ج ۱۲ص ۵۰۸)

(۳۸۶) ﴿عمرو بن مرة رحؒ﴾

الهمدانى نسبة الى قبيلة هو ابن شراحيل الكوفى الذى يقال لهٗ مرة الطيب ثقة عابد من الطبقة الثامنة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۶۹)

(۳۸۷) ﴿عبداللّٰہ بن عبدالرحمنؒ﴾

ابو طوالة الانصاری البخاری قاضی المدینة ثقة کان یسرد الصوم من الطبقة الخامسة خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۷۰) کان قاضی المدینة فی زمن عمر بن عبدالعزیز روی عن انس و عامر بن سعد وابی یونس مولیٰ عائشة وعنه یحییٰ بن سعید الانصاری و سلیمان بن بلال و فلیح بن سلمان قال احمد وابن معین وابن سعد والترمذی والنسائی والدار قطنی ثقة زاد محمد بن سعد کثیر الحدیث قال ابن خراش کان صدوقا. (تهذیب ج ۵ ص ۲۵۹)

(۳۸۸) ﴿عبدالعزیز بن محمدؒ﴾

بن عبداللّٰه الدرا وردی الجهنی مو لاهم قال ابن معین هو اثبت من فلیح و قال ابوزرعة سئی الحفظ مات سنة سبع و ثمانین و مائة خرج له الجماعة . (مناوی ص: ۲۷۱) روی عن زید بن اسلم و شریک بن عبداللّٰه و هشام بن عروة و عنه شعبة و الثوری ابن و هب و غیرهم عن ابن معین ثقة حجة قال النسائی لیس بالقوی قال المزی روی له البخاری مقرونا بغیره و قال ابن حبان فی الثقات مات فی صفر ۱۸۶ ھ. و کان یخطئی . (تهذیب ج ٦ ص ۳۱۵)

(۳۸۹) ﴿سهیل بن ابی صالحؒ﴾

المدنی السمان قال ابن معین هو مثل العلاء بن عبدالرحمن ولیسا بحجة و قال ابو حاتم لا یحتج به و وثقه نا س مات سنة اربعین و مائة و روی له الجماعة الا البخاری لم یر و عنه الا حدیثا مفرداً .(تهذیب ج ۴ ص ۲۳۲)وروی عن ابیه و سعید بن المسیب و عطاء بن یزید و عنه ربیعة والا عمش، قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان سهیل ثقة کثیر الحدیث . (تهذیب ج ۴ص ۲۳۲)

(۳۹۰) ﴿ابیه﴾

السمان الزیات المدنی اسمه ذکوان ثقة ثبت کان یجلب الزیت الی الکوفة من الطبقة الثالثة خرج له الستة وهو مدنی غطفانی مو لی جو یر یة بنت الا خمش اتفقو ا علی تو ثیقه.

(مناوی ص: ۲۷۱)

(۳۹۱) ﴿وائل بن داوٗدؒ﴾

الکوفی ثقة صدوق من الطبقة الثالثة خرج له الا ربعة والبخاری فی الادب. (مناوی ص ۲۷۲) روی عن ابراهیم النخعی وابی بردة وعکرمة مولیٰ ابن عباس و روی عنه ابنه بکر بن وائل ومات قبله و شعبة و شیبان ، قال ابن ابی حاتم صالح الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱۱ ص۹۷)

(۳۹۲) ﴿بکربن وائل بن داوٗد التیمیؒ﴾

الکوفی صدوق من الطبقة الثامنة مات قدیما فروی عنه ابوه. (مناوی ص ۲۷۳)روی عن الزهری و عبدالله بن دینار و موسیٰ بن عقبة و عنه شعبة وابن عیینة و هشام و قال الحاکم وائل وابنه ثقتان قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱ ص ۳۲۸)

(۳۹۳) ﴿صفیةؓ﴾

هذه هی بنت حی ابن اخطب الیهودی وهی من نسل هارون اخی موسیٰ (وهی من اجمل النساء قومها.(جمع ص ۲۷۳)قال لهاالنبی صلی الله علیه وسلم حین اغضبها بعض نسائه "جدک نبی ، و عمک نبی" و کانت عر و ساتحت کنانة بنت الربیع بن ابی الحقیق ، قتل یو م خیبر فی المحرم سنة سبع ووقعت فی السبی و اصطفاها رسول الله صلی الله علیه وسلم لنفسه، و کانت رأت قبل ان القمر سقط فی حجر ها فتؤول بذلک و کانت الو لیمة من تمر و سویق . (اتحافات ص ۲۲۷)و کانت (الصفیة) عند سلام ابن مشکم ثم خلفه علیه کنانة فقتل عنها یوم خیبر کافراً ولم تلد لاحد منهما شیاً فصارت فی السبی فاخذها دحیة الکلبی فقیل یا رسول الله هذه بنت سید قو مها ولا تصلح الا لک فعو ضه عنها سبع جوار واعتقها و تزوجها و جعل عتقها صداقها و کانت رأت قبل ذلک ان القمر وقع فی حجر ها فذکرت ذلک لا بیها فلطم و جهها وقال انک لتمدین عنقک الی ان تکونی عند ملک العرب فلم یزل الا ثر بو جهها حتی اتی بها

الی رسول اللہ صلی علیہ وسلم . (مواهب ص ۱۳۲)

(۳۹۴) ﴿الحسین بن محمد البصریؒ﴾

وفی نسخة سفیان بن محمد قال میرک و هی غلط لان سفیان بن محمد لم یذکر فی الرواة (جمع ص ۲۷۳) قدم بغداد روی عن یزید بن زریع وفضیل بن سلیمان وعنه التر مذی والنسائی و حرب الکرمانی و غیرهم قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبا ن فی الثقات ۔ (تہذیب ج۲ ص ۳۱۵)

(۳۹۵) ﴿الفضیل بن سلیمانؒ﴾

وفی بعض النسخ الفضل وهو غلط والصواب فضیل کما وجدناه فی نسخ الشامیة (جمع ص: ۲۷۳) البصری صدوق یخطئ کثیرا من الثامنة خرج له الستة . (مناوی ص ۲۷۳) روی عن ابی ملک الا شجعی وابی حازم بن دینار الاعرج وفائد مولی عبادل و عنه ابو عاصم الضحاک وعلی المدینی قال عباس الدوری عن ابن معین لیس ثقة قال النسائی لیس بالقوی ذکره ابن حبان فی الثقات قال مات سنة ست و ثمانین و مائة. (تهذیب ج ۸ص ۲۶۲)

(۳۹۶) ﴿فائد مولیٰ عبید اللہ بن علیؒ﴾

روی عن ابی مرة و ابراهیم بن عبد الرحمن و عنه الفضل بن سلیمان وزید بن الحباب والواقدی قال ابو طالب عن احمد لا بأس به ذکره ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج۸ص ۲۳۰) و ثقه ابن معین و خرج له ابوداؤد وابن ماجة. (مناوی ص ۲۷۳)

(۳۹۷) ﴿مولیٰ رسول ﷺ﴾

صفة لا بی رافع وکان قبطیا اسمه ابراهیم وقیل اسلم و قیل ثابت وقیل هرمز و غلبت علیه کنیتهٔ وکان للعباس فوهبه للنبی صلی اللہ علیه ولسم فلما بشره باسلام العباس اعتقه (مواهب ص ۱۳۲) وکان اسلامه قبل بدر روی عنه خلق کثیر مات قبل قتل عثمان بیسیر. (جمع ۲۷۳)

(۳۹۸) ﴿سلمٰی﴾

وهی زوجة ابی رافع وهی قابلة ابراهیم بن المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم و غاسلة فاطمة بنت عمیس . (مناوی ص ۲۷۳) وهی خادمة النبیّ صلی الله علیه و سلم. وکانت تشرف علی الطبخ فی بیت النبوة فی بعض الاحیان. (اتحافات ص۲۲۸) مولاة النبی صلی الله علیه و سلم روت عن النبی صلی الله علیه و سلم و عن فاطمة الزهراء و عنها ابنها عبیدالله بن علی بن ابی رافع. (تهذیب ج۱۲ ص ۴۵۴)

(۳۹۹) ﴿الاسود بن قیسؒ﴾

العبدی ویقال العجلی الکوفی یکنی اباقیس ثقة من الرابعة خرج له الستة (مناوی ص ۲۷۴) روی عن ابیه و ثعلبة بن عباد و نبیح العنزی و غیر هم و عنه شعبة والثوری و زهیر بن معاویة قال ابوحاتم ثقة و قال شریک بن عبدالله النخعی اما والله ان کان لصدوق الحدیث عظیم الامانة مکرماللضیف ذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱ ص ۲۹۸)

(۴۰۰) ﴿نبیح العنزیؒ﴾

منسوب الی بنی عنزة قبیلة من ربیع (جمع ص ۲۷۵) وهوابن عبدالله العنزی الکوفی ثقة خرج له الاربعة (مناوی ۲۷۵) نبیح ابن عبدالله ابو عمروالکوفی روی عن ابن عباس وابن عمر و جابر و عنه الاسود بن قیس وابو خالد الدالانی ، قال ابوزرعة ثقة وقال العجلی کوفی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات صحح الترمذی حدیثه. (تهذیب ج ۱۰ ص ۳۸۲)

(۴۰۱) ﴿عبدالله بن محمد بن عقیلؒ﴾

بن ابی طالب الهاشمی المدنی امه زینب بنت علی قال ابو حاتم هو عندی لین الحدیث وقال ابن خزیمة لا احتج به مات بعد الاربعین خرج له البخاری فی الادب و ابوداؤد و ابن ماجة (مناوی ص ۲۷۵)امّه زینب الصغریٰ بنت علی روی عن ابیه وابن عمر وانس وجابر و عنه محمد ابن عجلان وحماد بن سلمة والسفیانان ذکره ابن سعد فی الطبقة الرابعة من اهل المدینة و قال

العجلی مدنی تابعی جائز الحدیث وقال ابن عبدالبر هو اوثق من کل من تکلم فیه قال خلیفة مات بعد الاربعین و مائة (تهذب ج ۲ ص ۱۳)

(۴۰۲) ﴿یونس بن محمدؒ﴾

ابن مسلم البغدادی المودب الحافظ ثقة مات سنة ثمان و مائتین خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۷۶) روی عن داوٗد بن الفرات و صالح المری و نافع بن عمر والحمادین وعنه ابنه ابراهیم واحمد و علی المدینی وعن ابن معین انه ثقة قال ابو حاتم صدوق قال یعقوب بن شیبة ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مات سنة ثمان و مائتین : (تہذیب ج ۱۱ ص ۳۹۳)

(۴۰۳) ﴿عثمان بن عبدالرحمنؒ﴾

قیل صوابه عبد الرحیم التیمی المدنی ثقة الخامسة روی له الجماعة .(مناوی ص ۲۷۶)

(۴۰۴) ﴿یعقوب بن ابی یعقوبؒ﴾

ثقة ثبت قیس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابو داؤد والنسائی.

(مناوی ص ۲۷۶) هی احدیٰ خالات النبی صلی اللّٰه علیه وسلم صلّت الی القبلتین . (اتحافات ص ۲۳۰)

(۴۰۵) ﴿ام المنذرؓ﴾

انصاریة اسمها سلمة بنت قیس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابو داؤد والنسائی (مناوی ص ۲۷۶) هی احدیٰ خالات النبی صلی اللّٰه علیه وسلمؑ صلت الی القبلتین . (اتحافات ص ۲۳۰)

(۴۰۶) ﴿بشر بن السریؒ﴾

ابوعمرو الافوه الواعظ اخذ عنه احمد وامم ثقة مات سنة خمس و سبعین و مائة وکان جهیمًا ثم تاب خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۷۹) سکن مکة روی عن الثوری و حماد بن سلمة و ابن

المبارک و عنه یحییٰ بن آدم و احمد بن حنبل و علی المدینی قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة قال ابوحاتم صالح و قال البخاری کان صاحب المواعظ یتکلم فسمی الافوہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۱ ص ۳۹۴)

(۴۰۷) ﴿طلحة بن یحییٰ رح﴾

طلحة بن عبید اللّٰه القرشی التیمی المدنی و ثقة جمع و قال البخاری منکر الحدیث و قال ابوزرعة صالح مات سنة ثمانیة و اربعین و مائة خرج له مسلم والاربعة . (مناوی ص ۲۷۹) روی عن ابیه و مجاهد بن جبر و ابی بردة و غیرهم و عنه السفیانان و ابواُسامة قال یعقوب بن شیبة و العجلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۴ ص ۲۵)

(۴۰۸) ﴿عائشة بنت طلحة رض﴾

امّها ام کلثوم بنت الصدیق خرج لها الجماعة . (مناوی ص ۲۷۸) کانت فائقة فی الجمال تزوجها مصعب بن الزبیر و اصدقها الف الف درهم فلما قتل تزوجها عمر بن عبد اللّٰه التیمی بمائة الف دینار ثم تزوجها بعد ابن عمهم عمر بن عبید اللّٰه علی مائة الف دینا . (المواهب ص ۱۳۵)

(۴۰۹) ﴿عمر بن حفص بن غیاث رح﴾

الکوفی ثقة ربما وهم مات سنة اثنین و عشرین و مائتین خرج له الجماعة الاابن ماجة. (مناوی ص ۲۸۰) روی عن ابیه وابی بکربن عیاش و عنه البخاری و مسلم وابراهیم الجوز جانی ، قال ابو حاتم ثقة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ربما اخطأو قال العجلی وابوزرعة ثقة. (تهذیب ج ۷ص ۳۸۱)

(۴۱۰) ﴿محمد ابن ابی یحییٰ الاسلمی رح﴾

اسم ابی یحییٰ سمعان صدوق من الخامسة روی له ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و المؤلف فی الشمائل . (مناوی ص ۲۸)

(۴۱۱) ﴿یزید بن امیة الاعورؒ﴾

من الطبقة الخامسة خرج له ابو داؤدو المولف فی الشمائل . (مناوی ص ۲۸۰) و یقال انه ابن اخی عثمان بن ابی العاص الثقفی روی عن ابن عمر و یوسف بن عبداللّٰہ بن سلام و عنه محمد بن ابی یحیٰ الا سلمی قلت اشار ابن حبان الی ضعف حدیثه. (تهذیب ج ۱۱ ص ۲۷۵)

(۴۱۲) ﴿یوسف بن عبداللّٰہ بن سلامؒ﴾

اجلسه المصطفی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی حجره و سماه وله عن عثمان وابی الدرداء و عنه ابنه وغیره بقی الی سنة مائة و فی نسخ عبداللّٰہ بن سلام قبل الاسلام و یوافقه ما فی الشرح المصابیح کان اسم عبد اللّٰہ بن سلام حصناً فسماه النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عبد اللّٰہ و مناقبه کثیرة .
(مناوی ص ۲۸) روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و ذکره جماعة ممن الف فی الصحابة ذکره ابن سعد فی الطبقة الخامسة و سا ق حدیثه اقعد نی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی حجره الحدیث، وقال کان ثقة وله احادیث صالحة و قال العجلی تابعی کو فی ثقة. (تهذیب)

(۴۱۳) ﴿سعید بن سلیمانؒ﴾

الضبی ابو عثمان سعدویه الواسطی البزار نزیل بغداد ثقة حافظ قال ابو حاتم لعله او ثق من عفان و ذکر انه حج ستین حجة و مادلس قط و قال احمد کان یصحف مات سنة خمس و عشرین ومائة وله مائة سنة خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۱) روی عن سلیمان بن کثیر و حماد بن سلمة و عنه البخاری و ابوداؤد والفضل بن عباس و غیرهم قال ابو حاتم ثقة مامون وقال العجلی واسطی ثقة قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات .

(تهذیب ج ۴ ص ۳۸)

(۴۱۴) ﴿عمرو بن دینارؒ﴾

المکی ابو الاشرم اعجمی مولاهم ثقة ثبت من الرابعة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۸۳)روی عن ابن عباس وابن الزبیر وعنه قتادة و ابن جریج و جعفر الصادق قال ابن عیینة وعمرو بن جریر

کان ثقة ثبتا کثیر الحدیث صدوقا عالما و کان مفتی اهل مکة فی زمانه قال الذهبی ما قیل عنه فی التشیع باطل (مات ۱۲۶ھ) ذکره ابن حبان فی الثقات وقال النسائی ثقة ثبت.

(تہذیب ج۸ص۲۶)

(۴۱۵) ﴿سعید بن الحویرثؒ﴾

المکی اخذ عن ابن عباس وعنه عمرو بن دینار وابن جریج ثقة ذکره الذهبی وغیره وقال الزین العراقی لیس له ذکر عند المؤلف الافی هذا الحدیث وقد احتج به مسلم ووثقه ابن معین وابو زرعة والنسائی وابن حبان . (مناوی ص۲۸۳)

(۴۱۶) ﴿قیس بن الربیعؒ﴾

الاسدی الکوفی کان شعبة یثنی علیه وقال معین لیس بشیئٍ وقال ابو حاتم لیس بقوی الصدق وضعفه آخرون وقال ابن عدیٰ عامة روایاته مستقیمة مات سنة بضع وستین ومائة خرج له ابو داؤد و ابن ماجة (مناوی ص ۲۸۴)هو الذی اسلم وعنده ثمان نسوة اوتسع نسوة روی عن ابی اسحٰق السبیعی و المقدام بن شریح وعنه ابان بن تغلب والثوری قال ابن حبان تتبعت حدیثه فرائیته صادقا الا انه لما کبر ساء حفظه. (تهذیب ج۸ ص ۳۵۱)

(۴۱۷) ﴿عبدالکریم بن محمد الجرجانیؒ﴾

قاضی جرجان له عن ابن جریج وابی حنیفة وعنه الشافعی وقتیبة هرب من القضاء فجاور بمکة. (مناوی ص ۲۸۴)ذکره ابن حبان فی الثقات عن قتیبة له عنده حدیث فی الوضوء قبل الطعام وبعده. (تهذیب ج ۶ ص ۳۳۶)

(۴۱۸) ﴿ابو هاشمؒ﴾

الرمانی الواسطی نسبة الی قصر الرمان بواسط وکان ینزله واسمه یحییٰ بن دینار اوغیره من السادسة خرج له الستة . (مناوی ص ۲۸۴)قیل هو ابن الاسود وقیل ابن ابی الاسود و قیل ابن نافع رای انساً روی عن ابی وائل وعکرمة وسعید بن جبیر وعنه منصور بن المعتمر والثوری

وشعبة.....قال ابو حاتم كان فقيها صدوقا قال احمد وابن معين وابوزرعة والنسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات (مات ۱۲۰ھ). (تهذيب ج ۱۲ ص ۲۸۶)

(۴۱۹) ﴿ زاذانؒ ﴾

•ابى عمرو وابى عبدالله الكندى مولاهم الضرير البزاركه عن على وابن مسعود و يقال سمع عمرو عنه مدة والمنهال ثقة مات سنة اثنين وثما نين خرج له مسلم و الاربعة والبخارى فى تاريخه. (مناوى ۲۸۴) يقال انه شهد خطبة عمر بالجابية قال ابن معين ثقة لا يسئل عن مثله وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال العجلى كوفى تابعى ثقة. (تهذيب ج ۳ص ۲۶۱)

(۴۲۰) ﴿ يزيد بن ابى حبيبؒ ﴾

المقرى ثقة يرسل من الخامسة خرج له الستة (مناوى ص ۲۸۵)واسمه سويد بالتصغير (جمع ص ۲۸۵)روى عن عبدالله بن حارث وابى الطفيل واسلم بن يزيد وعنه سليمان التيمى وعبدالله بن عياش وحيوة بن شريح قال ابن سعد كان مفتى اهل مصر فى زمانه وكان حليما عاقلا وكان اول من اظهر العلم بمصر والكلام فى الحلال والحرام ومسائل ذكره ابن حبان فى الثقات.

(تهذيب ج ۱۱ ص ۳۷۸)

(۴۲۱) ﴿ راشد بن جندل اليافعىؒ ﴾

المصرى ثقة من السادسة نسبة الى يافع اسم موضع او قبيلة من رعين خرج له المصنف (مناوى ۲۸۵) روى عن حبيب بن اوس الثقفى وعنه يزيد بن ابى حبيب ذكره ابن حبان فى الثقات وقال عثمان الدارمى عن ابن معين ثقة روى عنه المصريون. (تهذيب ج۳ص ۱۹۴)

(۴۲۲) ﴿ حبيب بن اوسؒ ﴾

الثقفى مقبول من الثانية خرج له المصنف (مناوى ص ۲۸۵)روى عن ابى ايوب وعمرو بن العاص روى عنه راشد بن جندل اليافعى ذكره ابن يونس فى من شهد فتح مصر قلت وذكره ابن حبان فى الثقات. (تهذيب ج۲ص ۱۵۵)

(۴۲۳) ﴿ابو ایوب الانصاریؓ﴾

الخزرجی واسمہ خالد بن زیدو کان مع علی بن ابی طالب فی حروبہ کلھا ومات بالقسطنطنیۃ مرابطاً سنۃ احدی وخمسین وذلک مع یزید بن معاویۃ لما اعطاء ابوہ القسطنطنیۃ خرج معہ فمرض فلما ثقل قال لاصحابہ اذا انامت فاحملونی فاذا صافقتم العدو فادفنونی تحت اقدامکم ففعلو او دفنوہ قریباً عن سورھا وھو معروف الی الیوم معظم یستشفون بہ فیشفون فکانہ اشارۃ الی ان من تواضع للہ رفعہ اللہ روی عنہ جماعۃ. (جمع ص ۲۸۶)شھد بدراً والمشاھد کلھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ حین قدم المدینۃ شھرا حتی بنی المسجد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی بن کعب وعنہ البراء بن عازب وجابر بن سمرۃ وابن عباس وغیرھم. (تھذیب ج۳ص ۷۹)الصحابی الکبیر شھد بدرا ونزل المصطفیٰ حین قدم المدینۃ علیہ خرج لہ الستۃ. (مناوی ص ۲۸۶)

(۴۲۴) ﴿ھشام الدستوائیؒ﴾

نسبۃ الی دستواء بلدۃ من الاھواز لبیعہ من الثیاب التی تجلب منھا ربعی بن بکر وائل من اھل البصرۃ وکان یطلب العلم للہ قال ابو داؤد الطیالسی کان ھشام امیر المؤمنین فی الحدیث مات سنۃ اربع وخمسین ومائۃ خرج لہ الستۃ. (مناوی ص ۲۸۶)

روی عن قتادۃ وبدیل بن میسرۃ و عنہ ابناہ عبداللہ و معاذ وابن المبارک قال العجلی بصری ثقۃ ثبت فی الحدیث حجۃ الا انہ یری القدر قلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات. (تھذیب ج ۱۱ ص ۱۲۴) قال ابن سعد کان ثقۃ حجۃ قال ھشام عجبتُ للعالم کیف یضحک. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۲۴)

(۴۲۵) ﴿عبداللہ بن عبید بن عمیرؒ﴾

اللیثی المکی وثقہ ابوحاتم مات سنۃ ثلاث عشرۃ و مائۃ خرج لہ الجماعۃ الا البخاری (مناوی ص ۲۸۶)

(۴۲۶) ﴿ام کلثومؓ﴾

بنت عقبة بن ابی معیط الاموية صحابية ها جرت سنة سبع تزوجها زيد فالزبير فعبد الرحمٰن بن عوف وهی اخت عثمان لامہ (مناوی ص ۲۸۷)روت عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ليس الكاذب من اصلح بين الناس الحديث وعن بسرة بنت صفوان وروى عنها ابناها ابراهيم وحميد ابنا عبدالرحمٰن بن عوف.(تهذيب ج ۱۲، ص ۵۰۴)

(۴۲۷) ﴿عبد الا علیٰؒ﴾

بن واصل ابن عبد الاعلى الاسدى الكوفى ثقة من التاسعة خرج له النسائى.(مناوی ۲۸۸) روى عن عبدالله بن ادريس و ابى اسامة و عنه الترمذى و النسائى قال ابو حاتم صدوق و قال النسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات قال مطين مات سنة ۲۴۷ھ۔(تہذیب ج۶ ص۹۲)

(۴۲۸) ﴿عمر بن ابی سلمةؒ﴾

المخذومی يكنى ابا حفص ربيب المصطفىٰ من ام سلمة ولد بالحبشة حين هاجر بها ابوه مات سنةثلاث و ثمانين.(مناوی ص ۲۸۸)ابو حفص المدنى روى عن النبى ﷺ و عن امه ام سلمة روى عنه ابنه محمد و سعيد بن المسيب و ثابت البنانى، قال الزبير بن بكار و كان مع على بن ابى طالب فولاه البحرين و شهد مع على الجمل و توفى بالمدينة۔(تہذیب ج۷ ص۴۰۱)

(۴۲۹) ﴿اسماعيل بن رياحؒ﴾

بن عبيدة السلمى عن ابيه وغيره وعنه ابو هاشم الرمانى وغيره و هو من الطبقة الثالثة خرج له ابو داؤد. (مناوی ص ۲۹۰) ذكره ابن حبان فى الثقات قلت و سئل ابن المدينى عنه فقال لا اعرفه مجهول . (تهذيب ج ۱ ص ۲۵۹)

(۴۳۰) ﴿رياح عبيدةؒ﴾

له عن ابن عمر و ابن سعيد و غيره هما وعنه حجاج بن ارطاة و جماعة وثق ذكره فى الكاشف

وغیرہ و لبعض الشراح فیه خبط وخلط فاحذرہ (مناوی ص۲۹۰) ذکرہ ابن حبان فی الثقات کا ن من العابدین جلساء عمر بن عبد العزیز۔(تہذیب ج۳ ص۲۵۹)

(۴۳۱) ﴿ثور بن یزیدؒ﴾

ابو خالد الحمصی الحافظ کا ن ثبتاً قدریاً اخر جوہ من حمص و احرقو ادارہ مات سنة ثلاث و خمسین و مائة خرج له البخاری والاربعة۔(مناوی ص۲۹۰)

روی عن مکحول و رجاء بن حیوۃ و عطاء وعنه صفوان بن عیسیٰ و السفیانا ن قال محمد بن عوف و النسائی ثقة وقال ابو حاتم صدوق حافظ وقال العجلی شامی ثقة وکان یر ی القدر . (تہذیب ج۲ ص۳۰)

(۴۳۲) ﴿خالد بن معدانؒ﴾

الکلاعی فقیه کثیر الشان ثبت مهیب مخلص قیل کان یسبح کل یوم اربعین الف تسبیحة خرج له الستة . (مناوی ۲۹۰) روی عن ثوبان و ابن عمر و عنه ثور بن یزید و حریز بن عثمان قال العجلی شامی تابعی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال کان من خیار عباد اللّٰہ وقال یزید بن هارون (مات وهو صائم ۱۰۳ھ) (تهذیب ج ۳ ص ۱۰۳)

ویروی انه کان یسبح فی الیوم سبعین الف مرة و قال لو کان للموت غایة تعر ف ماسبقنی احد الیه الا بفضل قوۃ۔(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۹۳)

(۴۳۳) ﴿ابو بکر محمد بن ابانؒ﴾

ابن وزیر البلخی یلقب حمدویه حافظ مکثر وثقه النسائی و غیرہ مات سنة اربع واربعین و مائتین خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۹۲)

روی عن ابن عیینة وابن علیة وابن نمیر روی عنه الجماعة سوی مسلم و موسیٰ بن هارون قال النسائی ثقة قال ابو حاتم صدوق ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت و قال الخلیلی ثقة متفق علیه وفی الزهرۃ روی عنه البخاری ثمانیة و ثلاثین حدیثا. (تہذیب ج۹ ص۴)

(۴۳۴) ﴿ابو اسامةؒ﴾

حمادبن اسامة الکوفی القرشی مولاهم المشهور بکنیته ثقة ثبت ربما دلس من کبار التاسعة مات بالشام هارباً من القضاء خرج له الجماعة (مناوی ص ۱۹۳) روی عن هشام بن عروة والا عمش وابن جریج و عنه الشافعی واحمد بن حنبل و هناد بن السری قال احمد ابو اسامة ثقة کان اعلم الناس بامور الناس و اخبار اهل الکوفة قال العجلی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات، قال عبد اللّٰه بن عمر بن ابان سمعت ابا اُسامة یقول کتبت باصبعی هاتین مائة الف حدیث. (تہذیب ج۳ص۴)

(۴۳۵) ﴿زکریابن ابی زائدةؒ﴾

خالد بن میمون الهمدانی الوداعی روی عن ابی اسحق السبیعی و عامر الشعبی و عنه ابنه یحیٰ و الثوری و شعطة قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال ابن قانع کان قاضیا بالکوفة و قال ابوزرعة صویلح یدلس کثیرا عن الشعبی.(تہذیب ج۳ص۲۸۴)

(۴۳۶) ﴿سعید بن ابی بردةؒ﴾

ابن ابی موسیٰ الا شعری الکوفی الحافظ مولیٰ بنی هاشم کان حجة اخباریاً عنده ستمائة حدیث عاش ثمانین خرج له الستة. (مناوی ۲۹۳)روی عن ابیه و انس بن مالک وابی وائل و عنه قتادة و شعبة و زکریا بن ابی زائدة قال ابن معین والعجلی ثقة وقال ابو حاتم صدوق ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (مات۱۶۸ھ)(تہذیب ج۴ص۸)

(۴۳۷) ﴿الحسین بن الاسود البغدادیؒ﴾

ویقال الحسین بن علی بن الاسود ینسب لابیه والمشهور لجده صدوق یخطئی کثیرامن الحادیة عشر خرج له المصنف فقط. (مناوی ص ۲۹۳)روی عن عبداللّٰه بن نمیر ویونس بن بکیر وابی اسامة وعنه ابوداؤد و الترمذی وابو حاتم وسئل عن ابی حاتم قال صدوق وقال الازدی ضعیف جدا یتکلمون فی حدیثه وذکره ابن حبان فی الثقات (مات ۲۵۴ھ).(تهذیب ج ۲ ص ۲۹۷)

(۴۳۸) ﴿عمرو بن محمدؒ﴾

ابو سعید الکوفی له عن ابی حنیفة وعیٰسی بن طهمان وعتبة وعنه ابن راهویه وعدة وثقوه مات سنة تسع وتسعین ومائة خرج له الخمسة والبخاری فی الادب. (مناوی ص ۲۹۳) قال احمد والنسائی ثقة وقال ابن معین لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال العجلی ثقة جائز الحدیث. (تهذیب ج ۸ص ۸۶)

(۴۳۹) ﴿اسماعیل بن موسیٰ الغزالیؒ﴾

منسوب الی قبیلة بنی فزارة صدوق رمی بالرفض من العاشرة خرج له البخاری فی خلق الافعال وابوداؤد وابن ماجة. (مناوی ص ۲۹۵) روی عن مالک وابراهیم بن سعد وابن عیینة قال مطین کان صدوقا وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن حبان فی الثقات یخطئی مات ۲۴۵ھ. (تهذیب ج ۱ص ۲۹۲)

(۴۴۰) ﴿محمد بن عبدالعزیزؒ﴾

الرملی، نسبة للرملة وهی مواضع اشهرها بلد بالشام قال یعقوب الفسوی حافظ ولینه غیره خرج له البخاری والنسائی. (مناوی ص ۲۹۷)روی عن حفص بن میسرة ومحمد بن ادریس الشافعی روی عنه البخاری وعلی بن داؤد قال ابو زرعة لیس بقوی ذکره ابن حبان فی الثقات ولد بواسط ثم انتقل الی الرملة حتی مات بها . (تهذیب ج ۹ ص ۲۷۸)

(۴۴۱) ﴿عبدالله بن یزید بن الصلتؒ﴾

الشیبانی ابو روح القاهری مولی الزبیر قال جریر بن حازم ثقة خرج له النسائی (مناوی ص ۲۹۷)روی عن ابی اسحٰق وعاصم بن رجاء وسفیان الثوری وعنه محمد بن عبدالعزیز الرملی، قال ابوزرعة منکر الحدیث وقال النسائی ضعیف له حدیث واحد فی اکل البطیخ بالرطب. (تهذیب ج۶ص ۷۲)

(۴۴۲) ﴿یزید بن رومانؒ﴾

المدنی قال الذهبی واہ و قال ابو حاتم متروک وروایته عن ابی هریرة مرسلة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۹۷)روی عن ابن زبیر وانس وعبد اللّٰه بن هشام بن عروة و عبید اللّٰه و ابو حازم سلمة بن دینار قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال الواقدی مات فی ثلاثین ومائة وکان عالما کثیر الحدیث. (تهذیب ج ۱۱ ص ۳۴۸)

(۴۴۳) ﴿ابراهیم بن المختارؒ﴾

الرازی ضعفوہ من الطبقة الثامنة خرج له البخاری فی تاریخه وابن ماجة. (مناوی ص ۳۰۰) یقال له حبویة روی عن شعبة ومالک وابن اسحٰق وابن جریج وعنه محمد بن حمید الرازی وفروة بن ابی المفراء وعدة قال ابن معین لیس بذاک وقال ابو حاتم صالح الحدیث قلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱ ص ۱۴۱)

(۴۴۴) ﴿ابو عبیدةبن محمد بن عماربن یاسرؒ﴾

اخی سلمة قیل هو مقبول من الرابعة خرج له الاربعة. (مناوی ص ۳۰۰)روی عن ابیه ولؤلؤة مولاة عمته ام الحکیم و جابر بن عبداللّٰه وعنه ابنه عبداللّٰه وسعد بن ابراهیم واسامة بن زید اللیثی قال ابن معین ثقة قال ابی حاتم عن ابیه فی موضع آخر صحیح الحدیث. (تهذیب ج ۱۲ ص ۱۷۸)

(۴۴۵) ﴿الربیع بنت معوذ الانصاریةؓ﴾

من صغار الصحب وابو هامن اکابر هم قتل یو م بدر روی له الستة واشتهر باسم امه واسم ابیه الحارث بن رفاعة. (مناوی ص ۳۰۰)
روت عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وعنها ابنتها عائشة بنت انس بن مالک وخالد بن ذکوان وسلیمان بن یسار ، قال ابن ابی خیثمة عن ابیه کانت من المبائعات تحت الشجرة.(تهذیب ج ۱۲ ص ۴۴۷)

(۴۴۶) ﴿علی بن زیدؒ﴾

بن عبداللہ ابن زهير بن عبداللہ بن جدعلن التيمي البصرى الضرير احد الحفاظ بالبصرة قال الدار قطني لا يزال عندى فيه لين وقال منصور ابن زاذان لما مات الحسن قلنا لابن جدعان اجلس مجلسه مات سنة احدى وثلاثين و مائة خرج له فى الادب والخمسة (مناوى ص ۳۰۳)اصله من مكة روى عن انس بن مالك وسعيد بن المسيب والحسن البصرى وعنه قتادة والحماد ان وزائدة قال العجلى كان يتشيع ولا بأس به وقال الترمذى صدوق الاآنه ربما رفع الشيء الذى يوقفه غيره قال ابو زرعة ليس بالقوى. (تهذيب ج۷ص ۲۸۳)

(۴۴۷) ﴿عمر هو ابن ابى حرملةؒ﴾

كدحرجة وقيل ابن حرملة مجهول من الرابعة خرج له ابوداؤد و النسائى (مناوی ص۳۰۳)روى عن ابن عباس حديث الضب وعنه على بن زيد بن جدعان قال ابوزرعة لااعرفه الافى هذا الحديث وذكره ابن حبان فى الثقات. (تهذيب ج۷ص ۴۷۹)

(۴۴۸) ﴿الحسين المعلمؒ﴾

ابن ذكوان المكتب العوذى نسبة لبنى عود بطن من بنى ازد ثقة ربما وهم خرج له الجماعة. (مناوی ص۳۰۸)روى عن عطاء ونافع وقتادة وعنه ابراهيم بن طهمان وشعبة وابن المبارك وغيرهم قال ابوزرعة ليس به باس قال ابن سعد والعجلى وابوبكر البزار بصرى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات. (تہذیب ج۲ص۲۹۳)

(۴۴۹) ﴿عمرو بن شعيبؒ﴾

السهمى قال يحى القطان اذا روى عنه ثقة فهو حجة وقال احمد ربما احتججنا به وقال البخارى رأيت احمد و ابن المدينى واسحاق وعامة اصحابنا يحتجون به مات سنة ثمان عشرة ومائة. (مناوى ص ۳۰۸) روى عن ابيه و زينب بنت ابى سلمة ربيبة النبى صلى الله عليه وسلم وسليمان بن يسار وعنه عطاء الزهرى وعاصم الاحول قال العجلى والنسائى ثقة قلت عمرو بن شعيب

ضعفه ناس مطلقا و وثقه الجمهور قال الخليفة (وغيره مات ۱۱۸ھ) (تہذیب ج۸ص۴۳)

(۴۵۰) ﴿ابیہؒ﴾

شعيب بن محمد بن عبدالله بن عمرو بن العاص صدوق ثبت من الثالثة خرج له البخارى فى القدر والاربعة. (مناوی ص۳۰۸) روى عن جده و ابن عباس و عنه ابناه عمرو و عمر ثابت البنانى ذكره الخليفة فى الطبقة الاولىٰ من اهل الطائف و ذكره ابن حبان فى الثقات .

(تهذیب ج۴ص۳۱۱)

(۴۵۱) ﴿عن جدہؒ﴾

فالجد عبدالله بن عمرو المكثر الصحابى بن الصحابى ابن الصحابية الافضل من ابيه والاكثر تلقيا واخذا للعلم عن المصطفىٰ . (مناوی ص۳۰۸)

روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابى بكر وعمر وعبدالرحمن بن عوف وعنه انس بن مالك ومسروق بن الاجدع وسعيد بن المسيب قال ابو هريرة ماكان احد اكثر حديثا عن رسول الله عليه وسلم الاعبدا لله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب. (تہذیب ج۵ص۲۹۴)

(۴۵۲) ﴿محمد بن طریف الکوفیؒ﴾

ابو جعفر كان ثقة صاحب حديث قال مطين مات سنة اثنين واربعين ومائتين خرج له مسلم وابو داؤد و ابن ماجة. (مناوی ص ۳۰۹)روى عن ابيه وعبدالله بن ادريس وابى امامةروى عنه مسلم وابوداؤد والترمذى قال ابوزرعة محله الصدق ذكره ابن حبان فى الثقات وفى الزهرة روى عنه مسلم ستة احاديث. (تهذيب ج۹ص۲۰۹)

(۴۵۳) ﴿الاعمشؒ﴾

سليمان بن مهران كعثمان الاسدى الباهلى الكوفى احد الاعلام قال ابن المدينى له الف وثلثمائة حديث عاش ثمان وثمانين سنة قال ابو نعيم مات فى ربيع الاول سنة ثمان واربعين ومائة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۳۰۹)روى عن زيد بن وهب واسماعيل بن رجاء و عامر الشعبى وعنه ابو

اسحق السبیعی وھو من شیوخه والسفیانان قال العجلی کان ثقة ثبتا فی الحدیث کان محدث اهل الکوفة فی زمانه عالما بالفرائض ذکره ابن حبان فی ثقات التابعین ۔ (تهذیب ج۴ص ۱۹۵)

(۴۵۴) ﴿عبدالملک بن میسرةؒ﴾

کدحرجة الهلالی العامری الکوفی ثقة من الرابعة خرج له الستة. (مناوی ص ۳۰۹)

روی عن ابن عمرو ابی الطفیل وعطاء وعنه شعبة ومسعر ومنصور بن المعتمر قال ابن معین وابن خراش والنسائی ثقة وقال ابو حاتم ثقة صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات وقال العجلی کوفی ثقة . (تهذیب ج۶ص ۳۷۷)

(۴۵۵) ﴿النزال بن سبرةؒ﴾

کطلحة الهلالی الکوفی ایضاً من الثالثة قیل له صحبة خرج له الجماعة غیر مسلم (مناوی ص ۳۰۹)روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی بکر یقال مرسل وعن عثمان وعلی وعنه الشعبی واسماعیل بن رجاء والضحاک، قال العجلی کوفی تابعی ثقة من کبار التابعین وذکره ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین النزال ثقة لایسئال عنه. (تهذیب ج۱۰ ص۴۷۸)

(۴۵۶) ﴿یوسف بن حمادؒ﴾

المعنی نسبة لمعن کفلسٍ ثقة خرج له مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجة مات سنة خمس واربعین ومائتین (مناوی ص۳۱۰)روی عن حماد بن زید وعبدالوارث بن سعید قال النسائی وذکره ابن حبان فی الثقات قال مسلمة بن قاسم بصری ثقة. (تهذیب ج۱۱ص۳۶۱)

(۴۵۷) عبدالوارث بن سعیدؒ

قال العصام لم توجد ترجمته واقول هو عبدالوارث ابن سعید بن ذکوان التمیمی مولاهم التنوری البصری ابو عبیدة الحافظ له عن ایوب وابی التیاح ویحی البکاء وعنه ابنه عبدالصمد وابو معمر المقعدی ومسدد و کان معربا فصیحاً مفوها ثبتاً صالحا رمی بالقدرمات سنة ثمانین ومائة. (مناوی ص۳۱۰)

(۴۵۸) ﴿ابی عاصمؒ﴾

وفی نسخة ابی عصام وهو البصری قیل اسمه ثمامة وقیل خالدبن عبید العتکی روی له مسلم وابو داؤد والنسائی کذا حققه الجزری وفی نسخة عن ابی عاصم وهو ضعیف .(الجمع ص ۳۱۰)

(۴۵۹) ﴿رشدین بن کریبؒ﴾

العباسی قال البخاری رشدین هذا منکر الحدیث (مناوی ص ۳۱۱) روی عن ابیه وعلی بن عبداللّٰه بن عباس وعنه عیسیٰ بن یونس ومحمد بن فضیل و مروان بن معاویة قال ابن عدی احادیثه مقاربة لم ارفیه منکرا جداو مع ضعفه یکتب حدیثه قال ابو حاتم والنسائی ضعیف. (تہذیب ج ۳ ص ۲۴۱)

(۴۶۰) ﴿عن ابیهؒ﴾

ای کریب وهو ثقة ذکره میرک (جمع ص ۳۱۱) ابن ابی مسلم الهاشمی المدنی مولیٰ ابن عباس اللهبی وثقوه مات سنة ثمان وتسعین بالمدینة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۳۱۱) ادرک عثمان و روی عن مولاه وعائشة وام سلمة و ام هانی و عنه رشدین وسلیمان بن یسار قال ابن سعد کان ثقة حسن الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات وقال النسائی ثقة. (تہذیب ج ۸ ص ۳۸۸)

(۴۶۱) ﴿یزید بن یزیدؒ﴾

اتفق اسم الولد والاب وهذا کثیر کما وقع لمحمد بن محمد الغزالی وکذا الجزری. (جمع ص ۳۱۲) الازدی الدمشقی کان ثقة صالحاً بکاء خلف مکحولا بدمشق لکنه خرج معهم علی الولید قال هشام بن عمار واخذ مائة الف دینار مات سنة ثلاث وثلاثین ومائة خرج له مسلم وابو داؤد والنسائی. (مناوی ص ۳۱۲) روی عن عبدالرحمن بن ابی عمرة ومکحول ویزید بن الاصم وعنه الاوزاعی وثور بن یزید و السفیانان قال ابن سعد کان ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من خیار عباد اللّٰه . (تہذیب ج ۱۱ ص ۳۲۴)

(۴۶۲) ﴿کبشةؓ﴾

هی کبشة بنت ثابت بن المنذر، الانصاریة، اخت حسان لها صحبة و حدیث ویقال فیها کبیشة

بالتصغير وقيل كبشة بنت كعب بن مالك الانصارية زوج عبدالله بن ابى قتادة. (اتحافات ص ۲۶۰)
روت عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الشرب قائما من فم القربة وعنها عبدالرحمن بن ابى عمرة وهى جلته. (تہذیب ج ۶ ص ۳۳۳)

(۴۶۳) ﴿عبدالكريم الجزرىؒ﴾

بن مالك الخضرمى نسبة لقرية من ثمامة كان حافظاً مكثرا مات سنة سبيع وعشرين ومائة خرج له الجماعة. (مناوى ص ۳۱۳) رأى انسا وروى عن عطاء وعكرمة و سعيد بن المسيب وعنه ايوب السختيانى وابن جريج والسفيانان قال احمد ثقة ثبت صاحب سنة قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال ابو زرعة ثقة اخذ عن الاكابر (تهذيب ج۶ ص ۳۳۳)

(۴۶۴) ﴿احمد بن نصر النيساپورىؒ﴾

بن زياد القرشى المقرى احد الائمة الزهاد تفقه به جماعة مات سنة خمس واربعين ومائتين. (مناوى ص ۳۱۳) روى عن هدبة بن خالد و ابن ابى عمر روى عن البخارى فى تفسير سورة الانفال ولم ينسبه قال الحاكم هو احد الاركان الحديث قالت قلروى البخارى فى التاريخ الصغير عن احمد بن النصر. (تہذیب ج ۱ ص ۷۵)

(۴۶۵) ﴿اسحٰق بن محمدؒ﴾

نسبة لابى فروة جده قال ابو حاتم صدوق ربما لقن للذهاب بصره و قال مرة مضطرب ووهاه ابو داؤد مات سنة ست وعشرين ومائتين خرج له البخارى و روى الترمذى و ابن ماجة بواسطة قال ابو حاتم كان صدوقا ولكن ذهب بصره فربما لقن و كتبه صحيحة ذكره ابن حبان فى الثقات .(تهذيب ج ۱ ص ۲۱۷)

(۴۶۶) ﴿عبيدة بنت نائلؒ﴾

من السابعة خرج لها المصنف قال فى التهذيب ذكرها ابن حبان فى الثقات. (مناوى ص ۳۱۴) روى عن عائشة بنت سعد وعنها اسحٰق بن محمد الفروى والواقدى ومعن بن عيسٰى .

(تهذیب ج ۱۲ ص ۲۶۵)

(۴۶۷) ﴿عائشه بنت سعد بن ابی وقاصؒ﴾

الزهرية المدنية ثقة من الرابعة عمرت حتى ادركها مالك وماتت بالمدينة سنة سبع عشرة ومائة عن اربع وثمانين سنة ووهم من زعم ان لها روية خرج لها البكاری وابو داؤد والنسائی. (مناوی ص ۳۱۴)قيل انها رأت ستا من امهات المومنين ذكرها ابن حبان فی الثقات قلت وقال العجلی تابعيةمدنية ثقة. (تهذیب ج۱۲ ص ۴۳۶)

(۴۶۸) ﴿ ابيها ﴾

سعد بن ابی وقاص احد العشرة المبشرة بالجنة وآخرهم موتا واول من رمى بسهم فی سبيل الله شهد المشاهد كلها يقال له فارس الاسلام. (مناوی ص ۳۱۴) اسلم قديما وهاجر قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم روى عن النبی صلى الله عليه وسلم وعن خولة بنت حكيم وعنه عائشة ام المؤمنين وابن عباس وابن عمر وهو احد الستة اهل الشورى وكان مستجاب الدعوة مشهورا بذلك و كان سابع سبعة فی الاسلام روى الواقدی اسلمت وانا ابن سبع عشرة سنة كذا فی تهذيب الكمال. (تہذیب ج۳ص۴۱۹)

(۴۶۹) ﴿ محمد بن رافعؒ ﴾

زاہد ہیں حافظ ہیں القشیری کی نسبت ہے، كان مهيبا كبير القدر كثير الحديث (مناوی ج۲ص۳)سمع ابن عيينة و معن بن عيسى والنضر بن شميل وغيرهم روى عنه البخاری و مسلم و كان فوق الثقة قال زكريا بعث اليه طاهر بن عبدالله بخمسة الاف درهم بعد العصر وهو ياكل الخبز مع الفجل فلم يقبل مات فی سنة خمس واربعين و مائتين ۔(جمع ج۲ص۳)وغير واحد ! ای كثير من المشائخ سوى محمد بن رافع۔(جمع ج۲ص۳) قالو میں ضمیر محمد بن رافع اور جمیع مشائخ کو راجع ہے۔

(۴۷۰) ﴿ شيبانؒ ﴾

ابن فروخ ابو محمد بن ابی شيبة الحبطی مولاهم الايلی قال عبدان كان عنده خمسون الف

حدیثٍ و قال ابوزرعة صدوق مات سنة خمس و ثلاثين و مائتين خرج له ابوداؤد و اکثر عنه مسلم۔(مناوی ج۲ص۳)

(۴۷۱) ﴿عبداللہ بن المختار﴾

البصری لابأس به قال شعبة کان اصغر منی و قال ابن معین ثقة خرج له الجماعة الا البخاری۔
(مناوی ج۲ص۳)

(۴۷۲) ﴿موسیٰ بن انس﴾

قال العصام لم اجد ترجمته و اقول هو موسٰی بن انس قاضی البصرة له عن ابیه و ابن عباس و عنه ابن عوف و شعبة ثقة نقل ترجمته الذهبی وغیره ۔(مناوی ج۲ص۳)

(۴۷۳) ﴿ابن ابی فدیک﴾

نام محمد بن اسماعیل ہے۔الدیلی ہیں ، قال الذهبی صدوق و هو شیخ الشافعی۔(مناوی ص۴)

(۴۷۴) ﴿عبداللہ بن مسلم﴾

الهزلی المدنی المقری قال ابوزرعة لاباس به من الثانیة خرج له المصنف فقط۔(مناوی ص۴)

(۴۷۵) ﴿عن ابیه﴾

مسلم الهزلی المدنی القاضی ثقة فصیح من الثالثة خرج له البخاری فی خلق الاعمال (مناوی ص۴)

(۴۷۶) ﴿ابوداؤد الحفری﴾

عمرو بن سعد بن عبداللہ نسبة لحفر محرکاً موضع بالکوفة قال ابن المدینی لا اعلم انی رأیت بالکوفة اعبد منه و قال ابو حمدون المقری دفناه و ترکنا بیته مفتوحا مافی البیت شئی خرج له مسلم و الاربعة۔(مناوی ص۵)

(۴۷۷) ﴿عن رجل﴾

فی نسخة بدله الطفاوی ، منسوب لطفاوة حی من قیس غیلان شیخ لابی نضرة

مجھول ایضاً۔(مناوی ص ۵)

(۴۷۸) ﴿محمد بن خلیفۃؒ﴾

البصری الصیرفی مات سنة احدیٰ و ستین و مائتین خرج له المصنف و ابن خزیمة والمحاملی وغیرہ ۔(مناوی ص ۶)

(۴۷۹) ﴿حجاج الصوافؒ﴾

بن ابی عثمان میسرة اوسالم الصواف ابو الصلت الکندی مولاھم البصری ثقة حافظ خرج له الستة۔(مناوی ص ۶)

(۴۸۰) ﴿حنانؒ﴾

الاسدی عم مسرھد والمسدد من السادسة خرج له ابو داؤد

۔مزید تعارف خود امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب میں امام جرح والتعدیل عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم کی کتاب "کتاب الجرح والتعدیل" کے حوالے سے خود کر دیا ہے

(۴۸۱) ﴿ابو عثمان النھدیؒ﴾

عبدالرحمن مخضرم اسلم فی عھد المصطفٰی ولم یرہ والنھدی نسبة لبنی نھد عاش مائة و ثلاثین سنةً۔(مناوی ص ۶)

(۴۸۲) ﴿عمر بن اسماعیل الھمدانیؒ﴾

نزیل بغداد اوردہ الذھبی فی الضعفاء والمتروکین و قال قال النسائی والدار قطنی متروک من العاشرة ۔(مناوی ص ۸)

(۴۸۳) ﴿ابی اسمٰعیل ! الھمدانی ابوعمر الکوفیؒ﴾

نزیل بغداد صدوق مخطئی من الثامنة خرج له البخاری۔(مناوی ص ۸)

(۴۸۴) ﴿بیانؒ﴾

الکوفی المؤدب ثقة ثبت من الخامسة خرج له الجماعة وهو غير بنان بن بشير المعلم الطاشی فانه مجهول كذا فرق الخطیب ۔(مناوی ص۸)

(۴۸۵) ﴿قیس بن ابی حازمؒ﴾

البجلی الکوفی کبیر هاجر الی المصطفٰی ففاتته الصحبة بلیال روی له الجماعة اتفقوا علی انه تفرد من بینِ التابعین بالروایة عن العشرة ۔(مناوی ص۸)

(۴۸۶) ﴿جریر بن عبداللہؓ﴾

البجلی صحابی مشهور سید قبیلة بجیلة کان طویلاً جدا یصل الی سنام البعیر و طول نعله ذراع و کان مفرط الجمال و من ثم لقب یوسف هذه الامة و کان المصطفٰی یتبسم عند رؤیته مات سنة احدی و خمسین۔(اتحافات ص۲۶۸،ومناوی ص۸)

(۴۸۷) ﴿حمید بن مسعدةؒ﴾

الاشعری البصری ابو الاسود الکرابیسی صدوق یهم قلیلا من الثامنة خرج له البخاری فی القدر والنسائی و ابن ماجة۔(مناوی ص۱۰)

(۴۸۸) ﴿أسامة بن زیدؒ﴾

اللیثی مولاهم ابوزید المدنی قال النسائی وغیره لیس بالقوی مات سنة ثلاث و خمسین و مائة خرج له البخاری فی تاریخه والخمسة۔(مناوی ص۱۰)

(۴۸۹) ﴿ابو قتیبة سلم بن قتیبةؒ﴾

الخراسانی نزیل البصرة صدوق من التاسعة خرج له البخاری والاربعة ۔(مناوی ص۱۱)

(۴۹۰) ﴿الحجاجؒ﴾

روی عن عطاء بن ابی رباح و عمرو بن شعیب و نافع مولٰی ابن عمر وعنه شعبة والحماد ان

والثوری وغندر ، قال العجلی کان فقیها و کان احد مفتی الکوفة و قال ابوحاتم صدوق یدلس عن الضعفاء و اما اذا قال حدثنا فهو صالح لا یرتاب فی صدقه و حفظه اذا بین السماع (تہذیب ج۲ ص۱۷۳، تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۱۸۶)

وهو ابن ارطاة ، بفتح اوله ابن ثور بن هبیرة النخعی ابوارطاة الکوفی القاضی الفقیه قال حماد کان افهم عندنا بحدیثه من سفیان و قال احمد کان من الحفاظ و قال ابوحاتم صدوق مدلس و قال النسائی لیس بقوی و قال غیره هو احد الائمة فی الحدیث والفقه ولکن اتفقوا علی تدلیسه و ضعفه الجمهور . (مناوی ج۲ص۱۸) مات ۱۴۵ھ

(۴۹۱) ﴿عبید اللّٰه بن المغیرة﴾

بن معیقیب ابوالمغیرة السبائی صدوق من الرابعة خرج له ابن ماجة . (مناوی ج۲ص۱۹) روی عن عبداللّٰه بن الحارث و منقذ بن قیس و عبید اللّٰه بن عدی و عنه ابن اسحٰق و ابن لهیعة ، و ثقه العجلی قال ابن حجرؒ ذکره البخاری فی البیوع حدیث اذا بعت فکل و اذا ابتعت فاکتل ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابو حاتم صدوق مات سنة احدی و ثلاثین و مائة. (تہذیب ج۷ص۴۵)

(۴۹۲) ﴿عبد اللّٰه بن الحارثؓ﴾

الزبیدی صحابی سکن مصر خرج له ابوداؤد و ابن ماجة. (مناوی ج۲ص۱۹)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عنه عبید بن المغیرة و سلیمان بن زیاد الحضرمی و عبید بن ثمامة قال ابن یونس توفی سنة ست و ثمانین و کان قدعمی ، ذکر ابوجعفر الطبری انه کان اسمه العاصی فسماه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عبد اللّٰه قال ابو ذکریا بن مندة هو آخر من مات بمصر من الصحابة رضی اللّٰه عنهم. (تہذیب ج۵ص۱۵۶)

(۴۹۳) ﴿احمد بن خالد نالخلالؒ﴾

ابوجعفر البغدادی ثقة من طبقة احمد بن حنبل مات سنة سبع و اربعین و مائتین و روی له النسائی (مناوی ج۲ص۲۰)هو یحتمل ان یکون بائع الخل او صانعه(جمع ج۲ص۲۰)

(۴۹۴) ﴿یحییٰ بن اسحاق السیلحانیؒ﴾

قال ابن حجر نسبة لسیلحون قریة (جمع ج۲ص۲۰) قریة بقرب بغداد صدوق ثقة حافظ مات سنة عشرین و مائتین خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ج۲ص۲۰)روی عن فلیح بن سلیمان و مبارک بن فضالة و الحمادین و عنه احمد بن حنبل و یزید بن حبان و علی المدینی و غیرهم، قال احمد شیخ صالح ثقة صدوق قال ابن سعد کانه ثقة حافظ الحدیث ۔(تہذیب ج۱۱ص۱۵۶)

(۴۹۵) ﴿المعرور بن سویدؒ﴾

الاسدی ابوامیة الکوفی ثقة من الثانیة عاش مائة و عشرین سنة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ص ۲۰) روی عن عمرو بن ابی ذر و ابن مسعود و عنه و اصل الاحدب و سالم بن ابی الجعد و الاعمش قال العجلی تابعی ثقة من اصحاب عبد اللّٰه ذکره ابن سعد من اهل الکوفة و ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۱۰ص۲۰۷)(تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۶۷)

(۴۹۶) ﴿ابو ذرؓ﴾

الغفاری جندب بن جنادة (مناوی ج۲ص۲۰) من غفار صحابی جلیل أسلم بمکة، عذب فی سبیل اللّٰه، توفی بالربذة سنة احدی او اثنین و ثلاثین روی له ۲۸۱ حدیثا. (اتحافات ص۲۷۹) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عنه انس بن مالک و ابن عباس و عبد اللّٰه بن صامت قال الغزال بن سبرة عن علی مرفوعا ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لهجة اصدق من ابی ذر ـ صلی علیه ابن مسعود و مناقبه و فضائله کثیرة. (تہذیب ج۱۱ص۹۸)

(۴۹۷) ﴿ابراهیمؒ﴾

ابراهیم فی الشمائل ستة ولا یعلم ایّهم هذا (مناوی ج۲ص۲۳)

(۴۹۸) ﴿عبیدةؒ﴾

کحنیفة السلمانی فیکون نسبة لسلمان حی من مراد او من قضاعة و هو عبیدة بن عمرو او عبیدة بن قیس الکوفی اسلم فی حیاته صلی اللّٰه علیه وسلم قال ابن عیینة کان یوازی شریحاً فی العلم

والقضاء مات سنة اثنين و سبعين و قيل غير ذلک (مناوی ج۲ص۲۳) روی عن علی و ابن مسعود و ابن الزبير وعنه عبد اللّٰه بن سلمة ابراهيم النخعی و محمد بن سيرين ، عن ابن معين ثقة لا يسئال عن مثله عِده علی بن المدينی فی الفقهاء ، اسلم قبل و فاة النبی صلی اللّٰه عليه وسلم بسنتين و لم يلقه. (تہذیب ج۷ص۷۸)

(۴۹۹) ﴿علی بن ربیعۃؒ﴾

بن نضلة البجلی ثقة من كبار الثالثة خرج له الستة (مناوی ج۲ص۲۵) روی عن علی بن ابی طالب والمغيرة بن شعبة و عنه الحكم بن عتيبة و سعيد بن عبيد و ابو اسحٰق السبيعی قال ابن المغيرة والنسائی ثقة و قال العجلی كوفی تابعی ثقة ـ (تہذیب ج۷ص۲۸۲)

(۵۰۰) ﴿عبداللّٰہ بن عونؒ﴾

بن ارطبان رای انس بن مالک و روی عن ثمامة بن عبد اللّٰه و انس بن سيرين و محمد بن سيرين و عنه الاعمش والثوری و شعبة والقطان قال العجلی بصری ثقة رجل صالح و قال ابن حبان فی الثقات كان من سادات اهل زمانه عبادة و فضلا و ورعا و نسكا و صلابة فی السنة و شدة علی اهل البدع قال النسائی ثقة مامون. (تہذیب ج۵ص۳۰۳) البصری مولٰی عبداللّٰه بن معقل المدنی احد الاعلام قال هشام بن حسان لم ترعينای مثله و قال قرة كنا نعجب من ورع ابن سيرين فانساناه ابن عون مات سنة احدی و خمسين و مائة خرج له الجماعة. (مناوی ج۲ص۲۶)

(۵۰۱) ﴿محمد بن محمد بن الاسودؒ﴾

الزهری مستور من السادسة و خرج له المصنف. (مناوی ج۲ص۲۶) روی خالد و عامر بن سعدبن ابی وقاص و ابی سلمة و عنه ابن عون و ابو المقدام هشام بن زياد ـ (تہذیب ج۹ص۳۸۲)

(۵۰۲) ﴿عامر بن سعدؒ﴾

بن ابی وقاص الزهری المدنی مات سنة ثلاث او اربع و مائة اخرج له الستة (مناوی ج۲ص۲۶) سمع اباه و عثمان وغيره و عنه الزهری وغيره ذكره صاحب المشكاة فی التابعين. (جمع ج۲ص

۲۷) روی عن ابیه و عثمان و عباس و ابی ایوب الانصاری و عنه ابنه داؤد و سعید بن المسیب و مجاهد وغیرهم ، ذکره ابن حبان فی الثقات و قال غیره کان ثقة کثیر الحدیث و قال العجلی ملنی تابعی ثقة قال ابن سعد مات ۱۰۴ھ (تہذیب ج۵ ص۵٦)

(۵۰۳) ﴿ابو التیاحؒ﴾

یزید بن حمید مصغراً الضبعی احد الأئمة ثقة عباد مات سنة ثمان و عشرین و مائة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ ص۳۰) روی عن انس و ابی عثمان والحسن البصری و عنه سعید بن ابی عروبة و شعبة والحماد ان قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات سنة ثمان و عشرین ومأته. (تہذیب ج۱۱ ص۲۸۰)

(۵۰۴) ﴿علی بن الحسن بن شقیقؒ﴾

المروزی العبدی مولاهم کان من حفاظ کتب ابن المبارک مات سنة خمس عشرة ومائتین خرج له الجماعة (مناوی ج۲ ص۳۴) روی عن الحسین بن واقد و ابن المبارک و ابراهیم بن طهمان وعنه محمود بن غیلان وغیره قال ابوداؤد عن احمد لم یکن به بأس الا انهم تکلموا فیه فی الارجاء و قدرجع عنه توفی سنة خمس عشرة و مأتین. (تہذیب ج۷ ص۲٦۳)

(۵۰۵) ﴿خالد بن عبداللهؒ﴾

بن عبدالرحمن بن یزید البطحان الواسطی المدنی مولاهم ثقة عابد یقال اشتریٰ نفسه من الله ثلاث مرات یتصدق بوزن نفسه فضة مات سنة تسع و سبعین و مائة خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۳۵) روی عن اسماعیل بن ابی خالد وحمید الطویل و ابن عون و عنه زید بن الحباب و وکیع و یحییٰ القطان قال الترمذی ثقة حافظ قال ابوحاتم ثقة صحیح الحدیث (تہذیب ج۳ ص۸۷)

(۵۰٦) ﴿المبارک بن فضالةؒ﴾

بفتح الفاء البصری مولی آل الخطاب العدوی قال عفان ثقة من النساک و قال ابوزرعة اذا قال ثنا فهو ثقة و قال النسائی ضعیف مات سنة خمس و ستین و مائة خرج له ابن ماجة (مناوی ج۲ ص

۴۸)روی عن الحسن البصری و هشام بن عروة و حمید نالطویل و عنه شیبان بن فروخ و علی بن الجعد و آخرون قال ابو طالب عن احمد کان مبارک بن فضالة یرفع حدیثا کثیرا و قال العجلی کتبت حدیثه و لیس بقوی جائز الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب ج۱۰ص۲۷)

(۵۰۷) ﴿الحسن رح﴾

ای البصری لأنه المراد عند الاطلاق فی اصطلاح المحدثین فالحدیث مرسل(مواہب ص ۱۷۷) و هو الامام شیخ الاسلام ابو سعید البصری حدث عن عثمان و المغیرة بن شعبة و عنه قتادة و حمید نالطویل و مبارک بن فضالة قال ابن سعد کان جامعاً عالماً وقیعا حجة مامونا عابد انا سکا جمیلا و سیما مات سنة عشر و مأته و له ثمان و ثمانون سنة(تذکرة الحفاظ ج۱ص۷۱)

(۵۰۸) ﴿المقدام بن شریح رح﴾

بن هانیٔ بن یزید الحارثی الکوفی ثقة من السادسة خرج له الجماعة(مناوی ج۲ص۴۱)روی عن ابیه و قمیر امرأة مسروق و عنه ابنه یزید و الاعمش و شعبة والثوری قال احمد و ابوحاتم والنسائی ثقة زاد ابوحاتم صالح ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب:ج۱۰ص۲۵۵)

(۵۰۹) ﴿عن ابیه رح﴾

ای شریح بن هانیٔ الحارثی ادرک زمن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و کنی علیه السلام اباه هانیٔ بن یزید فقال انت ابو شریح و شریح من جملة اصحاب علی کرم اللّٰه وجهه وهو ممن ظهرت فتواه من زمن الصحابة روی عنه ابنه المقدام(جمع ج۲ص۴۱) روی عن ابیه وعمر و علی و بلال و ابی هریرة و عنه ابناه المقدام و محمد والشعبی و الحکم بن عتیبة ذکره ابن سعد فی الطبقة الاولیٰ من تابعی اهل الکوفة و قال ابن معین و النسائی ثقة ذکره المسلم فی المخضر مین مات ۷۸ھ (تہذیب ج۴ص۲۹۱)

(۵۱۰) ﴿ابن رواحة رح﴾

اسمه عبد اللّٰه اسلم فی اول سنة من الهجرة و هو انصاری خزرجی شهد المشاهد کلها الا الفتح

فانه مات قبله بمؤتة اميرا و كان من الشعراء الذابين عن الاسلام ككعب بن مالك و حسان(مواہب:۱۷۹) و هو احد النقباء واحد الامراء فی غزوة موتة و بها قتل روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و عن بلال المؤذن و عنه ابوهريرة و ابن عباس وانس (تہذیب ج۵ص۱۸٦)

(۵۱۱) ﴿جندب بن سفیانؒ﴾

جندب بن عبداللّٰہ بن سفيان البجلی نسبة الی علق بطن من بجيلة ولذا وصف بالعلقی والبجلی و ربما نسب لجده له صحبة خرج له الجماعة(مناوی ج۲ص۴۳)روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و حذيفة و عنه الاسود بن قيس والحسن البصری و صفوان بن محرز قال ابن حبان هو جندب الخير و قال خليفة مات فی فتنة ابن الزبير و ذكره البخاری فی التاريخ فيمن توفی من الستين الی السبعين۔(تہذیب ج۲ص۱۰۱)

(۵۱۲) ﴿یحیٰ بن سعیدؒ﴾

القطان البصری الاحول الحافظ روی عن سليمان التيمی و حميد الطويل و هشام بن عروة وعنه يحيٰی بن معين و ابوخيثمه و صدقة بن الفضل قال ابن سعد كان ثقة مامونا رفيعا حجة و قال العجلی البصری ثقة فی الحديث لايحدث الا عن ثقة و قال النسائی ثقة ثبت مرضی و عن يحيٰی بن معين انه اقام يحيٰی القطان عشرين سنة يختم القرآن فی كل ليلة (تہذیب ج۱۱ص۱۹۲) ثقة من السادسة خرج له الجماعة(مناوی ج۲ص۴۵)

(۵۱۳) ﴿حسن بن صباح البزارؒ﴾

الواسطی ثم البغدادی أحد الأعلام قال احمد ثقة صاحب سنة و قال ابوحاتم صدوق له جلالة عجيبة ببغداد مات سنة تسع و اربعين و مأتين خرج له البخاری (مناوی ج۲ص۵۸)روی عن ابن عينية و ابی النضر و وكيع و عنه البخاری و ابوداؤد والترمذی و غيرهم قال احمد ما ياتی يوم علی البزار الا وهو يعجل منه خيرا روی عنه النسائی فی سنن الكبریٰ احاديث فی الحدود وغيره ذكره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج۲ص۲۵۱)

(۵۱۴) ﴿ابو النضرؒ﴾

سالم بن ابی امیة او هو هاشم بن القاسم التیمی المدنی نزیل بغداد ثقة یرسل مات سنة خمس و عشرین و مائة خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۵۸) روی عن انس و السائب بن یزید و عوف بن مالک و عنه ابنه ابراهیم المعروف ببردان والسفیانان قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات قال احمد و ابن معین والعجلی والنسائی ثقه (تهذیب ج۳ ص۳۷۲)

(۵۱۵) ﴿ابو عقیل الثقفی عبد اللہ بن عقیلؒ﴾

الکوفی الثقفی نزیل بغداد صدوق من الطبقة الثانیة خرج له الاربعة (مناوی ج۲ ص۵۸) روی عن مجالد بن سعید و هشام بن عروة و عمره بن حمزة و عنه ابو النضر و عاصم بن علی و سریج بن نعمان قال ابو حاتم شیخ قال عبد اللہ بن احمد عن ابیه ثقة صالح الحدیث قال ابو داؤد والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۵ ص۲۸۲)

(۵۱۶) ﴿اخیه عبد اللہؒ﴾

بن عروة بن زبیر بن العوام الاسدی ثقة ثابت فاضل بقی الی آخر دولة بنی امیة خرج له الشیخان والنسائی و ابن ماجة (مناوی ج۲ ص۵۹) روی عن ابیه والحسن بن علی و حکیم بن حزام و عنه ابنه عمرو و اخواه هشام و عبید اللہ و جعفر بن محمد قال احمد بن صالح المصری لیس بینه و بین ابیه فی السن الاخمسة عشرة سنة و قال الدارقطنی ثقة احد الاثبات و قد ذکر المرزبانی فی معجم الشعراء ان الولید بن یزید لما اخذ ابراهیم بن هشام المخزومی والی المدینة و عذبه قال فیه عبد اللہ بن عروة من ابیات ....

علیک امیر المؤمنین بشدة   علی ابن هشام ان ذاک هو العدل

(تهذیب ج۵ ص۳۷۹)

(۵۱۷) ﴿عبد اللہ بن یزیدؒ﴾

المخزومی المدنی المقری الاعور مولی الاسد بن سفیان من شیوخ مالک ثقة خرج له الجماعة

و لم یدرک البراء فالخبر منقطع وقولهم عبد اللّٰه بن یزید بن الصلت ضعیف (مناوی ج۲ ص۷۳)
روی عن زید بن عیاش و محمد بن عبد الرحمن و عروة بن الزبیر و عنه یحییٰ بن ابی کثیر و مالک و صفوان بن سلیم قال احمد و ابن معین والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال العجلی مدنی ثقة مات سنة ثمان و اربعین ومائة (تہذیب ج۶ ص۷۵)

(۵۱۸) ﴿ربعی بن حراش﴾

ابو مریم العبسی الکوفی قانت للّٰه لم یکذب قط مات سنة اربع و مائة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص۷۴) سمع عمر و کان معه بالجابیة وعلیًا و حذیفة و ابا موسیٰ و طائفة و عنه منصور و ابومالک الاشجعی و غیرهم و کان قد آلیٰ علی نفسه انه لا یضحک حتی یعلم افی الجنة هو او فی النار و هو متفق علی ثقته و امانته والاحتجاج به (تذکرة الحفاظ ج۱ ص۲۹)

(۵۱۹) ﴿المفضل بن فضالة﴾

ابن ابی امیة البصری مولٰی ال عمر بن الخطاب اخو مبارک قال النسائی لیس بقوی من الطبقة الثامنة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ ص۷۶) هو الامام الحجة القدوة قاضی مصر حدث عن یزید بن حبیب وعقیل بن خالد وجماعة وعنه ابو صالح کاتب اللیث و یزید بن موهب الرملی و آخرون......قال یحییٰ بن معین ثقة قال ابو داؤد کان مجاب الدعوة مات سنة احدی و ثمانین و مائة (تذکرة الحفاظ ج۱ ص۲۵۱)

(۵۲۰) ﴿عقیل﴾

مصغر ا بن خالد بن عقیل کان حافظًا صاحب کتاب مات سنة احدیٰ و اربعین ومائة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ ص۷۶) حدث عن القاسم و سالم و عکرمة و روی عنه یحییٰ بن ایوب واللیث و مفضل بن فضالة و اکثر عن الزهری قال رفیقه یونس ما احد اعلم بحدیث الزهری من عقیل و قال ابن معین ثقة و کذا و ثقه غیر واحد واحتج به ارباب الصحاح ...... مات بمصر فجأة (تذکرة الحفاظ ج۱ ص۱۶۱)

(۵۲۱) ﴿حسین بن محمد الجریریؒ﴾

نسبة الی جریر مصغرا مستور من الحادیة عشر خرج له المصنف فقط (مناوی ج۲ص۷۸) روی عن ابراهیم بن اسحق الطالقانی و جعفر بن عون و محمد بن کثیر العبدی و غیرهم و عنه الترمذی و عبد اللّٰه بن محمد و احمد بن علی الآبار ...... قال المزی ذکره ابن عساکر فیمن اسمه الحسن و وهم فی ذلک قلت و قال الخطیب مجهول (تهذیب ج۲ص۳۱۶)

(۵۲۲) ﴿سلیمان بن حربؒ﴾

الازدی البصری قاضی مکة قال ابوحاتم امام من الائمة لایدلس و یتکلم فی الرجال و فی الفقه لعله اکبر من عثمان مارأیت فی یده کتاباً قط حرر مجلسه ببغداد فبلغ أربعین الفاً ولد سنة اربعین و مائة و مات سنة اربع و عشرین و مأتین خرج له الستة (مناوی ج۲ص۷۸) روی عن شعبة و محمد بن طلحة و الحمادین وعنه البخاری و ابوداؤد و روی الباقون بواسطة ابی بکر بن ابی شیبة قال ابوحاتم قد ظهر من حدیثه نحو من عشرة آلاف حدیث و مارأیت فی یده کتاباً قط قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث و قال صاحب الزهرة روی عنه البخاری مائة و سبعة و عشرین حدیثا مات ۲۱۴ھ (تهذیب ج۴ص۱۵۷)

(۵۲۳) ﴿عبد اللّٰه بن رباحؒ﴾

الانصاری المدنی سکن البصرة قال الذهبی امام مات سنة ثمان و عشرین ومائة و ثقوه قتلوه الازارفة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ج۲ص۷۸) روی عن ابی بن کعب و عمار بن یاسر و عمران بن حصین و عنه ثابت البنانی و عاصم الاحول و خالد الحداء، قال العجلی بصری تابعی ثقة قال ابن سعد کان ثقة وله احادیث و قال النسائی ثقة (تهذیب ج۵ص۱۸۱)

(۵۲۴) ﴿بشر بن معاذؒ﴾

البصری العقدی الضریر صدوق مات بعد الاربعین خرج له النسائی وابن ماجة ۔ (مناوی ج۵ص ۸۰) روی عن ابراهیم بن عبد العزیز و بشر بن المفضل و ایوب و ابی عوانة وعنه الترمذی

والنسائی و ابن ماجة و ابن خزیمة قال ابن حبان فی الثقات مات ۲۵۴ھ و قال ابوحاتم صالح الحدیث صدوق و قال مسلمة صالح ۔(تہذیب ج۱ص۱۰۴)

(۵۲۵) ﴿ابو عوانة﴾

کمثانة الوضاح الواسطی ثقة من السابعة خرج له الستة (مناوی ج۲ص۸۰)هو وضاح بن عبد اللّٰه الیشکری البزاز رای الحسن و ابن سیرین و سمع من معاویة بن قرة والاسود بن قیس وقتادة روی عنه شعبة ومات قبله والفضل بن مساور قال عفان کان ابو عوانة صحیح الکتاب و کان ثبتا قال ابن سعد کان ثقة صدوقا . (تہذیب ج۱۱ص۱۰۵) و قال احمد بن حنبل هو صحیح الکتاب و اذا حدث من حفظه ربمایهم ۔(تذکرة الحفاظ ج۱ص۲۳۶)

(۵۲۶) ﴿زیاد بن علاقة﴾

ابوسهل الحرانی العقیلی نائب اخیه محمد علی القضاء ثقة رمی بالنصب من الطبقة الثالثة خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۸۰)

(۵۲۷) ﴿عیسٰی بن عثمان الرملیؒ﴾

النهمی الفاخوری الکوفی نزیل الرملة صدوق یتشیّع مِن التاسعة خرج له البخاری فی الادب ومسلم وابوداؤد و ابن ماجة. (مناوی ج۲ص۸۱) روی عن عمه یحیٰی بن عیسٰی و عنه الترمذی و محمد بن عبد اللّٰه و موسٰی بن اسحٰق قال النسائی صالح قال الحضرمی مات ۲۲۱ھ۔(تہذیب ج ۸ص۱۹۷)

(۵۲۸) ﴿ابو جمرة﴾

کطلحة نصر بن عمران الضبعی بصری مشهور بکنیته ثقة من الثالثة خرج له الستة اتفقوا علی توثیقه و زعم بعضهم ان له رؤیة ونوزع ۔(مناوی ج۲ص۸۷) روی عن ابیه و ابن عباس و ابن عمر روی عنه ابنه علقمة و ابوالتیاح والمثنٰی قال عبد اللّٰه بن احمد عن ابیه ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال ابن عبد البر اجمعوا علی انه ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۸۵)

(۵۲۹) ﴿زرارة بن ابی اوفیٰ﴾

ابو حاجب الحرشی البصری قاضی البصرة ثقة عابد خرج له الستة قرأ المدثر فی الصلاة فلما بلغ فاذا نقر فی الناقور خرمیتاً ـ(مناوی ج۲ص۸۷)له صحبة مات فی زمن عثمان بن عفان ـ(جمع ج۲ص۸۷)روی عن ابی هريرة و عبد الله بن سلام و تميم الداری و ابن عباس و عنه قتادة و بهز بن حكيم و ايوب و غيرهم قال النسائی ثقة و ذكره ابن حبان فی الثقات و قال كان من العباد قال ابن سعد مات فجأة سنة ۹۳ھ ـ(تہذیب ج۳ص۲۷۸)

(۵۳۰) ﴿سعد بن هشام﴾

الانصاری المدنی ثقة من الطبقة الثالثة استشهد بمكران خرج له الستة ـ(مناوی ج۲ص۸۷) هو ابن عم انس روی عن ابيه و عائشة و ابن عباس و ابی هريرة و عنه حميد بن هلال و زرارة بن اوفیٰ والحسن البصری قال النسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد ثقة انشاء الله ـ (تہذیب ج۳ص۴۱۹)

(۵۳۱) ﴿عبد الله بن ابی بكر﴾

الانصاری المدنی القاضی له عن ابيه وانس و عمرو و عنه السفيانان و فليح حجة مات سنة خمس و ثلاثين و مائة خرج له الاربعة ـ(مناوی ج۲ص۸۹)

قال ابن معين و ابوحاتم ثقة و قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث عالما و قال العجلی مدنی تابعی ثقة ـ(تہذیب ج۵ص۱۴۴)

(۵۳۲) ﴿ابيه﴾

ابی بكر المشهور بابن حزم اكثر ابناه اسحق و هشام الرواية عنه ـ(مناوی ج۲ص۸۹) هو ابوبكر بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری الخزرجی المدنی القاضی روی عن ابيه و روی عن خالته عمرة بنت عبد الرحمن و السائب بن يزيد و عنه الزهری قال ابن معين و ابن خراش ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات ـ(تہذیب ج۱۲ص۴۰)

(۵۳۳) ﴿عبد اللّٰہ بن قیس بن مخرمۃ﴾

المطلبی یقال له رؤیة تابعی کبیر والی العراق من قبل الحجاج ایاماً و ولی قاضی المدینة خرج له مسلم والاربعة ۔(مناوی ج۲ص۸۹)روی عن ابیه و زید بن خالد الجهنی و ابی هریرة و عنه ابناه محمد و مطلب و ابوبکر بن محمد ، قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات واستعمله عبد الملک بن مروان علی الکوفة والبصرة ۔(تہذیب ج۵ص۳۱۸)

(۵۳۴) ﴿زید بن الخالد الجهنی﴾

المدنی صحابی مشهور وهو ابو عبد الرحمن او ابو طلحة او ابوزرعة سکن المدینة و شهد الحدیبیة و کان معه لواء جهینة یوم الفتح مات سنة ثمان و ثمانین و له خمس و ثمانون سنة۔ (مناوی ج۲ص۸۹)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن عثمان و ابی طلحة و عائشة و عنه ابناه خالد و ابوحرب و عبد اللّٰه بن قیس۔(تہذیب ج۳ص۳۵۴)

(۵۳۵) ﴿ابو حمزة﴾

طلحه بن یزید (وهذا قول الاکثر (جمع ج۲ص۹۳) له عن حذیفة مرسلاً و عن زید بن ارقم و عمه عمرو بن مرة فقط و ثقه النسائی من الثالثه خرج له البخاری والاربعة۔ (مناوی ج۲ص۹۳) قال الحافظ المنذری طلحة بن یزید ابوحمزة الانصاری مولاهم الکوفی واحتج به البخاری والرجل شیخه هو صلة بن زفر العبسی الکوفی احتج به الشیخان ۔(جمع ج۲ص۹۳) ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال النسائی لما اخرج حدیثه عن رجل عن حذیفة فی صلوٰة اللیل هذا الرجل یشبه ان یکون اصله و طلحة هذا ثقة۔(تہذیب ج۵ص۲۶)

(۵۳۶) ﴿ابوبکر محمد بن نافع البصری﴾

قیل هذا مجهول لانه لم یوجد فی کتب الرجال فلعله محمد بن واسع البصری ۔(جمع ج۲ص ۹۵) هو ابوبکر بن احمد ابی نافع له عن غندر و جماعة و عنه مسلم وعدة قال الذهبی ثقة و زعم شارح انه محمد بن واسع ذهول ۔(مناوی ج۲ص۹۵) وهو مشهور بکنیته مات بعد الاربعین و

مأتين قلت و فى الزهرة روى عنه مسلم اربعة وخمسين۔(تہذیب ج۹ص۲۲)

(۵۳۷) ﴿عبد الصمد بن عبد الوارثؒ﴾

التنورى ابوسهل حافظ حجة له عن هشام الدستوائى و شعبة و عنه ابنه و غندر مات سنة سبع و مأتين خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۹۵) قال ابواحمد صدوق صالح الحديث و ذكره ابن حبان فى الثقات و قال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله۔(تہذیب ج۲ص۲۹۱)

(۵۳۸) ﴿ابو المتوكلؒ﴾

الناجى نسبة لبنى ناجية اسم فاعل من النجاة اسم امرأة و ابوالمتوكل على بن ابى داؤد و يقال ابن داؤد۔(مناوی ج۲ص۹۶)

روى عن ابى سعيد الخدرى و ابوهريرة و ابن عباس و عائشة و ام سلمة و عنه ثابت البنانى و قتادة و حميد الطويل و غيرهم قال ابن معين و ابوزرعة و ابن المدينى والنسائى ثقة و ذكره ابن حبان فى الثقات قال مات ۱۰۸ھ قلت و ثقه العجلى والبزار(تہذیب ج۷ص۲۸۰)

(۵۳۹) ﴿ابى وائلؒ﴾

الاسدى شقيق بن سلمة الكوفى قال الذهبى له ادراک و سمع عمرو و معاذا و عنه منصور والاعمش قال ادركت سبع سنين من سنى الجاهلية مات سنة ثلاث و ثمانين و كان من العلماء العاملين اتفقوا على توثيقه۔(مناوی ج۲ص۹۶)قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال ابن حبان فى الثقات سكن الكوفة و كان من عبادها و ليست له صحبة قال ابن عبد البر اجمعوا على انه ثقة (تہذیب ج۴ص۳۱۷)

(۵۴۰) ﴿عبد الله بن شقيقؒ﴾

العقيلى مصغرا البصرى له عن ابى ذر و عمر والكبار و عنه قتادة و ايوب قال احمد ثقة ناصبى من الثالثة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۹۸) ذكره ابن سعد فى الطبقة الاولى من تابعى اهل البصرة و عن ابن معين ثقة من خيار المسلمين لايطعن فى حديثه و قال الجريرى كان عبد الله بن

شقیق مجاب الدعوة کانت تمرّ به السحابة فیقول اللهم لاتجوز کذا و کذا حتی تمطر فلا تجوز ذلک الموضع حتّٰی تمطر مات ۱۰۸ھ۔(تہذیب ج۵ص۲۲۳)

(۵۴۱) ﴿المطلب بن ابی وداعةؒ﴾

نسبة لقبیلة من قریش صحابی اسلم یوم الفتح و نزل المدینة و بهامات خرج له الجماعة الاالبخاری۔(مناوی ج۲ص۹۹) امّه اروی بنت الحارث بن عبد المطلب روی عن النبی صلی الله علیه وسلم و عن حفصة و عنه اولاده جعفر و عبد الرحمن و کثیر والسائب بن یزید روی له مسلم حدیثه عن حفصة فی صلوة السبحة قاعداً ۔(تہذیب ج۱۰ص۱۶۲)

(۵۴۲) ﴿حفصه بنت عمر بن الخطابؓ﴾

کانت تحت خنیس السهمی ثم تزوجها المصطفیٰ ﷺ و طلقها و راجعها بامر جبریل علیه السلام ۔(مناوی ج۲ص۹۹) هی امّ المؤمنین قیل انها ولدت قبل المبعث بخمسة اعوام و تزوجها النبی صلی الله علیه وسلم سنة ثلاث روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابیها و روی عنها اخوها عبد الله بن عمرو ابنه حمزة والمطلب بن ابی وداعة ذکر ابن سعد ان عمر اوصی الیها لما احتضر۔(تہذیب ج۱۲ص۴۳۹)

(۵۴۳) ﴿عثمان ابن ابی سلیمانؒ﴾

بن ابی مطعم القرشی النوفلی المکی قاضی مکة و ثقة احمد من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ص۱۰۰) روی عن عمه نافع و ابوسلمة بن عبد الرحمن و سعید بن جبیر و عنه اسماعیل بن امیة و ابن جریج و ابن عیینة و غیرهم قال احمد و ابن معین و ابن سعد و ابوحاتم و یعقوب بن شیبة ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان قاضیاً علی مکة ...... قلت زعم ابن سعد ان اسم ابی سلیمان محمد و قال العجلی مکی ثقة ۔(تہذیب ج۷ص۱۱۱)

(۵۴۴) ﴿میمون بن مهرانؒ﴾

الجزری ابو ایوب عالم الرقة ثقة عابد کبیر القدر ولد عام اربعین و مات سنة سبعة عشر و مائة

خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۰۲) نشأ بالكوفة ثم نزل الرقة روی عن ابی هريرة و عائشة و ابن عباس و عنه ابنه عمرو و حميد الطويل و جعفر بن برقان و غيرهم
ذکره ابوعروبة في الطبقة الاولیٰ من التابعين و قال العجلي جزری تابعی ثقة و كان يحمل علیٰ علّی و قال ابوزرعة و النسائی ثقة و عن ابراهيم بن محمد المستمری صلّی ميمون بن مهران فی سبعة عشر يوما سبعة عشر الف ركعة فلما كان يوم الثامن عشر انقطع فی جوفه شئی فمات (تہذیب ج۱۰ص۴۹) ركعتا الفجر سے مراد صبح کی سنتیں ہیں، وأصل الغداة ما بين طلوع الفجر و طلوع الشمس (اتحافات ص۳۲۴)

(۵۴۵) ﴿ابو سلمة يحی بن خلف﴾

الباهلی البصری الجوباری صدوق مات سنة اثنين و اربعين ومأتين خرج له مسلم و ابو داؤد ۔ (مناوی ج۲ص۱۰۲) روی عن عبد الوهاب الثقفی و معتمر بن سليمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم و ابو داؤد والترمذی و ابن ماجة ذكره ابن حبان فی الثقات و قال موسیٰ بن هارون بلغنا موته بالبصرة سنة ۲۴۲ھ ۔(تہذیب ج۱۱ص۱۷۹)

(۵۴۶) ﴿عاصم بن ضمرة﴾

السلولی و ثقه ابن المدينی و قال النسائی لابأس به مات سنة اربع و سبعين خرج له الاربعة۔ (مناوی ج۲ص۱۰۳)روی عن علی وحكی عن سعيد بن جبير و عنه ابو اسحٰق السبيعی والحكم بن عيينة قال يحيیٰ بن سعيد عن الثوری كنا نعرف فضل حديث عاصم علی حديث الحارث و قال العجلی ثقة۔(تہذیب ج۵ص۴۰)

(۵۴۷) ﴿يزيد الرشک﴾

رشک (بالكسر) كبير اللحية کو کہتے ہیں . ولقب يزيد بن ابی يزيد الضبعی احسب اهل زمانه و لقب به لكبر لحيته و قال ابن الجوزی وغيره دخل عقرب لحيته فاقام بها ثلاثة ايام وهو لايشعر لكبر لحيته و استشكل كون معرفتها ثلاثًا واجيب بانه يحتمل انه دخل مكانا كثير العقارب ثم رأها بعد الخروج منه بثلاثة ايام فعلم انه من ذلک المكان و بانه يحتمل ان احد ارآها

حین دخلت و لم یخبره بها الابعد ثلاثة ایام لیعلم هل یحس بها اولا و قال المصنف فی باب الصوم ان الرشک بلغة اهل البصرة هو القسام فقیل هو الذی یقسم الدور و کان یقسمها بمکة قبیل الموسم بالمساحة لیتصرف الملاک فی املاکهم فی الموسم ۔(جمع ج۲ص۱۰۵) روی عن عبد اللّٰہ بن انس و مطرف بن عبد اللّٰہ بن الشخیر و معاذة العدویة وعنه شعبة و معمر قال الدوری عن ابن معین صالح صالح قال ابوزرعة وابوحاتم والترمذی ثقة و قال النسائی لیس به بأس و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان غیورًا فسمی بالفارسیة الرشک مات ۱۳۰ھ۔ (تہذیب ج۱۱ص۳۲۵)

(۵۴۸) ﴿معاذة﴾

بنت عبد اللّٰہ العدویة ام الصهباء البصریة ثقة من الثالثة خرج لها الستة۔ (مناوی ص۱۰۵)

روت عن عائشة و علی و هشام بن عامر و عنها ابوقلابة و قتادة و یزید الرشک عن ابن معین ثقة حجة ذکرها ابن حبان فی الثقات و قال کانت من العابدات قال الذهبی بلغنی انها کانت تحی اللیل و تقول عجبت لعین تنام و قد علمت طول الرقاد فی القبور قال ابن جوزی توفیت سنة ثلاث و ثمانین ۔(تہذیب ج۱۲ص۴۸)

(۵۴۹) ﴿حکیم بن معاویة﴾

الزیادی البصری مستور من العاشرة خرج له مسلم واحترز بالزیادی عن حکیم بن معاویة النمیری ۔(مناوی ج۲ص۱۰۶)روی عن زیاد بن الربیع و عنه ابوموسٰی والعباس بن یزید البحرانی قلت لم یذکره البخاری والا ابن حبان ولا اعرفه۔(تہذیب ج۲ص۳۸۸)

(۵۵۰) ﴿زیاد بن عبید اللّٰہ﴾

بن الربیع الزیادی البصری والد محمد مقبول من الثانیة ۔(مناوی ج۲ص۱۰۶)روی عن الحسن و ابن سیرین و حمید الطویل و عنه حکیم بن معاویة الزیادی و عبد اللّٰہ بن یوسف الجبیری و داوٗد بن المحبر ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۳۲۷)

(۵۵۱) ﴿عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحؒ﴾

الانصاری المدنی ثم الکوفی تابعی جلیل کان اصحابه یعظمونه کانّه امیر مات سنة ثمان و ثمانین خرج له الجماعة اتفقوا علی توثیقه و اثنٰی علیه الاکابر ۔(مناوی ج۲ص۱۰۸)روی عن ابیه و عمر و عثمان و علی و حذیفة و معاذ بن جبل و عنه عیسٰی و ثابت البنانی قال عطاء بن السائب عن عبد الرحمن ادرکت عشرین ومائة من الانصار صحابة قال عبد اللّٰہ بن الحارث ماظننت ان النساء ولدن مثله و قال العجلی کوفی تابعی ۔(تہذیب ج۲ص۲۳۴)

(۵۵۲) ﴿امّ ھانی رضؓ﴾

شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہٗ فرماتے ہیں :

''ام ہانیؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن تھیں، جو مکہ میں ہی مقیم رہیں ۔ان کا گھر بیت اللہ شریف کے قریب تھا۔اس لئے آپ اکثر ان کے گھر میں آیا جایا کرتے تھے ۔ چنانچہ جس رات آپؐ کومعراج پر لے جایا گیا اُس رات بھی آپؐ امّ ہانی کے گھر میں محوخواب تھے ۔ جہاں سے فرشتوں نے آپ کو کمرے کی چھت پھاڑ کر نکالا اور معراج کے سفر پر لے گئے ۔حضور علیہ السلام ام ہانی سے نکاح کرنا چاہتے تھے ،مگر اللہ نے سورۃ احزاب کی آیت ۵۰ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی چچی زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد کے ساتھ نکاح کی صرف اس صورت میں اجازت دی ،جب کہ وہ آپ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آ جائیں ۔ چونکہ ام ہانی نے ہجرت نہیں کی تھی ۔اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس سے نکاح تو نہ کر سکے ،مگر مکی زندگی میں آپؐ اُن کے ہاں اکثر جایا کرتے تھے، پھر فتح مکہ کے دن بھی آپؐ نے اسی چچازاد کے ہاں قیام کیا۔آٹھ رکعات نماز ادا کی جوکہ فتح مکہ کے شکرانے کے طور پر تھی۔

اس روز آپ کو بھوک بھی لگ رہی تھی ۔آپؐ نے امّ ہانیؓ سے پوچھا کہ گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ روٹی کے چند خشک ٹکڑے حاضر ہیں ۔آپ نے وہی ٹکڑے پانی میں بھگو کر نرم کیے،ان پر نمک اور سرکہ ڈالا اور یہی کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔

یہ اللہ کے آخری نبی ہیں، جنہوں نے فتح مکہ کا جشن سوکھی روٹی کھا کر منایا۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی، کسی کا مال نہیں لوٹا بلکہ عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اب ذرا آج کل کی فاتح قوموں کا حال بھی دیکھ لیں، جب امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم مار کر اس کو فتح کیا تھا تو ان دنوں اخبارات میں آیا تھا کہ امریکی سپاہیوں نے جاپانی عورتوں کے ساتھ اس قدر زیادتی کی تھی کہ کم وبیش سوا لاکھ عورتیں امریکی فتح کے موقع پر حاملہ ہوگئیں۔ یہ تعداد تو معلوم ہوگئی لیکن جن کا علم نہیں ہوسکا، وہ اس کے علاوہ تھیں۔ اس کے علاوہ امریکی افسروں اور سپاہیوں نے خوب عیش وعشرت کی، ناچ گانے کی محفلیں منعقد ہوئیں، شراب وکباب چلے اور اس طرح امریکنوں نے فتح کا جشن منایا۔

(۵۵۳) ﴿محمد بن ربیعه الکلابی رح﴾

الکوفی ابوعمرو وثقه ابوداؤد و جمعٌ و قال ابوحاتم صالح الحدیث من التاسعة خرج لهٗ الستة۔ (مناوی ج۲ص۱۱۱) روی عن الاعمش و هشام بن عروة و ابن جریج و عنه احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین و قتیبة ...... قال ابوداؤد ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۹ص۱۴۳)

(۵۵۴) ﴿فضیل بن مرزوق رح﴾

الاغر الرقاشی الکوفی ابو عبد الرحمٰن هو المازنی صدوق و ثقه غیر واحد و قیل یهم و یتشیع من السابعة خرج له مسلم و الاربعة۔ (مناوی ج۲ص۱۱۱) روی عن ابی اسحٰق السبیعی و عطیة العوفی والاعمش و عنه زهیر بن معاویة و وکیع قال الثوری ثقة و قال العجلی جائز الحدیث صدوق وکان فیه تشیع و قال النسائی ضعیف۔ (تہذیب ج۸ص۲۶۸)

(۵۵۵) ﴿عطیة رح﴾

کهدیة هو المازنی له صحبة خرج له المسلم و الاربعة۔ (مناوی ج۲ص۱۱۱)

(۵۵۶) ﴿عبیدة و ابراهیم رح﴾

متعددة (مناوی ج۲ص۱۱۱) هو ابن معتب الضبی علی ما ذکره الجزری و ابراهیم النخعی۔ (جمع ج۲ص۱۱۱)

(۵۵۷) ﴿سہم بن منجابؒ﴾

بن راشد الضبی الکوفی من السادسة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۲)روی عن ابیه والعلاء الحضرمی و قرثع الضبی و عنه ابراهیم النخعی وابوخلدة عمرو بن دینار ذکره ابن حبان فی الثقات قلت لکنه فرق بین الذی یروی عن العلاء فذکره فی التابعین و بین الذی یروی عن قزعة و قرثع فذکره فی اتباع التابعین و قال العجلی کوفی تابعی ثقة ۔(تہذیب ج۴ص۲۲۹)

(۵۵۸) ﴿قرثعؒ﴾

الضبی ! صدوق من الثانیة مخضرم خرج له ابوداؤد والنسائی و ابن ماجة . (مناوی ج۲ص۱۱۲) روی عن سلمان الفارسی و ابی موسیٰ الاشعری و عنه علقمة بن قیس و قزعة قال الخطیب کان مخضر ما ادرک الجاهلیة و الاسلام و قتل فی خلافة عثمان شهیدا. (تہذیب ج۸ص۳۲۹)

(۵۵۹) ﴿قزعةؒ﴾

روی عن ابیه و حمید بن قیس و محمد بن المنکدر و عنه نعمان و ابوعاصم و مدد قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة و قال احمد مضطرب الحدیث .(تہذیب ج۸ص۳۳۶) و هو ابن سوید بن حجر الباهلی مختلف فیه خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۱۱۲)

(۵۶۰) ﴿محمد بن مسلمؒ﴾

القطاع الجزری نزیل مکة ابوسعید المودب مشهور بکنیته صدوق یهم من الثانیة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳)

(۵۶۱) ﴿عبد الکریم الجزریؒ﴾

ابوسعید کان حافظاً مکثرا مات سنة سبع و عشرین ومائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳) رای انسا و روی عن عکرمة و سعید بن المسیب و عنه ایوب السختیانی و ابن جریج و السفیانان قال احمد ثقة ثبت و هو صاحب سنة و قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال ابوعروبة هو ثبت عند العارفین ۔ (تہذیب ج۶ص۳۳۳)

(۵۶۲) ﴿عبد اللّٰہ بن السائب﴾

بن عابد بن عبد اللّٰہ المخزومی المکی ولابیہ صحبۃ خرج لہ الجماعۃ ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳) وکان ابوہ شریک النبی صلی اللہ علیہ وسلم روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عنہ عبد اللہ بن عمر اخذ عنہ اھل مکۃ القراءۃ ولمافرغوا من دفنہ قام ابن عباس فوقف علی قبرہ فدعالہ ۔ (تہذیب ج۵ص۲۰۱)

(۵۶۳) ﴿عمر بن علی المقدمی﴾

نسبۃ المقدم اسم مفعول من التقدیم بصری واسطی الاصل ثقۃ یدلس من الثامنۃ خرج لہ الجماعۃ ۔(مناوی ج۱ص۱۱۴)روی عن اسماعیل بن ابی خالد و ھشام بن عروۃ و خالد الحذاء و عنہ ابنہ محمد و احمد بن حنبل و عفان بن مسلم قال ابن سعد ثقۃ وکان یدلس تدلیسا شدیدا ذکرہ ابن حبان فی الثقات کان یدلس۔(تہذیب ج۷ص۴۲۷)

(۵۶۴) ﴿عباس العنبری﴾

من حفاظ البصرۃ نسبۃ لبنی عنبر حی من تمیم خرج لہ البخاری تعلیقا و ابن خزیمۃ مات سنۃ ست واربعین ومائتین خرج لہ الجماعۃ (مناوی ج۲ص۱۱۵)عباس بن عبدالعظیم بن اسماعیل بن توبۃ العنبری ابوالفضل المصری روی عن یحییٰ بن سعید القطان و ابی داؤد الطیالسی قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی ثقۃ مامون و قال مسلمۃ بصری ثقۃ۔(تہذیب ج۵ص۱۰۷)

(۵۶۵) ﴿معاویۃ بن صالح﴾

الحضرمی ابوعبد الرحمن قاضی الا ندلس صدوق یھم مات سنۃ ثمان و خمسین و مائۃ خرج لہ النسائی و ابن ماجۃ ۔(مناوی ج۲ص۱۱۵)

روی عن اسحٰق بن عبد اللّٰہ و یحییٰ بن سعید الانصاری و مکحول الشامی و عنہ الثوری واللیث بن سعد قال العجلی والنسائی ثقۃ و قال ابوزرعۃ ثقۃ محدث و قال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث۔(تہذیب ج۱۰ص۱۸۹)

(۵۶۶) ﴿العلاء بن الحارثؒ﴾

ابن عبد الوارث الحضرمی ابو وهب الدمشقی صدوق فقیه رمی بالقدر واختلط من الخامسة خرج له مسلم والاربعة ۔(مناوی ج۲ ص۱۱۵)روی عن عبد الله بن بشر و مکحول والزهری و عنه الاوزاعی و معاویة بن صالح قال ابن المدینی ثقة قال ابو حاتم لا اعلم احداً من اصحاب مکحول او ثق منه۔(تہذیب ج۸ ص۱۵۷)

(۵۶۷) ﴿حرام بن معاویةؒ﴾

الانصاری ثقة من الثالثة خرج له ابو داؤد و ابن ماجة۔ (مناوی ج۲ ص۱۱۵)

(۵۶۸) ﴿عبد الله بن سعدؒ﴾

الانصاری الحرامی و قیل القرشی الاموی عم حرام بن حکیم صحابی نقل انه شهد فتح القادسية۔(مناوی ج۲ ص۱۱۵)روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنه ابن اخیه حرام بن حکیم۔ (تہذیب ج۵ ص۲۰۶)

(۵۶۹) ﴿اسماعیل بن جعفرؒ﴾

المدنی الزرقی نسبة لبنی زریق بطن من الانصار ثقة مات سنة ثمانین و مائة ۔(مناوی ج۲ ص۱۱۷) روی عن ابی طوالة و عبد الله بن دینار و جعفر الصادق وعنه محمد بن جهضم ویحییٰ بن ایوب و ابو معمر الهذلی قال احمد و ابوزرعة و النسائی ثقة و قال ابن خراش صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۱ ص۲۵۱)

(۵۷۰) ﴿منصورؒ﴾

الثقفی ثقة عابد خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۱۱۹) هو ابو الغیرة بن زاذان الواسطی روی عن انس یقال مرسل و ابی العالية و عطاء بن ابی رباح و محمد بن سیرین و عنه مسلم بن سعید الواسطی و جریر بن حازم و ابوعوانة قال العجلی رجل صالح متعبد کان ثقة ثبتا و کان یسرع القرأة و کان یحب ان یترسل فلا یستطیع قال النسائی و ابو حاتم ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ ص۲۷۲)

(۵۷۱) سالم بن ابی الجعدؒ

رافع الغطفانی الاشجعی مولاھم الکوفی ثقة مرسل خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۱۹۹)روی عن عمر ولم یدرکه و عن ثوبان و علی بن ابی طالب و ابی برزة و عنه الحسن والحکم بن عتیبة و عمرو بن دینار قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة مات ۱۰۰ھ ۔(تہذیب ج۳ص۴۳۷)

(۵۷۲) عبدةؒ

ابن سلیمان ابومحمد الکلابی المقری احمد نے کہا ثقہ ہے زیادة مع صلاحه و شدت فقرہٖ ۱۸۰ھ میں انتقال ہوا۔(حاشیۂ ترمذی)روی عن اسماعیل بن ابی خالد و عاصم الاحول و الاعمش والثوری و عنه احمد اسحٰق و ابراهیم بن موسیٰ الرازی قال العجلی ثقة رجل صالح صاحب قران یقری قلت ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مستقیم الحدیث جدا قال الدار قطنی ثقة ۔(تہذیب ج۶ ص۴۵۵)

(۵۷۳) محمد بن عمرو بن العطاءؒ

القرشی العامری المدنی و ثقه ابوحاتم و کان ذاهیبة و وقار ۔(مناوی ج۲ص۱۲۰)روی عن ابن عباس و ابن الزبیر وابی هریرة و عنه ابوالزناد وموسیٰ بن عقبة قال ابوزرعة والنسائی ثقة و قال ابوحاتم ثقة صالح الحدیث۔(تہذیب ج۹ص۳۳۲)

(۵۷۴) طلق بن غنامؒ

الکوفی ثقة مات سنة احدیٰ عشر و مائتین خرج له البخاری و الاربعة۔(مناوی ج۲ص۱۲۲)روی عن ابیه و شیبان و شریک القاضی و عنه البخاری و روی الاربعة بواسطة عثمان بن ابی شیبة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة صدوقا و کان عنده احادیث۔(تہذیب ج۵ص۲۹)

(۵۷۵) زر بن حبیشؒ

مصغرا ابومریم الاسدی ادرک الجاهلیة عاش مائة و عشرین سنة ومات سنة اثنین و ثمانین

خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۲۲)روی عن عمر وعثمان و علی و عائشة و عنه ابراهیم النخعی و عاصم بن بهدلة قال العجلی کان من اصحاب علی و عبد اللّٰه ثقة قال ابوجعفر البغدادی قلت لاحمد فزر و علقمة والاسود قال هولاء اصحاب ابن مسعود و هم الثبت فیه

(تہذیب ج۳ص۳۷۷)

(۵۷۶) ﴿عبد اللّٰه بن داؤدؒ﴾

الواسطی التمار قال البخاری فیه نظر قال العصام تفرد المصنف بالروایة عنه و لیس کما زعم ۔ (مناوی ج۲ص۱۲۵)روی عن الحمادین و ابن جریج و اللیث و عنه احمد بن سنان القطان و بشر بن معاذ قال ابو حاتم لیس بقوی فی احادیثه مناکیر قال الدار قطنی ضعیف ۔(تہذیب ج۵ص۱۷۶)

(۵۷۷) ﴿ربیعة الجرشیؒ﴾

بن عمرو او ابن الحارث اختلف فی صحبته ثقة خرج له الاربعة (مناوی ج۲ص۱۲۵)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن سعد و ابی هریرة و عائشة و معاویة و عنه خالد بن معدان و یحییٰ بن میمون و علی بن رباح ...... ذکره ابن سعد فی الثقات الکبریٰ فی الصحابة و فی الصغری فی الطبقة الاولیٰ بعد الصحابة ذکره ابوزرعة الدمشقی فی التابعین و ذکره فی الصحابة ابن مندة و ابو نعیم والبغوی ...... قال ابو المتوکل الناجی کان فقیه الناس فی زمن معاویة۔

(تہذیب ج۳ص۲۲۵)

(۵۷۸) ﴿عبد اللّٰه صالحؒ﴾

بن محمد بن مسلم الجهنی ابوصالح المصری کاتب اللیث کان مکثراجداقال ابوزرعة کان حسن الحدیث لم یکن ممن یکذب و قال الفضیل الشعرانی مارأیته الا یحدث او یسبح و قال ابن عدی مستقیم الحدیث وله اغالیط و کذبه جزرة مات سنة ثلاث و عشرین و مائتین و عمره ست و ثمانون سنة خرج له البخاری فی التعلیق و ابوداؤد۔(مناوی ج ص۱۳۶)

روی عن معاویة بن صالح و موسیٰ بن علی واللیث بن سعد روی له ابوداؤد والترمذی وابوحاتم الرازی قال النسائی لیس بثقة قال ابن القطان هو صدوق ولم یثبت علیه

مایسقط حدیثه الا انه مختلف فیه فحدیثه حسن۔(تہذیب ج۵ص۲۲۵)

(۵۷۹) ﴿عمرو بن قیس﴾

اثـنـان احـدهـمـا عـمـرو بـن قیس الماضی له عن شریح و زید بن وهب و عنه مسعر و زیادة ثقة مـرجـی خـرج لـه ابـوداؤد و الثانی عمرو بن قیس مستدل له عن عطاء و نافع و عنه ابن وهب و البرسانی و احمد بن یونس رآه واخرج له ابن ماجة فکان ینبغی للمصنف تمییزه۔

(مناوی ج۲ص۱۳۶)

(۵۸۰) ﴿عوف بن مالک الاشجعی﴾

صـحابی مشهور من مسلمة الفتح سکن دمشق کما فی تقریب الحافظ ابن حجر تبعاً للذهبی فی الکاشف وغیره ۔(مناوی ج۲ص۱۳۶) روی عن النبی صلی الله علیه وسلم و عن عبد الله ابن سلام و عنه ابومسلم الخولانی و جبیر بن نفیر و عاصم بن حمید قال الواقدی شهد خیبر و نزل حمص و بقی الی خلافة عبد المالک و مات سنة ثلاث و سبعین و ذکر ابن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم آخی بینه و بین ابی الدرداء۔(تہذیب ج۸ص۱۵۰)

(۵۸۱) ﴿یعلی بن مملک﴾

لـه عـن ام الـدرداء و ام سلمة وقد وثق ذکره جمع منهم الذهبی و لم یقف علیه العصام (مناوی ج۲ ص۱۳۷)ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب ج۱۱ص۳۵۶)

(۵۸۲) ﴿یحییٰ بن سعید الاموی﴾

اخو عمرو الاشدق ثقة من الثالثة خرج له البخاری فی الادب و مسلم۔(مناوی ج۲ص۱۳۹)

(۵۸۳) ﴿ابو العلاء العبدی﴾

هـلال ابـن خباب صدوق تغیّر آخراً من الخامسة (مناوی ج۲ص۱۴۱)سـکن المدائن روی عن ابی جـحـیفة و یـحییٰ بن جعدة و عکرمة مولیٰ ابن عباس و عنه الثوری و مسعر و ثابت بن یزید ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئی. (تہذیب ج۱۱ص۶۸)

(۵۸۴) ﴿یحیی بن جعدةؒ﴾

بن هبيرة ابن ابی وهب المخزومی قال الذهبی ثقة خرج له ابوداؤد و ابن ماجة (مناوی ج۲ص۱۴۱) روی عن جدته ام هانی و عن ابی الدرداء و زید بن ارقم و عنه حبیب بن ابی ثابت و عمرو بن دینار و مجاهد و غیرهم قال ابوحاتم والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقاة (تہذیب ج۱۱ص۱۲۹)

(۵۸۵) ﴿نوح بن قیس الحدانیؒ﴾

نسبة الی حدان بضم اوله قبیلة من الازد ابوروح البصری قال الذهبی حسن الحدیث و قد وثق مات سنة ثلاث و ثمانین و مائة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ج۲ص۱۴۳) روی عن اخیه خالد قیس و ثمامة بن عبد اللّٰه و ایوب و عنه یزید بن هارون و عفان و مسلم بن اسماعیل قال النسائی لیس به بأس و قال العجلی بصری ثقة قال ابن معین هو شیخ صالح الحدیث (تہذیب ج۱۰ص۴۳۲)

(۵۸۶) ﴿حسام بن مصکؒ﴾

ابوسهل الاسدی البصری ضعیف متروک عن السابعة خرج له المصنف۔ (مناوی ج۲ص۱۴۳) روی عن الحسن و ابن سیرین و قتادة و عنه شعبه و نوح بن قیس ...... قال ابوحاتم لین الحدیث یکتب حدیثه ۔(تہذیب ج۲ص۲۱۳)

(۵۸۷) ﴿مطرفؒ﴾

بضم اوله و فتح ثانیه البصری ثقة عابد من الثانیة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۳۴)وهو ابن عبد اللّٰه بن الشخیر ۔روی عن ابیه و عثمان و علی وابی ذر و عنه اخوه ابوالعلاء یزید و حمید بن هلال و یزید الرشک ذکر ابن سعد فی الطبقة الثالثة من اهل البصرة قال العجلی کان ثقة ولم ینج بالبصرة عن حسد ابن الاشعث الّا مطرف و ابن سیرین قال ابن حبان فی الثقات ولا فی حیاة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و کان من عباد اهل السمرة وزهادهم۔(تہذیب ج۱۰ص۱۵۷)

(۵۸۸) ﴿ابیه﴾

عبد اللّٰه بن شخیر بن عوف بن کعب العامری نزیل البصرة صحابی من مسلمة الفتح خرج له

الجماعة الاالبخاری ادرک الجاهلیة و الاسلام (مناوی ج۲ ص۱۴۴) له صحبة روی عن النبی صلی الله علیه وسلم و عنه بنوه مطرف وهانی و یزید قلت ذکره ان سعد فی طبقة مسلمة الفتح و قال ابن مندة و فد فی وفد بنی عامر. (تہذیب ج۵ ص۲۲۱)

(۵۸۹) ﴿عطاء بن السائب الثقفی الکوفی﴾

صدوق اختلط من الخامسة خرج له البخاری فی تاریخه والاربعة۔(مناوی ج۲ ص۱۴۶) روی عن ابیه و انس و ربما ادخل بینهما یزید بن ابان و ابراهیم النخعی و عنه اسماعیل بن ابی خالد و الحماد ان والسفیانان و شعبة قال عبدالله بن احمد عن ابیه ثقة ثقة رجل صالح قال ابن سعد کان ثقة و قد روی المتقدمون و قد کان تغیر حفظه بآخره۔(تہذیب ج۷ ص۱۸۳)

(۵۹۰) ﴿ابیه﴾

السائب بن مالک او ابن زید الکوفی ثقة من الثانیة خرج له البخاری فی تاریخه والاربعة۔ (مناوی ج۲ ص۱۴۶)روی عن سعد و علی والمغیرة بن شعبة و عنه ابنه عطاء وابو اسحٰق السبیعی قال العجلی کوفی تابعی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و جزم بانه ابن زید و قال ابن معین ثقة۔(تہذیب ج۳ ص۳۹۰)

(۵۹۱) ﴿عاصم بن عبید الله﴾

بن عاصم بن عمر بن الخطاب له عن جابر و ابن عمر وعدة و عنه شعبة و مالک والقطان وضعفه ابن معین و قال البخاری وغیره منکر الحدیث خرج له البخاری فی الادب المفرد والاربعة (مناوی ج۲ ص۱۵۳)ذکره ابن سعد فی الطبقة الرابعة من تابعی اهل المدینة قال العجلی لابأس به و قال ابن عدی قد روی عنه ثقات الناس واحتملوه وهو مع ضعفه یکتب حدیثه (تہذیب ج۵ ص۴۲)

(۵۹۲) ﴿قاسم بن محمد﴾

بن ابی بکر احدالفقهاء السبعة من الثالثة مناقبه لاتحصٰی وله نحو مائتی حدیث خرج له الجماعة۔ (مناوی ج۲ ص۱۵۳)روی عن ابیه و عمته عائشة و عن العبادلة و ابی هریرة روی عنه ابنه عبد

الرحمٰن و سالم بن عبد اللّٰہ و نافع مولٰی ابن عمر قال العجلی ملنی تابعی ثقة نزہ رجل صالح قال ابن حبان فی ثقات التابعین کان من سادات التابعین من افضل اهل زمانه علما واجباً و فقهاً۔
(تہذیب ج۸ص۲۹۹)

(۵۹۳) ﴿حضرت عثمان بن مظعونؓ﴾

عثمان بن مظعونؓ هو اخوه (صلی اللّٰه علیه وسلم) رضاعاً قرشی اسلم بعد ثلاثة عشر رجلًا هاجر الهجرتین و شهد بدراً و کان حرم الخمر فی الجاهلیة و هو اوّل من مات من المهاجرین بالمدینة فی شعبان علی رأس ثلاثین شهرا من الهجرة ولما دفن قال نعم السلف هو لنا و دفن بالبقیع و کان عابدا مجتهدا من فضلاء الصحابة ۔(جمع ج۲ص۱۵۳) و یحتمل ان یکون تقبیل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لعثمان فی وجهه او بین عینیه۔(اتحافات ص۳۵۱)

(۵۹۴) ﴿ابو عامرؒ﴾

عبد الملک بن عمرو القیسی العقدی نسبة لبنی عقدة قبیلة من الیمن البصری الحافظ خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۱۵۳) روی عن ایمن بن نابل و عکرمة بن عمار و فلیح بن سلیمان و عنه احمد و اسحٰق و عباس العنبری و بندار قال النسائی ثقة مامون قال ابو حاتم صدوق قال ابن سعد کان ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۶ص۳۶۳)

(۵۹۵) ﴿هلال بن علیؒ﴾

العامری المدنی ثقة من الخامسة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۵۳)روی عن انس بن مالک و عطاء بن یسار و عنه یحیٰی بن ابی کثیر و فلیح و سعید بن ابی هلال قال ابو حاتم شیخ یکتب حدیثه و قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قال الواقدی مات فی آخر خلافة هشام بن عبد الملک۔ (تہذیب ج۱۱ص۷۲)

(۵۹۶) ﴿علی بن مسهرؒ﴾

القرشی الکوفی الحافظ کان فقیهاً محدثا مات سنة تسع و ثمانین و مائة و له غرائب خرج

له الستة ۔(مناوی ج۲ص۱۵۵)

وهو قاضی الموصل روی عن هشام بن عروة والاعمش و ابی اسحٰق الشیبانی و عنه ابوبکر وعثمان ابنا ابی شیبة و خالد بن مخلد قال ابوزرعة صدوق ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ۔(تہذیب ج۷ص۳۳۵)

(۵۹۷) ﴿سعید بن عبد الرحمن المخزومی رح﴾

المکی له عن ابن عیینة وعدة ثقة مات سنة تسع و اربعین و مائتین خرج له النسائی ۔(مناوی ج۲ ص۱۶۱)روی عن هشام بن سلیمان و حسین بن زید و عبد اللّٰه بن الولید و عنه الترمذی والنسائی و ابن خزیمة قال النسائی ثقة و قال مرة لابأس به و ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۴۹)

(۵۹۸) ﴿عبید اللّٰه رح﴾

هو متعدد و کان ینبغی تمیزه لیعرف ایهم هو۔(مناوی ج۲ص۱۶۱)

(۵۹۹) ﴿سوید بن عبد العزیز رح﴾

قال العصام لم توجد ترجمته و اقول هو ابومحمد الدمشقی قاضی بعلبک ثم نائب الحکم بدمشق له عن ابی الزبیر و عاصم الاحول و قرأ علی الذماوی وغیره وعنه جمع ومحمد بن مصفی قال البخاری فی حدیثه نظر لا یحتمل مات سنة اربع و تسعین و مائة (مناوی ج۲ص۱۶۲) هو سوید بن عبد العزیز بن نمیر السلمی و قیل انه حمصی قال ابن معین لیس بثقة قال البخاری فی حدیثه مناکیر انکرها احمد ۔(تہذیب ج۴ص۲۷۲)

(۶۰۰) ﴿مسلم الاعور رح﴾

هو ابن کیسان الکوفی الملائی المداینی ابوعبد اللّٰه له عن انس و مجاهد و عنه شعبة و علی بن مسهر قال الذهبی واه خرج له البیهقی ۔(مناوی ج۲ص۱۶۳)قال النسائی لیس بثقة قال الساجی منکر الحدیث و کان یقدم علیا علی عثمان و قال ابن المدینی و العجلی ضعیف الحدیث

(تہذیب ج۱۰ص۱۳۲)

(۲۰۱) ﴿ابو داؤد الحفری رحؒ﴾

نسبه لمحل بالكوفة ثقة عابد ۔(مناوی ج۲ص۱۶۷)هو عمر بن سعد بن عبيد روى عن الثورى و مسعر و مالک بن مغول و عنه احمد بن حنبل و على بن المدينى و ابوبكر و عثمان ابن ابى شيبة قال ابوحاتم صدوق و كان رجلا صالحا قال ابن حبان فى الثقات كان من العباد الخشن قال ابن و ضاح كان ثقة ازهد اهل الكوفة،مات۲۰۳ھ۔(تہذیب ج۷ص۳۹۷)

(۲۰۲) ﴿لربيع بن صبيح رحؒ﴾

كصديق هوا لسعدى له عن الحسن و عطاء و عنه ابن مهدى و على بن الجعد كان غزاء عابدا قال ابوزرعة صدوق و ضعفه النسائى خرج له البخارى فى تاريخه والنسائى (مناوی ج۲ص۱۶۷) قال عبد الله بن احمد عن ابيه لاباس به رجل صالح قال ابن سعد خرج غازيا الى السند فمات فى البحر و دفن فى جزيرة ۔مات۱۶۰ھ۔(تہذیب ج۳ص۲۱۴)

(۲۰۳) ﴿محمد بن عبد الله بن بزيع رحؒ﴾

البصرى مات سنة سبع و خمسين و مائتين خرج له مسلم ۔(مناوی ج۲ص۱۸۳) روى عن عبدالوارث بن سعيد و فضيل بن سليمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم والترمذى والنسائى و ابن خزيمة قال ابوحاتم ثقة و قال النسائى صالح و قال مرة لاباس به ذكره ابن حبان فى الثقات وقال صاحب الزهرة روى عنه مسلم تسعة احاديث ۔(تہذیب ج۹ص:۲۲۱)

(۲۰۴) ﴿يحيىٰ بن ابى الهيثم رحؒ﴾

العطار كوفى ثقة من الخامسة خرج له البخارى فى الادب ۔(مناوی ج۲ص۱۸۴)روى عن ابيه و محمد و يوسف ابنى عبد الله بن سلام و عنه ابن المبارک و ابن عيينة و وكيع و غيرهم قال ابن معين ثقة و قال ابوحاتم ليس به بأس ذكره ابن حبان فى الثقات ۔(تہذیب ج۱۱ص۲۵۶)

(۲۰۵) ﴿يوسف بن عبد الله بن سلام رحؒ﴾

المدنى ابو يعقوب صحابى صغير و زعم العجلى انه تابعى ۔(مناوی ج۲ص۱۸۴) روى عن النبى

صلی اللّٰہ علیہ وسلم و عن ابیہ و عثمان و علی و ابی الدرداء و عنہ ابنہ محمد و عون بن عبد اللّٰہ و ابن المنکدر ذکرہ ابن سعد فی الطبقة الخامسة و قال کان ثقة و لہ احادیث و قال العجلی کوفی تابعی ثقة ذکرہ جماعة ممن الف فی الصحابة ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۶۵)

(۲۰۶) عمرة رح

و ھی فی الرواة ستة و المراد بھا عمرة بنت عبد الرحمن بن سعد ابن زرارة کانت فی حجر عائشة ام المؤمنین وروت عنھا کثیرا (مواہب ص۲۵۰)روت عن عائشة وحبیبة بنت سھل و ام حبیبة حمنة بنت جحش و عنھا ابنھا ابوالرجال و اخوھا محمد الانصاری و ابن اخیھا یحیٰی بن عبد اللّٰہ قال ابن المدینی عمرة احد الثقات العلماء بعائشة الاثبات فیھا وذکرھا ابن حبان فی الثقات و کتب عمر بن عبد العزیز ابی ابن حزم ان یکتب لہ احادیث عمرة ۔(تہذیب ج ۱۲ص۴۶۶)

(۲۰۷) عبد اللّٰہ بن یزید المقری رح

المخزومی المدنی الاعور مولی الاسود ابن سفیان من شیوخ مالک ثقة من السادسة خرج لہ الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۸۷)روی عن کھمس ابن الحسن و ابی حنیفة و ابن عون و عنہ البخاری و علی بن المدینی و ابی خیثمہ قال ابوحاتم صدوق قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن قانع مکی ثقة ۔(تہذیب ج۲ص۷۵)

(۲۰۸) لیث بن سعد رح

الفھمی مولاھم عالم اھل مصر قال الذھبی و ثقوہ و کان نظیر مالک فی العلم و قیل کان دخلہ فی السنة ثمانین الف دینارفما وجبت علیہ زکاة قط مات یوم نصف شعبان سنة خمس و سبعین و مائة عن احدیٰ و ثمانین سنة (مناوی ج۲ص۱۸۷)روی عن نافع و ابن ابی ملکیة والزھری قال ابوزرعة صدوق و قال ابن خراش صدوق صحیح الحدیث و قال ابن حبان فی الثقات کان من سادات اھل زمانھا فقھاً وورعا و علما و فضلاً و سخاء ۔(تہذیب ج۸ص۴۱۲)

(۲۰۹) ﴿خارجہ بن زید رح﴾

بن ثابت الفقیه ابن زید اخذ عن ابیه و اسامة بن زید و عنه الزهری وغیره مات سنة تسع و تسعین وهو احد الفقهاء السبعة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۸۷)ادرک عثمان و روی عن ابیه و عمه یزید و اسامة بن زید و سهیل بن سعد وغیرهم وعنه ابنه سلیمان و ابوالزناد والزهری قال ابوالزناد هو احد الفقهاء السبعة و قال العجلی مدنی تابعی ثقة قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۶۵)

(۲۱۰) ﴿زیاد بن ابی زیاد رح﴾

میسره مولی بنی مخزوم مدنی نزل دمشق کان قانتاً متألها مِن الطبقة الخامسة خرج له مسلم والنسائی۔(مناوی ج۲ص۱۸۹) روی عن مولاه و انس و محمد بن کعب القرظی و عنه عبد اللّٰه بن سعید و اسامة بن زید و موسیٰ بن عقبة قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان زاهداً عابدا و یقال انه کان من الابدال مات سنة خمس و ثلاثین و مائة۔(تہذیب ج۳ص۳۱۷)

(۲۱۱) ﴿محمد بن کعب القرظی رح﴾

تابعی جلیل ثقة حجة قال ابوداؤد سمع من علی و ابن مسعود رضی اللّٰه عنهما ۔(مناوی ج۲ص ۱۸۹) روی عن عباس بن عبد المطلب و علی بن ابی طالب و ابن مسعود و ابی هریرة روی عنه اخوه عثمان والحکم بن عینیة و ابوالمقدام قال ابن سعد کان ثقة عالما کثیر الحدیث ورعا و قال العجلی مدنی تابعی ثقة رجل صالح عالم بالقرآن و قال ابن حبان کان من افاضل اهل المدینة علما و فقها مات ۱۰۸ھ۔(تہذیب ج۹ص۳۷۳)

(۲۱۲) ﴿عمرو بن العاص رض﴾

بن وائل السهمی هاجر فی صفرسنة ثمان وامر علی غزوة ذات السلاسل عاش تسعین سنة ومات لیلة الفطر سنة ثلاث واربعین (مناوی ج۲ص۱۸۹)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه و سلم و عائشة و عنه ابنه عبد اللّٰه و قیس بن ابی حازم وعروة بن الزبیر و یقال استعمله النبی صلی اللّٰه علیه

وسلم علی عمان و کان احد امراء الاجناد فی فتوح الشام وافتتح مصر فی عهد عمر بن الخطاب و عمل علیها له و لعثمان ثم عمل علیها زمن معاویة منذ غلب علیها معاویة الیٰ ان مات عمرو و خلف اموالا عظیمة الی الغایة ۔(تہذیب ج۸ص۵۰)

(۶۱۳) ﴿سلم العلوی﴾

نسبة لقبیلة بنی علی بن ثوبان هو ابن قیس ضعیف من الرابعة خرج له الشارح فی تاریخه و تکلم فیه شعبة و وثقه یحیی۔(مناوی ج۲ص۱۹۳)

روی عن انس والحسن البصری و عنه جریر بن حازم ومهدی بن میمون وحماد بن زید قال النسائی لیس بالقوی و قال ابن شاهین فی الثقات ذکر لیحیٰ بن معین قول شعبة فقال لیس به بأس حدید البصر کان یری الهلال قبل الناس ۔(تہذیب ج۴ص۱۱۸)

(۶۱۴) ﴿ابی عبداللّٰہ الجدلی﴾

نسبة لجدیلة قبیلة رمی بالتشییع مِن کبار الثالثة خرج له دن ۔(مناوی ج۲ص۱۹۴)اسمه عبد بن عید و قیل عبد الرحمن بن عبد روی عن خزیمة بن ثابت و سلمان الفارسی و معاویة و عنه ابواسحق السبیعی و ابراهیم النخعی قال العجلی بصری تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قیل لاحمد بن حنبل ابو عبداللّٰه الجدلی معروف قال نعم و وثقه۔(تہذیب ج۱۲ص۱۶۵)

(۶۱۵) ﴿فضیل بن عیاض﴾

شیخ الشافعی وهو التمیمی الخراسانی الزاهد مات فی محرم سنة سبع و ثمانین و مائة و جاوز الثمانین مناقبه شهر من ان تذکر خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج۲ص۱۹۶)روی عن الاعمش و منصور و هشام بن حسان و عنه الثوری و هو من شیوخه و ابن عینیة و هو من اقرانه و ابن المبارک قال النسائی ثقة مامون و قال ابن سعد کان ثقة نبیلا فاضلا عابدا و رعا کثیر الحدیث و عن ابن المبارک ما بقی علی ظهر الارض عندی افضل من فضیل و قال العجلی کوفی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۸ص۲۶۴)

(۶۱۶) ﴿عبد اللّٰہ بن عمرانؒ﴾

ابو القاسم المخزومی العابد الزاهد القرشی المکی صدوق روی عن فضیل و ابراهیم بن سعد وعنه المصنف وکذا ابن صاعد و القضا یری و غیرهما و وهم العصام قال ابوحاتم صدوق مات سنة خمس و اربعین و مائتین ۔(مناوی ج۲ص۲۰۸) ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئی و یخالف ۔(تہذیب ج۵ص۲۹۹)

(۶۱۷) ﴿ابراهیم بن سعدؒ﴾

الزهری ابو اسحاق اخذ عن ابیه والزهری و طائفة و عنه ابن مهدی واحمد و خلق مات سنة ثلاث و ثمانین ومائة ۔(مناوی ج۲ص۲۰۸) قال احمد ثقة و قال ایضا احادیثه مستقیمة و قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقة حجة۔(تہذیب ج۱ص۱۰۵)

(۶۱۸) ﴿عبید اللّٰہؒ﴾

یحتمل انه عبید اللّٰہ بن عیاض فانه یروی عن ابن عباس وغیره و عنه الزهری وغیره و یحتمل عبید اللّٰہ بن ابی رافع کاتب علی فانه یروی عن علی و ابن عباس وعنه الزهری و طائفة وکلاهما ثقة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۰۹) ذکره ابن حبان فی الثقات ، روی البخاری فی الصحیح فی الجهاد والتوحید قصة قتل خبیب و ذکره العجلی فی الثقات و قال مالک تابعی ثقة ۔(تہذیب ج۷ص۳۹)

(۶۱۹) ﴿هارون بن موسیٰؒ﴾

بن ابی علقمة المدنی ای علقمة الفروی عن مالک و عنه ابنه نسبة لفروة جده قال الذهبی صدوق مات سنة اثنین و خمسین ومائتین خرج له النسائی (مناوی ج۲ص۲۱۴) قال ابوحاتم شیخ و قال النسائی لابأس به ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الدار قطنی هو و ابوه ثقتان (تہذیب ج۱۱ص۱۳)

(۶۲۰) ﴿ ابی ﴾

موسیٰ مجهول من التاسعة خرج له المصنف فقط۔(مناوی ج۲ص۲۱۴) روی عن مالک و هشام

بن سعد و عنه ابنه هارون ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۲۳)

(۶۲۱) ﴿هشام بن سعدؒ﴾

المدینی ابی العباس او ابی سعید قال ابوحاتم لایحتج به و قال احمد لم یکن بالحافظ مات سنة ست و مائتین خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۱۴)روی عن زید بن اسلم و نافع مولیٰ ابن عمر و ابی الزبیر و عنه اللیث والثوری و وکیع قال العجلی جائز الحدیث حسن الحدیث قال النسائی ضعیف و قال مرة لیس بالقوی و قال ابن سعد کان کثیر الحدیث یستضعف و کان متشیعاً ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۷)

(۶۲۲) ﴿عبد اللّٰه بن ابی عتبةؒ﴾

الفقیه الاعمیٰ اخذ عن عائشة و ابی هریرة و الکبار و عنه الزهری و ابوالزناد و ابن کیسان و خلق و هو معلم عمر بن عبدالعزیز کان من بحار العلم مات سنة ثمان و تسعین خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج۲ص۲۱۷)

ذکره ابن حبان فی الثقات له فی الکتب حدیثان احدهما عند (خ) فی الحج بعد یاجوج وماجوج والآخر عندهم فی الحیاء قلت و قال ابوبکر البزار ثقة مشهور ۔(تہذیب ج۵ص۲۷۲)

(۶۲۳) ﴿موسیٰ بن عبد اللّٰهؒ﴾

بن یزید الخطمی نسبة لخطم کرجم قبیلة اخذ عن ابیه و ابی حمید و عنه الاعمش و مسعر قال الذهبی وغیره ثقة و قد خفی امره علی العصام فقال لم اجد من ترجمته ۔(مناوی ج۲ص۲۱۷) قال ابن معین و العجلی و الدار قطنی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۱۰ص۳۱۵)

(۶۲۴) ﴿ورقاء بن عمرؒ﴾

الیشکری ابو بشر الکوفی نزیل المدائن قال الذهبی صدوق صالح و قال غیره فیه لین من السابعة خرج الجماعة۔(مناوی ج۲ص۲۲۱) روی عن ابی اسحٰق السبیعی و زید بن اسلم و ابن المنکدر و عنه شعبة و ابن المبارک و معاذ بن معاذ قال ابوداؤد عن احمد ثقة صاحب سنة قیل له

کان مرجناً قال لا ادری و قال و کیع ورقاء ثقة ۔(تہذیب ج۱۱ص۱۰۱)

(۶۲۵) ﴿ابی جمیلةؒ﴾

میسرة بن یعقوب الطهوی نسبة لطهية من تميم تابعی خرج له ابو داؤد والنسائی ۔(مناوی ج۲ص ۲۲۱) صاحب رأية علی روی عن علی و عثمان و الحسن بن علی و عنه ابنه عبد اللّٰه و عطاء بن السائب و عبد الاعلیٰ ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۱۰ص۳۴۵)

(۶۲۶) ﴿ابن ابی لیلیٰؒ﴾

عبدالرحمٰن الانصاری المدنی ثم الکوفی ۔(مناوی ج۲ص۲۲۳)ولد لست بقین من خلافة عمر روی عن ابیه و عمر و عثمان و علی و حذیفة و غیرهم و عنه ابنه عیسیٰ والشعبی و ثابت البنانی قال العجلی کوفی تابعی قال عطاء بن ابی السائب عن عبد الرحمن ادرک عشرین و مائة من الانصار صحابة وبعض اهل العلم یدخل بینه و بین عمر البراء بن عازب۔(تہذیب ج۶ص۲۳۴)

(۶۲۷) ﴿عبدالقدوس بن محمدؒ﴾

العطار البصری من الحادیة عشر خرج له البخاری ۔(مناوی ج۲ص۲۲۳)روی عن ابیه و عمه صالح و عبد اللّٰه بن داؤد و عنه البخاری و الترمذی والنسائی و ابن ماجة و احمد بن منصور الرمادی قال النسائی ثقة قلت و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مسلمة لابأس به و فی الزهرة روی عنه البخاری اربعة احادیث۔(تہذیب ج۶ص۳۳۰)

(۶۲۸) ﴿آدم بن ابی یاسؒ﴾

الخراسانی الأصل نشأ ببغداد ثقة عابد من التاسعة خرج له البخاری والنسائی وابن ماجة۔(مناوی ج۲ص۲۳۵) نشأ ببغداد وارتحل فی الحدیث فاستوطن عسقلان الیٰ ان مات روی عن ابن ابی ذئب و شعبة و ورقاء و جماعة و عنه البخاری والدارمی و ابو حاتم قال النسائی لابأس به و قال ابو حاتم ثقة مامون متعبد من خیار عباد اللّٰه و قال احمد کان من الستة او السبعة الذین یضبطون الحدیث عند شعبة ۔(تہذیب ج۱ص۱۷۱)

(۶۲۹) ﴿خالد بن عمیرؒ﴾

مصغراً العدوی البصری مخضرم و وھم ذاکرہ فی الصحب خرج له البخاری والنسائی و ابن ماجة۔(مناوی ج۲ص۲۴۴)

روی عن عتبة بن غزوان و عنه حمید بن ھلال و ابونعامة العدوی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت و ممن ذکرہ فی الصحابة ابوعمر بن عبد البر و ابن قانع و ابوموسٰی فی الذیل و قال قال عبدان لا ادری اله روية ام لا ۔(تہذیب ج۳ص۹۶)

(۶۳۰) ﴿شویس ابو الرقادؒ﴾

مصغرا العدوی البصری من الثالثة۔(مناوی ج۲ص۲۴۴)شویس بن حیاش و قیل جیاش روی عن عمرو و عتبة بن غزوان و عنه عاصم الاحول و ابونعامة عمرو بن عیسٰی العدوی و جعفر بن کیسان ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۳۲۶)

(۶۳۱) ﴿روح بن اسلمؒ﴾

ابوحاتم البصری قال الذھبی ضعیف من التاسعة (مناوی ج۲ص۲۴۶)روی عن ابی طلحة الراسی و وھیب بن خالد و ھمام بن یحیٰی و الحمادین وعنه ابوخیثمة و بندار و عبداللّٰہ بن عبد الرحمٰن الدارمی سئل ابن معین عنه فقال لیس بذاک لم یکن من اھل الکذب و قال البخاری یتکلمون فیه و قال الدارقطنی ضعیف ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۲۵۱)

(۶۳۲) ﴿مسلم بن جندبؒ﴾

الھذلی المدنی القاضی ثقة مات سنة ستین ومائة خرج له البخاری۔(مناوی ج۲ص۳۴۸)روی عن الزبیر بن العوام و حکیم بن حزام و ابی ھریرة و ابن عمر و روی عنه ابنه عبد اللّٰہ و زید بن اسلم و یحیٰی بن کثیر ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال مات سنة ست و مائة و قال العجلی تابعی و قال ابن مجاھد کان من فصحاء الناس و کان معلم عمر بن عبد العزیز و کان عمر یثنی علیه و علی فصاحته بالقرآن۔(تہذیب ص۱۱۲)

(۲۳۳) ﴿روح بن عبادةؒ﴾

القیسی ابو محمد الحافظ البصری له تألیف مات سنة خمس و مائتین خرج له البخاری فی تاریخه ۔(مناوی ج۲ص۲۴۹) روی عن ایمن بن نابل و مالک والاوزاعی و ابن جریج و عنه ابوخیثمه و احمد بن حنبل و ابوقدامة السرخسی قال یعقوب بن شیبة و سمعت علی بن عبد اللّٰه یقول من المحدثین قوم لم یزالوا فی الحدیث و لم یشغلوا عنه نشأوا فطلبوا ثم صنفوا ثم حدثوا منهم روح بن عبادة قال الخطیب کان کثیر الحدیث و صنف الکتب فی السنن و الاحکام و جمع التفسیر و کان ثقة ۔(تہذیب ج۳ص۲۵۲)

(۲۳۴) ﴿زکریا بن اسحقؒ﴾

المکی ثقة رمی بالقدر مِن السادسة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۲۴۹)روی عن عمرو بن دینار و ابی الزبیر و ابراهیم بن میسرة و عنه ازهر بن قاسم و روح بن عبادة و ابن المبارک و عبد الرزاق ، قال احمد و ابن معین ثقة قال ابوزرعة و ابوحاتم و النسائی لابأس به ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ۔(تہذیب ج۳ص۲۸۳)

(۲۳۵) ﴿عمرو بن دینارؒ﴾

المکی ابو محمد الامام اعجمی ثقة ثبت مات سنة ست و عشرین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۴۹)روی عن ابن عباس و ابن الزبیر و ابن عمر و ابی هریرة و عنه قتادة و مات قبله و ایوب و ابن جریج و جعفر الصادق قال النسائی ثقة ثبت و قال ابوزرعة و ابوحاتم ثقة قال ابن عیینة کان ثقة ثبتا کثیر الحدیث صدوقا عالما و کان مفتی اهل مکة فی زمانه ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۸ص۲۶)

(۲۳۶) ﴿عامر بن سعدؒ﴾

ابن ابی وقاص الزهری المدنی ثقة تابعی کبیر مات سنة ثلاث او اربع و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۰)

روی عن ابیه و عثمان والعباس بن عبد المطلب و ابی ایوب الانصاری و روی عنه ابنه داوٗد و ابنا اخوته اسماعیل بن محمد واشعث بن اسحق قال العجلی مدنی تابعی ثقة و ذکرہ البخاری فیمن قال لاطلاق قبل النکاح عامر بن سعد۔(تہذیب ج۵ص۵۶)

(۶۳۷) ﴿جریرؒ﴾

بن حازم الازدی حضر جنازة ابی الطفیل بمکة و سمع رجاء العطاردی والحسن و عنه ابنه وابن مهدی ثقة لکنه اختلط فحجب اولاده مات سنة سبعین و مائة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۰) قال العجلی بصری ثقة و قال النسائی لیس به بأس و قال ابوحاتم صدوق صالح و ذکرہ ابن المدینی فی الطبقة الخامسة من اصحاب نافع۔(تہذیب ج۲ص۶۱)

(۶۳۸) ﴿حسین بن مهدیؒ﴾

البصری الاهلی مات سنة سبع و اربعین و مائتین قال ابوحاتم صدوق خرج له ابن ماجة ۔ (مناوی ج۲ص۲۵۰) روی عن عبد الرزاق و حجاج بن نصیر و الفریابی و مسدد و عنه الترمذی و ابن ابی عاصم و ابن ماجة قال ابوحاتم صدوق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن ابی عاصم مات ۲۴۷ھ۔ (تہذیب ج۲ص۳۲۰)

(۶۳۹) ﴿یعقوب بن ابراهیمؒ﴾

الدورقی ثقة حجة من العاشرة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۱) رای اللیث و روی عن الدراوردی و ابن ابی حازم و ابی معاویة روی عن الجماعة و ابوزرعة و ابوحاتم قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال الخطیب کان ثقة متقناصنف المسند و قال مسلمة کان کثیر الحدیث ثقة مات ۲۵۲ھ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۳۴)

(۶۴۰) ﴿اسماعیل بن علیةؒ﴾

ثقة حافظ من الثانیة خرج له الجماعة و علیة اسم امه وابوہ ابراهیم و کان یکرہ ان یقال له ابن علیة متفق علی توثیقه و جلالته قال شعبة ابن علیة سید المحدثین و ریحان الفقهاء ۔(مناوی ج۲ص

۲۵۱)روی عن عبد العزیز و حمید الطویل و عاصم الاحول و عنه شعبة و ابن جریج و هما من شیوخه و حماد بن زید و بقیه و هما من اقرانه و ابراهیم بن طهمان و هو اکبر منه قال النسائی ثقة ثبت و عن یحیٰی بن معن کان ثقة ماموناً صدوقاً مسلماً ورعاً تقیاً ۔(تہذیب ج۱ص۲۴۱)

(۲۴۱) ﴿الحسنؒ﴾

لعله البصری ۔(مناوی ج۲ص۲۵۱)

(۲۴۲) ﴿دغفل بن حنظلةؒ﴾

السدوسی النسابة مخضرم نزل البصرة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۱)روی عنه الحسن و سعید ابنا ابی الحسن و ابن سیرین قال حرب قلت لاحمد له صحبة فقال ما اعرفه و قال ابن حبان ادرک النبی صلی اللّٰه علیه و سلم و فی الفهرست اسمه حجر و لقبه دغفل قال ابوالقاسم بن عساکر بلغنی ان دغفلا غرق فی یوم دولاب من فارس فی قتال الخوارج و قال الترمذی لانعرف له سماعا من النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و کان فی زمن النبیؐ رجلا ۔(تہذیب ج۳ص۱۸۲)

(۲۴۳) ﴿حمید بن مسعدةؒ﴾

البصری الباهلی صدوق مات سنة اربع و اربعین و مائتین خرج له الجماعة الاالبخاری ای ومسعدة قیل لم توجد ترجمته ۔(مناوی ج۲ص۲۵۷)

روی عن حماد بن زید و بشر بن المفضل و ابن علیة قال ابوحاتم کان صدوقا و قال النسائی فی اسماء شیوخه ثقة ۔(تہذیب ج۳ص۴۳)

(۲۴۴) ﴿سُلَیم بن اخضرؒ﴾

البصری اخذ عنه سلیمان التیمی و ابن عون و عنه احمد ابن عبدة وغیره قال ابو حاتم اعلم الناس بحدیث ابن عون ثقة حافظ خرج له مسلم و ابوداؤد والنسائی ۔(مناوی ج۲ص۲۵۷)
قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة قلت ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابوالقاسم الطبری بصری ثقة ۔(تہذیب ج۴ص۱۴۴)

(۲۴۵) ﴿عبد اللہ ابن عونؒ﴾

البصری ثقة ثبت مِن اقران ایوب علما و عملا وهو مولٰی عبد اللّٰه بن مغفل المزنی احد الا علام قال هشام ابن حسان لم ترعینای مثله و قال قرة کنا نعجب مِن ابن سیرین فانساناه ابن عون و قال الاوزاعی اذا مات سفیان و ابن عون استوی الناس مات سنة احدی و خمسین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص ۲۵۷)

(۲۴۶) ﴿ابراهیمؒ﴾

کان ینبغی بیانه اذ ابراهیم سبعة فی هذا الکتاب(مناوی ج۲ص ۲۵۷)

(۲۴۷) ﴿ابن الهادؒ﴾

یزید بن عبد اللّٰه بن اسامة بن الهاد اللیثی المدنی ثقة مکثر شیخ مالک مات سنة تسع و ثلاثین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص ۲۵۸)روی عن ثعلبة بن ابی مالک القرظی و له روية و عمیر مولی آبی اللحم وله صحبة والصحیح ان بینهما محمد ابن الیتمی و عبد اللّٰه بن دینار وابی حازم و عنه شیخه یحیٰی بن سعید الانصاری و ابراهیم بن سعد و مالک قال ابن معین و النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال العجلی مدنی ثقة ۔(تهذیب ج۱۱ص ۲۹۷)

(۲۴۸) ﴿موسٰی بن سرجسؒ﴾

مستور مِن السادسة خرج له الجماعة الستة ۔(مناوی ج۲ص ۲۵۸)روی عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق و اسماعیل بن ابی حکیم و عنه یزید بن عبد اللّٰه بن الهاد و یزید بن ابی حبیب له عندهم عن القاسم عن عائشة فی ذکر سکرات الموت و قال الترمذی حدیث غریب ۔(تهذیب ج۱۰ص ۳۰۷)

(۲۴۹) ﴿مبشر بن اسماعیلؒ﴾

الحلبی الکلبی صدوق من التاسعة ۔(مناوی ج۲ص ۲۵۹)روی عن حریز بن عثمان و حسان بن نوح والاوزاعی و عنه ابراهیم بن موسٰی الرازی و احمد بن حنبل و محمد بن مهران قال

النسائی لیس به بأس و قال ابن سعد کان ثقة ماموناً و مات بحلب سنة مائتین و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الذهبی تکلم فیه بلاحجة ۔(تہذیب ج۱۰ص۲۹)

(۲۵۰) ﴿العلاء بن اللجلاج رح﴾

ثقة من الرابعة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۹) روی عن ابیه و ابن عمرو عنه ابنه عبد الرحمن و حفص بن عمر قال العجلی شامی تابعی ثقة روی له الترمذی حدیثا واحدا عن عائشة فی شدة الموت قلت و ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۸ص۱۷۰)

(۲۵۱) ﴿عبد الرحمن ابن ابی بکر رح﴾

هو ابن الملیکی ۔(مناوی ج۲ص۲۶۰)

(۲۵۲) ﴿عباس العنبری رح﴾

ثقة حافظ مِن الحادیة عشر قدم بغداد و جالس احمد نسبة لبنی العنبر طائفة مِن تمیم خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۶۱)

(۲۵۳) ﴿سوار بن عبد اللّٰه رح﴾

ابن سوار العنبری القاضی اخذ عن عبدالوارث و معمر و عنه ابوداؤد والنسائی و المصنف و ابو حبیب و ابن صاعد ثقة مات سنة خمس واربعین و مائتین (مناوی ج۲ص۲۶۱) قال احمد مابلغنی عنه الاخیروقال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال العباس السراج کان فقیها قاضیا ادیبا شاعرا ۔(تہذیب ج۴ص۲۳۶)

(۲۵۴) ﴿موسیٰ بن ابی عائشة الحمدانی رح﴾

مولاهم ابوالحسن الکوفی ثقة عابد مِن الخامسة مرسل خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۶۱) روی عن عبد اللّٰه بن شداد و عمرو بن شعیب و عنه شعبة و اسرائیل والسفیانان ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یعقوب بن سفیان کوفی ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۱۴)

(۲۵۵) مرحوم بن عبد العزیز العطارؒ

الاموی البصری ثقة عابد متأله اواه مات سنة ثمان و ثمانین و مائة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص ۲۶۱) روی عن ابیه و عمه عبد الحمید و ثابت البنانی و عنه ابنه عنبس والثوری و هو من شیوخه و سوار بن عبد اللہ العنبری قال احمد و ابن معین و النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال البزار مشهور ثقة کان احد العباد۔(تہذیب ج۱۰ص۷۷)

(۲۵۶) یزید بن بابنوسؒ

بصری قال الدار قطنی لابأس به خرج له البخاری فی الادب و الجماعة ۔ (مناوی ج۲ص ۲۶۱) مقبول مِن الثالثة علی مانقله میرک عن التقریب (جمع ج۲ص۲۶۱) روی عن عائشة و عنه ابوعمران الجونی قال البخاری کان ممن قاتل علیا و قال ابن عدی احادیثه مشاهیر و قال الدارقطنی لابأس به ذکره ابن حبان فی الثقات و قال ابوحاتم مجهول۔(تہذیب ج۱۱ص۲۷۶)

(۲۵۷) محمد بن حاتمؒ

المؤدب ببغداد روی عن هشیم و طبقته و عنه النسائی والمصنف و خلق ثقة مات سنة ست و اربعین و مائتین ۔(مناوی ج۲ص ۲۶۳) قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی والدارقطنی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۹ص۸۸)

(۲۵۸) عامر بن صالحؒ

بن رستم المری ابوبکر ابن ابی عامر البصری الخزاز قال ابوحاتم لیس بقوی و افرط ابن حبان فنسبه للوضع و قیل هو عامر بن صالح ابن عبد اللہ بن عروة بن الزبیر اذ هو الراوی عن هشام و عنه احمد و یعقوب الدورقی قال احمد ثقة لم یکن یکذب و قال ابن معین کذاب فقیل له احمد یحدث عنه قال ماله جنّ و قال الدار قطنی متروک۔(مناوی ج۲ص ۲۶۳)

(۲۵۹) سلمة بن نبیطؒ

مصغرا الاشجعی ابوفراس الکوفی اختلط مِن الخامسة خرج له ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة۔

(مناوی ج۲ص۲۶۴)روی عن ابیہ و قیل عن رجل عن ابیہ و الزبیر بن عدی و الضحاک بن مزاحم و عنہ الثوری و ابن المبارک ووکیع الخریبی قال ابن معین و العجلی و النسائی ثقة قال ابو حاکم صالح مابہ بأس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۱۳۹)

(۲۶۰) ﴿نعیم بن ابی ھندؒ﴾

النعمان بن اشیم الاشجعی ثقة ناصبی مِن الرابعة خرج لہ الستة۔(مناوی ج۲ص۲۶۴)

روی عن ابیہ و لہ صحبة و نبیط بن شریط و ربعی بن حراش و عنہ ابن عمہ ابومالک سعید بن طارق الاشجعی و سلیمان التیمی قال ابوحاتم صالح الحدیث صدوق قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات مات سنہ عشر ومأتہ (تہذیب ج۱۰ص۴۱۷)

(۲۶۱) ﴿نبیط بن شریطؓ﴾

الاشجعی الکوفی صحابی صغیر یکنی ابا سلمة و فی التقریب ابا فراس ثقة یقال اختلط مِن الخامسة مات سنة عشر و مائة۔(جمع ج۲ص۲۶۴)

روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و عن سالم بن عبید و انس بن مالک و عنہ ابنہ سلمة و نعیم بن ابی الھند و ابومالک الاشجعی

قال عثمان الدارمی سألت ابن معین عن نبیط بن شریط فقال ھو ابوسلمة ثقة و کذا قال ابن ابی حاتم قال ابن معین فیہ ثقة لانہ لیس عندہ الاّ مجرد الروایة فبنی علی التابعی . واللّٰہ اعلم۔(تہذیب ج۱۰ص۳۷۳)

(۲۶۲) ﴿سالم بن عبیدؓ﴾

الاشجعی صحابی ثقة مِن اھل الصفة خرج لہ الاربعة ومسلم (مناوی ج۲ص۲۶۵)یعد فی الکوفیین روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی تشمیت العاطس و عن عمر بن الخطاب

و روی عنہ خالد بن عرفجة و ھلال بن بساط و نبیط بن شریط و فی اسناد حدیثہ اختلاف (تہذیب ج۳ص۳۸۱)

(۲۶۳) ﴿عبد اللہ بن الزبیرؒ﴾

قال ابو حاتم مجهول و قال المزني روى له الترمذي حديثاً واحدا يعني هذا و قال بعضهم شيخ بصري مقبول من الثامنة ۔(مناوی ج۲ص۲۷۹)

(۲۶۴) ﴿ابو الخطاب زیاد بن یحییٰؒ﴾

البصري النكري نسبة الى بني نكر قوم مِن عبد قيس ثقةحافظ روى عن ابن عيينة والمعتمر و عنه الجماعة مات سنة اربع وخمسين ومائتين ۔(مناوی ج۲ص۲۸۰) قال ابو حاتم والنسائي ثقة و ذكره ابن حبان في الثقات ۔(تہذیب ج۳ص۳۲۵)

(۲۶۵) ﴿عبد ربه بن بارق الحنفیؒ﴾

الكوسج الكوفي اصله مِن اليمامة صدوق يخطي قال احمد لابأس به و قال يحيىٰ ليس بشئي و هو مِن الثامنة ۔(مناوی ج۲ص۲۸۱)

(۲۶۶) ﴿جدی ابا امی سماک بن الولیدؒ﴾

ابوزميل مصغرا الحنفي نزيل الكوفة قال ابوحاتم صدوق لابأس به مِن الثالثة خرج له الجماعة۔ (مناوی ج۲ص۲۸۱) روى عن ابن عباس و ابن عمرو عروة بن الزبير و عنه ابنه زميل و شعبة و مسعر و عكرمة بن عمار قال احمد و ابن معين و العجلي ثقة

و قال ابوحاتم صدوق لابأس به ذكره ابن حبان في الثقات قلت و قال ابن عبد البر اجمعوا على انه ثقة ۔(تہذیب ج۳ص۲۰۶)

(۲۶۷) ﴿حسین بن محمدؒ﴾

البصري ثقة مات سنة سبع و اربعين و مائتين خرج له النسائي (مناوی ج۲ص۲۸۲)قدم بغداد روى عن يزيد بن زريع و نفيل بن سليمان و خالد بن الحارث و عنه الترمذي و النسائي و ابوبكر البزار قال ابوحاتم صدوق و قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات(تہذیب ج۲ص۳۱۵)

(۲۶۸) ﴿عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ﴾

صحابی المصطلقی خرج له الجماعة ـ روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم و عن ابیه الحارث وله صحبة و عن ابن مسعود و عنه مولاہ دینار و ابو وائل و ابو اسحٰق السبیعی قال ابن ابی داؤد کان الحارث ابن ابی الضرار صهر عبد اللّٰہ بن الحارث الراوی عن زینب غیر صاحب الترجمة لان فی کثیر من الروایات عن عمرو بن الحارث ابن اخی زینب و زینب ثقفیة فیکون هو ثقفیا قال اللّٰهم الا ان یقال ابن اخیها للام او الرضاعة ـ (تہذیب ج۸ ص۱۳)

(۲۶۹) ﴿یحیٰی بن کثیر العنبری رحمہ اللہ﴾

ابوغسان مولاهم البصری ثقة مِن التاسعة خرج له الجماعة مات سنة ست و مائتین ـ (مناوی ج۲ ص۲۸۵) روی عن عثمان بن سعد الکاتب و معاذ و عمرو بن العلاء و عنه ابنه الحسن و عمرو بن علی و ابوموسٰی و بندار قال ابو حاتم صالح الحدیث و قال النسائی لیس به بأس ذکرہ ابن حبان فی الثقات ـ (تہذیب ج۱۱ ص۲۴۳)

(۲۷۰) ﴿ابی البختری رحمہ اللہ﴾

نسبة الی البختر کجعفر حسن المشی . (مناوی ج۲ ص۲۸۵) وهو سعید بن فیروز ـ (جمع ج۲ ص۲۸۵) روی عن ابیه و ابن عباس و ابن عمرو سلمان و ابن مسعود و عنه عمرو بن مرة و عطاء بن السائب و سلمة بن کهیل قال ابوزرعة ثقة و قال ابو حاتم ثقة صدوق و قال العجلی تابعی ثقة فیه تشییع ذکرہ ابن حبان فی الثقات ـ (تہذیب ج۴ ص۶۵)

(۲۷۱) ﴿حسن بن علی الخلال رحمہ اللہ﴾

ثقة حافظ له تصانیف مِن الحادیة عشر خرج له البخاری و مسلم و ابوداؤد ـ (مناوی ج۲ ص۲۸۸) الهذلی نزیل مکة روی عن عبد اللّٰہ بن نمیر و ابی اسامة و یحیٰی بن آدم روی عنه الجماعة سوی النسائی و ابراهیم الحربی قال یعقوب بن شیبة کان ثقة ثبتا قال الخطیب ابوبکر کان ثقة حافظا و ساق باسنادہ الیه انه قال القرآن کلام اللّٰہ غیر مخلوق مانعرف غیر هذا مات ۲۱۲ھ ـ (

تہذیب ج ۲ ص ۲۶۲)

(۶۷۲) ﴿بشر بن عمرؒ﴾

بن الحکم الزھرانی الازری البصری ثقة مِن التاسعة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۸) روی عن شعبة و مالک و همام و عنه اسحق بن راهویه والحسن الخلال والفلاس قال ابوحاتم صدوق و قال العجلی بصری ثقة و قال الحاکم ثقة مامون توفی (۲۰۷) ۔(تہذیب ج ۱ ص ۳۹۰)

(۶۷۳) ﴿مالک بن اوس بن الحدثانؓ﴾

النضری ابوسعید المدنی قیل رأی ابا بکر و سمع عمر و عثمان و عن الزهری خرج له الجماعة اتفقوا علی توثیقه ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۸) مختلف فی صحبته روی عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلاً ذکره ابن سعد فی طبقة من ادرک النبی صلی الله علیه وسلم و رأه و لم یحفظ عنه شیئا قال ابن خراش ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ذکره ابن عبد البر وقال انه روی عن العشرة توفی (۹۲ھ) (تہذیب ج ۱۰ ص ۹)

(۶۷۴) ﴿عاصم بن بهدلةؒ﴾

کـ حرجة المقری المشهور مولٰی بنی اسد و ثق و قال الدار قطنی وغیره فی حفظه شیء و حدیثه فی الصحیحین ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۹) وهو ابن ابی النجود الاسدی روی عن زربن حبیش و ابی عبد الرحمن السلمی و عنه الاعمش ومنصورو شعبة والسفیانان......قال ابن معین ثقة لابأس به و قال حماد بن سلمة خلط عاصم فی آخر عمره ذکره ابن حبان فی الثقات (مات ۱۲۸ھ) (تہذیب ج ۵ ص ۳۵)

(۶۷۵) ﴿ابی حصینؒ﴾

احمد بن عبد الله بن یونس التمیمی الکوفی ثقة من العاشرة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۹۲) و قد ینسب الی جده روی عن الثوری و ابن عیینة و زائدة روی عنه البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابوزرعة و ابوحاتم قال ابو حاتم کان ثقة متقنا و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات (۲۲۷ھ) ۔(

تہذیب ج ا ص ۴۴)

(۶۷۶ ﴿خلف بن خلیفة رح﴾

بن صاعد الاشجعی مولاهم الکوفی نزل واسط ثم بغداذ صدوق اختلط آخرا وزعم انه رأی عمرو بن حریث الصحابی و انکرعلیه(مناوی ج ۲ ص ۲۹۳)روی عن ابیه و ابی مالک الاشجعی و حمید بن عطاء وعنه سریح بن نعمان و سعدویة و قتیبة قال ابن سعد کان ثقة و قال العجلی ثقة قال النسائی لیس به بأس۔(تہذیب ج ۲ ص ۱۳۲)

(۶۷۷ ﴿ابی مالک الاشجعی رح﴾

روی له الجماعة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۹۳)هو سعد بن طارق روی عن ابیه و انس و عبد اللّٰه بن ابی اوفی و عنه خلف بن خلیفة و شعبة والثوری قال احمد و ابن معین و العجلی ثقة و قال ابو حاتم صالح الحدیث یکتب حدیثه و قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج ۳ ص ۴۱۰)

(۶۷۸ ﴿ابیه طارق بن اشیم رح﴾

خرج له البخاری و مسلم و غیرهما ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۹۳)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن الخلفاء الاربعة و عنه ابنه ابومالک قلت قال مسلم لم یرو عنه غیر ابنه و قال الخطیب فی کتاب القنوت فی صحبة طارق نظر۔ (تہذیب ج ۵ ص ۳)

(۶۷۹ ﴿عبد الواحد بن زیاد رح﴾

العبدی مولاهم البصری قال النسائی لابأس به و قال غیره ثقة فی حدیثه عن الاعمش وحده مات ست و سبعین ومائة خرج له الجماعة۔(مناوی ج ۲ ص ۲۹۴)

احد الاعلام روی عن ابی اسحٰق الشیبانی و عاصم الاحول والاعمش وعنه ابن مهدی و عفان وعارم ...... قال ابوزرعة و ابوحاتم ثقة و قال النسائی لیس به بأس قال العقیلی رافضی خبیث قال احمد مات(۱۷۷ھ)۔(تہذیب ج ۶ ص ۳۸۵)

(۲۸۰) ﴿عاصم بن کلیبؒ﴾

ابن شهاب الجرمی الکوفی صدوق رمی بالارجاء و قال ابن المدینی لایحتج بما انفرد به و قال ابوحاتم صالح و قال ابوداؤد کان افضل اهل الکوفة ومِن العباد مات سنة سبع و ثلاثین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۹۲)روی عن ابیه و ابی بردة و علقمة بن وائل قال ابن سعد کان ثقة یحتج به و لیس بکثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۵ص۴۹)

(۲۸۱) ﴿ابن ابی عدیؒ﴾

محمد بن ابراهیم بن ابی عدی و قد ینسب لجده ابوعمرو البصری ثقة مِن التاسعة ۔(مناوی ج۲ص۲۹۶) روی عن سلیمان التیمی و حمید الطویل و ابن عون و داوٗد و عنه احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین و ابوموسٰی و بندار قال ابوحاتم و النسائی ثقة و قال ابن سعد کان ثقة مات بالبصرة سنة اربع و تسعین و مائة ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۹ص۱۳)

(۲۸۲) ﴿عوف بن ابی جمیلةؒ﴾

الاعرابی العبدی البصری ثقة ثبت رمی بالقدر و بالتشیع خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۲۹۶)روی عن ابی رجاء العطاردی وابی عثمان النهدی و ابی العالیة و عنه شعبة و الثوری و ابن المبارک قال ابوحاتم صدوق صالح و قال النسائی ثقة ثبت قال ابن سعد ثقة۔(تہذیب ج۸ص۱۴۸)

(۲۸۳) ﴿یزید الفارسیؒ﴾

بن هرمز المدنی اللیثی مولاهم او مولی ابن عثمان او غیره تابعی خرج له مسلم و ابوداؤد والنسائی و قال الذهبی کان رأس الموالی یوم الحرة و هو والد عبد اللّٰه الفقیه بقی الی سنة مائة ۔ (مناوی ج۲ص۲۹۶)

روی عن ابی هریرة و ابن عباس و عنه الزهری و سعید المقبری و قیس بن سعد قال ابن معین و ابوزرعة ثقة قال العجلی مدنی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔

(تہذیب ج۱۱ص۳۲۳)

(۲۸۴) ﴿ابن اخی ابن شهاب الزهری رح﴾

هو محمد بن مسلم و ابن اخيه محمد بن عبد الله بن مسلم ۔(جمع ج۲ص۲۹۸) روى عن ابيه و عمه صالح بن عبد الله روى عنه محمد بن اسحٰق و عبد العزيز بن محمد قال ابوطالب عن احمد لا بأس به و قال مرة صالح الحديث قال الدورى عن ابن معين ابن اخى الزهرى احب الى من ابن اسحٰق الزهرى ۔(تہذیب ج۹ص۲۲۸)و كان من اكابر الأئمة و سادات الأمة ۔

(مواہب ص۳۰۳)

(۲۸۵) ﴿معلّى بن اسد رح﴾

ابو الهيثم العمى البصرى ثقة ثبت ذو صلاح و دين قال ابوحاتم لم يخطئى الافى حديث واحد من كبار العاشرة مات سنة ثمان عشرة و مائة خرج له الشيخان و النسائى و ابن ماجة و المصنف۔ (مناوی ج۲ص۲۹۸) روى عن وهيب بن خالد و عبد الواحد بن زياد و زريع روى عنه حجاج بن الشاعر و عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمى قال العجلى شيخ بصرى ثقة كيس و كان معلما و قال مسعود بن الحكم ثقة مامون ذكره ابن حبان فى الثقات۔(تہذیب ج۱۰ص۲۱۳)

(۲۸۶) ﴿عبد العزيز بن المختار رح﴾

البصرى الدباغ روى عن ثابت و منصور و عنه مسدد و ابو الربيع الزهرانى ثقة مكثر خرج له الجماعة جميعًا ۔(مناوی ج۲ص۲۹۸)روى عن الثابت البنانى و عاصم الاحول و هشام بن عروة و عنه احمد بن اسحٰق الحضرمى و معلى بن اسد قال ابن معين ثقة و قال ابوزرعة لابأس به و قال ابوحاتم صالح الحديث و وثقه العجلى ذكره ابن حبان فى الثقات ۔

(تہذیب ج۶ص۳۱۶)